دُختر پاکستان
ملالہ

علامہ عبدالستار عاصم

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دُختر پاکستان ملالہ

.... مصنف ....

علامہ عبدالستار عاصم

(چیئر مین قلم فاؤنڈیشن انٹرنیشنل)

ناشر

قلم فاؤنڈیشن انٹرنیشنل 199 سرکلر روڈ چوک اردو بازار لاہور

0323-4393422/042-35855537/042-36175173

Marfat.com

111988

جملہ حقوق محفوظ ہیں

اشاعت اول	:	دسمبر 2012ء
نام کتاب	:	دخترِ پاکستان ملالہ
مصنف	:	علامہ عبدالستار عاصم
ناشر	:	قلم فاؤنڈیشن انٹرنیشنل
سرورق	:	انیس یعقوب
قیمت	:	-/400

ISBN NO. 789-651-9615-00-4

ملنے کا پتہ:

مقبول اکیڈمی 199 سرکلر روڈ چوک، اردو بازار، لاہور

0323-4393422/ 042-37324164

Marfat.com

انتساب

سلوگن ''ہم سب ملالہ ہیں'' کے تخلیق کار

گورڈن براؤن

کے نام

جنہوں نے اتحادیوں اور پاکستانیوں دونوں

کے جذبات کی دوطرفہ عکاسی کرنے والا یہ

سلوگن عام کیا۔

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
-1	امریکہ طالبان چپقلش سے متعلق معلوماتی کتاب	6
-2	باہمت دختر پاکستان کو خوبصورت خراج	8
-3	حساس مصنف کی زیر نظر موضوع پر پہلی کاوش	10
-4	ملالہ کی قربانی بصورت الفاظ تاریخ کے سپرد	12
-5	پیش لفظ	14
-6	تاریخ انسانیت اور پاکستانی نسل نو	19
-7	سوات: طالبان قبضہ اور آپریشن راہ راست	24
-8	خدارا سوات کا امن بحال کرو	33
-9	''ملالہ'' نام کا پس منظر	37
-10	ڈائری گرل	39
-11	ملالہ کی کہانی	41
-12	ملالہ حملہ: خلاف اسلام اور ننگ انسانیت واقعہ	54
-13	ملالہ پر حملہ امریکی منصوبہ	64
-14	ملالہ کا کارنامہ	70

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
-15	دیئے سے دیا۔۔تور پیکئی۔۔ملالہ کی والدہ محترمہ	74
-16	روشن خیال ضیاء الدین یوسف زئی	78
-17	یہ طالبان نہیں!	83
-18	ملالہ واقعہ: تبدیلی کا نکتہ ءآغاز	89
-19	ملالہ پر حملہ اور مذہبی طبقے کا موقف	93
-20	ملالہ کی ساتھی زخمی طالبات کے والدین کا ملال	97
-21	ملالہ حملہ شہرت کی بلندیوں پر	100
-22	گولیاں جو پاکستانی قوم کے دل پر لگیں	102
-23	امن، تعلیم کی دلدادہ ایک اور ملالہ	105
-24	ملالہ یوسف زئی طاقت کے پجاریوں کا مہرہ	109
-25	ملالہ طالبان کی دشمن تو نہیں	114
-26	وزیر اعلیٰ پنجاب کے تاثرات	117
-27	ملالہ واقعہ کا ردعمل	121
-28	تاثرات	125
-29	دختر پاکستان کو منظوم خراج	157

Marfat.com

امریکہ طالبان چپقلش سے متعلق معلوماتی کتاب

ملالہ جب بھی سکول سے گھر آتی یا گھر سے سکول جاتی اچھی طرح سے اوڑھنی اوڑھے ہوئے ہوتی۔ شریعت اور نبی پاک ﷺ کے ارشادات کے مطابق اس کے جسم کی آرائش والے حصے کبھی بھی نہ تو مینگورہ کے لوگوں نے دیکھے اور نہ ہی میڈیا کی آنکھ محفوظ کر سکی۔ آج تک میڈیا پر ملالہ کی جتنی بھی تصاویر شائع یا نشر ہو چکی ہیں سب شرعی حوالوں سے باپردہ ہیں۔ ملالہ پر طالبان کی طرف سے یہ الزام لگایا جانا یک طرفہ ہے کہ وہ علاقہ میں بے پردگی اور سیکولرازم کا پرچار کر رہی تھی حالانکہ وہ ایک کم عمر بچی ہے اور اسے ایسے انداز و خطوط سے دیکھنا اور اسے ایسے خطوط سے دیکھے جانے کا احساس دلوانا انسانی حوالوں سے ایک جرم ہے خیر جُرم تو نام نہاد طالبان اور امریکہ نے پاکستان میں بے شمار کیے ہیں۔ ڈرون حملوں اور خودکش حملوں میں بے شمار معصوم پاکستانی شہری اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں اور کئی زندگی بھر کے لئے معذور ہو چکے ہیں اس امر سے دونوں متحارب گروپ انکار نہیں کر سکتے کہ ان دونوں کی باہمی جنگ سے پاکستان کے سینکڑوں شہریوں کی قیمتی جانوں کے ساتھ ملکی معیشت کو بے پناہ نقصان پہنچ رہا ہے۔ اور اس پر ستم یہ کہ امریکہ حکومت پاکستان کی اجازت کے بغیر جب چاہے خیبر پی کے کے کسی بھی رہائشی علاقے پر بھاری بمباری شروع کر دیتا ہے۔

Marfat.com

سنا ہے کہ ملالہ اور اس کا خاندان بھی امریکی مقاصد کے لئے کام کر رہا ہے اور ملالہ اور اس کا خاندان اس ''خدمت'' کے عوض بھاری مراعات حاصل کر رہا ہے۔ اس جیسے کئی سوالات کا جواب علامہ عبدالستار عاصم نے اپنی زیر نظر کتاب ''دختر پاکستان ملالہ'' میں دینے کی کامیاب کوشش کی۔ امریکہ طالبان چپقلش کے حوالہ سے یہ کتاب ایک معلوماتی کتاب ہے۔ یہ کتاب میڈیا کے لئے ایک دلچسپ کتاب ہوگی۔

حکیم محمد عزیز الرحمٰن جگرانوی

گلبرگ لاہور

01-12-2012

Marfat.com

باہمت دخترِ پاکستان کو خوبصورت خراج

ہالی وڈ ایکٹرس انجلینا جولی نے کہا ہے کہ ملالہ یوسف زئی کا نام نوبل امن انعام کے لئے زیرِ غور آنا چاہیے۔ اپنے ایک مضمون میں جولی نے طالبان کی فائرنگ سے شدید زخمی ہونے والی سوات کی چودہ سالہ طالبہ کی بہادری کو خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔ جولی کہتی ہے کہ ملالہ پر حملے کا اس کے بچوں کو بہت دکھ ہے اس کی ایک بیٹی کا کہنا ہے کہ ملالہ کو نہ صرف اعزاز سے نوازنا چاہیئے بلکہ اس کا ایک مجسمہ بھی بنایا جانا چاہیے۔ اس ہالی وڈ سپر اسٹار کی ایک اور چھ سالہ بیٹی شیلو کو ملالہ کی اور اس کے پلا لتو جانوروں کی بھی فکر لاحق ہے۔ جولی نے مضمون میں مزید لکھا ہے اس کے بچوں کو ملالہ کے والدین کے ساتھ بھی دلی ہمدردی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ نوبل کمیٹی کو نوبل انعام کے لئے ملالہ کے نام پر غور کرنا چاہیے۔ انہوں نے زور دیا کہ پاکستان کی ہر بیٹی کو ملالہ کے لئے آواز اٹھانی چاہیے کیونکہ اب ہم سب ملالہ ہیں۔ ملالہ نے دنیا بھر میں کام کرنے والی تنظیموں سے پاکستان میں خواتین اور بچوں کے حقوق کے لئے فنڈز جمع کرنے کی اپیل بھی کی ہے۔ یہ خیالات اپنی جگہ بڑے معصوم اور جائز ہیں کہ ملالہ جیسی نوعمر لڑکی اپنے علاقے میں امن اور تعلیم کے عام ہونے کی خواہش رکھتی ہے تعلیم کو ہر حال میں جاری رکھنے پر مصر ہے اور تعلیم کے رُک جانے پر ملال کرتی ہے زندگی کو قید کر دینے والوں کی مخالفت کرتی ہے اور

Marfat.com

پھر اس مخالفت کی پاداش میں گولی کا نشانہ بنتی ہے۔ ایسی دخترِ پاکستان کو امن ایوارڈ دینا تو دیگر اداروں کا کام ہے مگر ایک مصنف ہونے کے ناطے علامہ عبدالستار عاصم نے زیرِ نظر کتاب ""' تصنیف کر کے پاکستان کی ایک باہمت بیٹی کو خوبصورت خراج پیش کیا ہے۔

خاور نعیم ہاشمی

بیورو چیف جیو ٹی وی لاہور

Khashmi@geo.tv

0301-8481308

06-12-2012

Marfat.com

باہمت دختر پاکستان کو خوبصورت خراج

ہالی وڈ ایکٹرس انجلینا جولی نے کہا ہے کہ ملالہ یوسف زئی کا نام نوبل امن انعام کے لئے زیر غور آنا چاہئے۔ اپنے ایک مضمون میں جولی نے طالبان کی فائرنگ سے شدید زخمی ہونے والی سوات کی چودہ سالہ طالبہ کی بہادری کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔ جولی کہتی ہے کہ ملالہ پر حملے کا اس کے بچوں کو بہت دکھ ہے اس کی ایک بیٹی کا کہنا ہے کہ ملالہ کو نہ صرف اعزاز سے نوازنا چاہیے بلکہ اس کا ایک مجسمہ بھی بنایا جانا چاہئے۔ اس ہالی وڈ سپر اسٹار کی ایک اور چھ سالہ بیٹی شیلو کو ملالہ کی اور اس کے پلالتو جانوروں کی بھی فکر لاحق ہے۔ جولی نے مضمون میں مزید لکھا ہے اس کے بچوں کو ملالہ کے والدین کے ساتھ بھی دلی ہمدردی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ نوبل کمیٹی کو نوبل انعام کے لئے ملالہ کے نام پر غور کرنا چاہئے۔ انہوں نے زور دیا کہ پاکستان کی ہر بیٹی کو ملالہ کے لئے آواز اٹھانی چاہئے کیونکہ اب ہم سب ملالہ ہیں۔ ملالہ نے دنیا بھر میں کام کرنے والی تنظیموں سے پاکستان میں خواتین اور بچوں کے حقوق کے لئے فنڈ زجمع کرنے کی اپیل بھی کی ہے۔ یہ خیالات اپنی جگہ بڑے معصوم اور جائز ہیں کہ ملالہ جیسی نوعمر لڑکی اپنے علاقے میں امن اور تعلیم کے عام ہونے کی خواہش رکھتی ہے تعلیم کو ہر حال میں جاری رکھنے پر مصر ہے اور تعلیم کے رُک جانے پر ملال کرتی ہے زندگی کو قید کر دینے والوں کی مخالفت کرتی ہے اور

Marfat.com

پھر اس مخالفت کی پاداش میں گولی کا نشانہ بنتی ہے۔ایسی دختر پاکستان کو امن انوارڈ دینا تو دیگر اداروں کا کام ہے مگر ایک مصنف ہونے کے ناطے علامہ عبدالستار عاصم نے زیر نظر کتاب "" تصنیف کر کے پاکستان کی ایک باہمت بیٹی کو خوبصورت خراج پیش کیا ہے۔

خاور نعیم ہاشمی

بیورو چیف جیو ٹی وی لاہور

Khashmi@geo.tv

0301-8481308

06-12-2012

Marfat.com

حساس مصنف کی زیر نظر موضوع پر پہلی کاوش

ملالہ کو شہرت کی بلندیوں پر پہنچانے والی واحد چیز وہ ڈائری ہے جو وہ باقاعدگی سے بی بی سی کو لکھتی رہی اور جس ڈائری میں اس نے سوات پر طالبان کے قبضے کے بعد کے حالات کو دن بہ دن رپورٹ کیا ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ملالہ جیسی ایک گیارہ سالہ طالبہ سوات کے حالات سے متعلق، طالبان کی کارروائیوں سے متعلق اور طالبان کے خلاف حقائق کے بالکل مطابق لکھنے کی صلاحیت نہیں رکھ سکتی۔ یہ ''بی بی سی'' کے کسی منجھے ہوئے سب ایڈیٹر یا رپورٹر کی کارگزاری ہے۔ جو خود ہی ڈائری لکھ کر اسے ''گل مکئی'' کے نام سے فلیش کرتا رہا ہے۔ جب تک سوات پر طالبان کا قبضہ رہا۔ ''بی بی سی'' اس ڈائری کو ''گل مکئی'' کے نام سے فلیش کرتا رہا اور جب سوات پر حکومت پاکستان کی رٹ بحال ہوگئی ''بی بی سی'' نے بھی ''گل مکئی'' کا اصل چہرہ میڈیا میں نمایاں کر دیا کہ ''گل مکئی'' دراصل ملالہ یوسف زئی ہے جو ضیاء الدین یوسف زئی کی بیٹی ہے اور ضیاء الدین یوسف زئی قومی جرگہ کمیٹی سوات کا ممبر اور ایک شاعر ہے۔ اور ایک نجی سکول کا مالک ہے۔ ان حقائق سے ثابت ہوتا ہے کہ ملالہ کا دنیا میں پہلا تعارف ایک صحافی بچی کا تھا اور اس کے صحافیانہ کردار نے طالبان جیسے یکطرفہ اسلام پسندوں کا اصل چہرہ دنیا کو دکھانے کی کامیاب کوشش کی تھی۔ ظاہر ہے کہ اس کی ڈائریوں کے میڈیا میں فلیش ہو جانے کی وجہ سے وہ طالبان کی ہٹ لسٹ پر آ گئی ہوگی

Marfat.com

اور انہوں نے یعنی مبینہ طور پر طالبان نے اپنے دو حملہ آوروں کے ذریعے ملالہ پر قاتلانہ حملہ کر دیا۔قوم کی دعاؤں اور ڈاکٹروں کی کوششوں سے ملالہ اب تیزی سے صحت یاب ہو رہی ہے۔ملالہ کے صحافیانہ کردار کی پاداش میں جہاں وہ طالبان کے عتاب کا شکار ہوئی ہے وہاں اسے دنیا بھر کے صحافیوں کی برادری میں شمولیت کا بھی موقع مل گیا ہے بلکہ اس کے زخمی ہونے پر تو ایک غیر ملکی دانشور نے یہ تک کہہ دیا ہے کہ ''پاکستان میں صحافت بہت مشکل کام ہے۔'' ملالہ جیسی نڈر Non Profesional صحافی خاتون سے متعلق کتاب شائع کرنا بجائے خود ایک جرأت مندانہ اقدام ہے مگر یہ کام علامہ عبدالستار عاصم نے زیر نظر کتاب ''دخترِ پاکستان ملالہ'' تالیف کر کے کیا ہے۔ان کی اس کاوش سے لامحالہ صحافت کے کاز کو تقویت ملے گی اور خبر اور رائے کا احترام بڑھے گا۔ یہ کتاب جہاں ملالہ کے حالات زندگی اس کے خاندان سے متعلقہ اہم معلومات کی حامل ہے وہاں اس میں ایسے حقائق بھی شامل ہیں جن سے پاکستان افغانستان میں موجود طالبان کی حیثیت اور اہمیت بھی واضح ہوتی ہے' امریکہ کے عزائم کی بھی کسی حد تک قلعی کھلتی ہے اور پاکستان کی خطہ میں اہمیت بھی واضح ہوتی ہے۔ یہ کتاب ملالہ سے متعلق معلومات کی حامل پہلی کتاب ہے اور میں نے اکثر دیکھا ہے کہ علامہ عبدالستار عاصم ہر کرنٹ ایشو پر پہلی کتاب شائع کر کے ثابت کرتے ہیں کہ وہ ایک حساس مصنف ہیں۔

رانا عامر رحمٰن محمود

اینکر پرسن A.T.V لاہور

10 دسمبر 2012

Marfat.com

ملالہ کی قربانی بصورت الفاظ تاریخ کے سپرد

قائداعظمؒ کے سیکرٹری مطلوب الحسن سیّد کہتے ہیں ”میں قرارداد لاہور منظور ہونے کے چند مہینے بعد ایک دن بمبئی میں محمد علی روڈ کے کنارے کنارے پیدل چلا جارہا تھا۔ میں نے دیکھا کہ نو دس سال کے لڑکے نے کسی چیز سے ٹھوکر کھائی اور گر پڑا، اس کے سر پر چوٹ آئی اور خون بہنے لگا۔لڑکا خون دیکھ کر رونے لگا۔ وہاں سے ایک اور مسلمان نوجوان گزر رہا تھا اس ؓنے ناراض ہوتے ہوئے اس لڑکے سے کہا ”مسلمان کا بچہ ہو کر بھی ذرا سا خون بہ جانے پر روتا ہے“ بچے نے کہا ”میں اس لئے نہیں روتا کہ خون نکل آیا ہے بلکہ میں اس لئے روتا ہوں کہ یہ خون ضائع جارہا ہے اس خون کو تو میں نے پاکستان حاصل کرنے کے لئے سنبھال کر رکھا ہوا تھا۔“

مطلوب حسین سید نے جب یہ واقعہ قائداعظمؒ کو سنایا تو ان پر بہت اثر ہوا۔ انہوں نے فرمایا ”اگر ہمارے مخالفوں کو عقل آگئی اور ان کی نیتوں میں خرابی نہ ہوئی تو ان شاء اللہ ایک قطرہ بھی خون بہانے کی ضرورت نہیں پڑے گی اور اگر انہوں نے ضد سے کام لیا تو خون دونوں طرف سے بہے گا۔“

قائداعظمؒ کی یہ بات سونے کے پانی سے لکھنے کے قابل ہے کہ جب دونوں فریق کسی بھی تصفیہ پر نہ آئیں تو پھر خون خرابہ ہی ہوتا ہے۔ بدقسمتی سے پچھلے کئی

Marfat.com

سالوں سے نام نہاد طالبان اور امریکہ بھی اپنی اپنی ہٹ دھرمی پر قائم ہیں پچھلے دنوں ان دونوں کی ہٹ دھرمی کا شکار ایک معصوم پاکستانی طالبہ ملالہ اور اس کی دو ساتھی طالبات ہوئیں ان زخمی طالبات کی ہمت و حوصلہ ملاحظہ ہو کہ انہوں نے گولیاں کھانے اور زخمی ہونے کے باوجود اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ وہ اپنی تعلیم بلا خوف و خطر جاری رکھیں گی اور طالبان یا زیر زمیں رہ کر قتل و غارت کرنے والوں کے رعب و دبدبہ کی شکار نہ ہوں گی۔ ان پر عزم طالبات کے عزم و حوصلہ کو دنیا بھر کے تمام طبقوں نے خراج تحسین پیش کیا ہے۔ جہاں دنیا کے تمام طبقوں نے ان بچیوں کو خراج تحسین پیش کیا ہے وہاں علامہ عبدالستار عاصم جیسے باصلاحیت مصنف بھی پیچھے نہیں رہے اور انہوں نے زیر نظر کتاب ''دختر پاکستان ملالہ'' تصنیف کر کے ملالہ اور اس کی ساتھی طالبات کو دنیا بھر کی طالبات کے سامنے بطور مثال پیش کر دیا ہے اور ملالہ کی قربانی کو الفاظ کی صورت میں تاریخ کے سپرد کر دیا ہے۔ ان کی اس کاوش کو خوش دلی سے دیکھتا ہوں۔

سی۔ ایم رضوان

سینئر کالم نگار روزنامہ خبریں

cmrizwan786@gmail.com

0300-8494622

2 دسمبر 2012

Marfat.com

پیش لفظ

کسی بھی ملک کی زمینی یا ظاہری سرحدوں کی حفاظت محض فوج، اسلحہ یا ایٹم سے نہیں ہوسکتی بلکہ زمینی وجغرافیائی سرحدوں کی مکمل حفاظت کے لئے عسکری وایٹمی طاقت کے حصول کے ساتھ ساتھ اخلاقی، نظریاتی جرأت وحمیت کی بھی اشد ضرورت ہوتی ہے، تبھی ایک مملکت، ریاست یا وطن کے وجود کو ہر حوالہ سے محفوظ بنایا جاسکتا ہے اس اصول کی دلیل یہ ہے کہ پاکستان کے پاس ایک بہادر اور کیل کانٹے سے لیس فوج بھی موجود ہے اور ایٹم کی طاقت بھی یہاں گھر کی لونڈی کی حیثیت رکھتی ہے مگر ایگزیکٹو سطح پر حمیت وغیرت کے فقدان کی وجہ سے ہماری جغرافیائی سرحدوں کا وجود بے معنی ہوکر رہ گیا ہے کہ ہم نے ایک اجنبی ملک کو اپنے ملک کے اندر ہر قسم کی عسکری و راہداری کارروائیوں کی کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔ روزانہ ہونے والے ڈرون حملوں، ریمنڈ ڈیوس جیسے کرداروں کی پاکستان میں موجودگی اور ملک میں موجود مختلف غیر ملکی ایجنسیوں کی وارداتوں سے اس امر کو تسلیم کر لینے کے سوا کوئی چارہ نظر نہیں آتا کہ ہم نے خود ہی نہ تو جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت کی ہے اور نہ ہی ہم اپنی دھرتی ماں کے سچے اور کھرے رکھوالے ثابت ہو سکے ہیں۔ لہٰذا ان چشم کشا اور دل دوز حقائق کی روشنی میں ہمیں اپنے ملک کی نظریاتی وجغرافیائی حد بندیوں اور اقدار کا تحفظ اپنی جان

Marfat.com

سے زیادہ توجہ سے کرنا چاہتے ہیں۔ اپنے دشمنوں پر بھی نظر رکھنی چاہیے اور دوست نما دشمنوں سے بھی خبردار رہنا چاہیے ہمیں اپنی صفوں میں گھسے ہوئے حملہ آوروں کی بھی سرکوبی کرنی چاہیے اور ان تمام عظیم ترین مقاصد کے لیے ہمیں دنیا سے باخبر بھی رہنا چاہیے۔ ملک میں مذموم کارروائیاں کرنے والی زیرزمین طاقتوں کو پہچان کر ان کے چہرے ننگے کرنے کی ہمہ تن کوشش کرنی چاہیے ملک میں مختلف ایشوز پیدا کر کے من مرضی کے نتائج حاصل کرنے والے بیرونی لٹیروں اور اندرونی چوروں پر بھی کڑی نظر رکھنی چاہیے۔

پچھلے دنوں ہمارے ملک کے ایک خوبصورت مگر مذکورہ بالا عالمی لٹیروں کی کارروائیوں سے حساس ترین علاقہ بن جانے والے علاقہ سوات میں ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس میں نامعلوم دہشت گردوں نے سکول سے چھٹی کر کے اپنے گھر جانے والی ایک طالبہ ملالہ یوسف زئی پر قاتلانہ حملہ کر دیا اور اس کی ساتھی دو طالبات کو بھی زخمی کر دیا اور فرار ہو گئے۔ یہ ملالہ یوسف زئی وہی ملالہ ہے جس نے سابقہ دور حکومت میں سوات پر طالبان کے قبضہ کے بعد وہاں پر تعلیمی اداروں کی بندش جیسے اقدام کو اپنے معصومانہ انداز میں اس طرح نشانہ تنقید بنایا کہ ایک عالم اس کے شعور اور جرأت کا معترف ہو گیا تھا جس کی پاداش میں اس نوخیز کلی کو پاکستان میں اور دنیا بھر میں طاقت کا کھیل کھیلنے والوں نے اپنے ٹارگٹ پر رکھ لیا اور بالآخر اپنے وار میں وہ اس طرح کامیاب یا دوسرے لفظوں میں ناکام ہوئے کہ آج ملالہ پر حملہ کے خلاف پوری قوم اور دنیا کا جو ردعمل ہے اس ردعمل سے امریکہ جیسے مکار کو فائدہ پہنچ رہا ہے۔ اور ایسے ہی نتائج کے لئے اس نے یہ کھیل رچایا تھا۔ جو کہ اس کے نمائندوں نے پورا کر

Marfat.com

دکھایا ہے اب مزید ایشو کے لئے انہوں نے کیا پینترا بدلا ہے اور وہ پاکستان کی سلامتی کے لئے کس حد تک خطرناک ہیں اس کا اندازہ پاکستان کے بچے بچے کو ہونا چاہئے اور پاکستان کے باشعور طبقوں کو نہ صرف حالات حاضرہ سے آگاہ ہونا چاہئے بلکہ حالات حاضرہ کے پس منظر اور پیش منظر کا بھی مکمل ادراک ہونا چاہئے۔ تبھی وہ دشمن کی چالوں اور عیار و مکار دشمن کے اشاروں پر جو ہمارے ملک میں تبدیلیاں آتی ہیں سے آگاہ ہوں گے اور سب سے بڑی اور آخری بات یہ کہ اگر وہ اپنے ملک کی اخلاقی، قومی، ملی اور نظریاتی سرحدوں کی حفاظت اپنی جان قربان کر کے کرنے کا جذبہ رکھتے ہوں گے تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ کوئی بھی دشمن اور منافق اس ملک کی پاک سرحدوں کی طرف میلی آنکھ سے بھی دیکھ سکے۔

ملالہ کی کہانی اس کی پیدائش سے پہلے سے لے کر اس کے زخمی ہونے تک اور زخمی ہونے سے اس کے برمنگھم ہسپتال میں منتقل ہونے تک کے تمام حقائق و اثرات سے قوم کو آگاہ کرنے کے لئے زیر نظر کتاب ترتیب دی گئی ہے۔ اس کتاب میں جہاں ملالہ جیسی دختر قوم کے جذبہ کو خراج تحسین پیش کیا گیا ہے وہاں برے کردار کے حامل لوگوں پر لعنت پھٹکار بھی کی گئی ہے ملالہ کے خاندان کی مختصر تاریخ، ملالہ نام کے تاریخی پس منظر اور ملالہ سے متعلقہ سب کچھ شامل کیا گیا ہے۔ تمام خدشات و الزامات کو بھی یکجا کر دیا گیا ہے۔

حالات حاضرہ پر مبنی موجودہ کتاب لکھنے کا سبب یہ ہے کہ ملالہ واقعہ کے بعد جو ردعمل دیکھنے میں آیا اس میں جذباتیت زیادہ تھی اور عقل و خرد کے ضابطوں کے تحت

Marfat.com

منظم ری ایکشن بہت کم۔اپنے قارئین کو ماضی اور حال کے تناظر میں اور سپر پاور کے خونی کھیل کے متعلق بریف کرنے کے لئے زیر نظر کتاب ''دختر پاکستان ملالہ'' آپ کے ہاتھ میں ہے۔ویسے تو کتاب کلچراب ہمارے ہاں تقریباً مفقود ہو چکا ہے لیکن کتاب کی اہمیت سے انکار بہرحال کبھی بھی نہیں کیا جاسکتا۔

پاکستان میں اگرچہ پڑھا لکھا طبقہ کتاب سے دور نظر آتا ہے لیکن پچھلے دنوں کتاب کے حوالہ سے پاکستان کو ایک اعزاز حاصل ہوا کہ نومبر 2012ء شارجہ میں عالمی کتاب میلہ منعقد ہوا جس میں دنیا بھر کے پبلشروں اور ادیبوں، شاعروں نے حصہ لیا۔شارجہ کے حکمران ڈاکٹر سلطان بن محمد القاسمی نے کتاب کلچر کو فروغ دینے کے لئے اپنے ہر شہری کو پانچ ہزار درہم فنڈ بھی دیا تھا تاکہ وہ اپنی پسند کی کتب خرید سکیں اس میلے میں دنیا بھر سے لاکھوں کتاب دوست خواتین وحضرات نے شرکت کر کے ثابت کیا کہ کتاب دوستی ہی انسان دوستی ہے خوشی کی بات یہ ہے کہ اس کتاب میلہ میں پاکستان کے مایہ ناز پبلشر اور مصنف ملک مقبول احمد کے پوتے اور ڈاکٹر محمد ارشد مقبول کے صاحبزادے بابر مقبول نے بچوں کی کتاب Stories Of the Prophet لکھ کر دنیا بھر میں پہلے نمبر پر آئے اور شارجہ کے سلطان سے تاریخ ساز ٹرافی اور نقد انعام بھی وصول کیا یہ پاکستان کے لیے بہت بڑا اعزاز ہے ایسے کتاب کلچر کو پاکستانی حکمران بھی فروغ دیں کیونکہ کتاب کلچر ہی میں زندگی کے آثار ہیں۔ پاکستان میں کتاب دوستی کو فروغ دینے میں جناب ملک مقبول احمد، ڈاکٹر اجمل نیازی، صہیب مرغوب، افتخار مجاز ،اختر عباس، شہزاد فراموش، محمد شعیب مرزا، محمد شفیق سلطان، ندیم اپل، سین میم بٹ، چودھری محمد اسلم زاہد، محمد آصف بھلی، پروفیسر ڈاکٹر تنویر حسین، ڈاکٹر انور سدید، خالد

Marfat.com

یزدانی، کاظم جعفری، ساجد یزدانی جیسے علم پرور اکابرین نے ہمیشہ اہم رول ادا کیا ہے۔ پاکستان میں کتاب کلچر کم کیوں ہو رہا ہے اس سلسلے میں علماء کرام، اساتذہ کرام، کالم نگاروں، صنعت کاروں اور صحافیوں کو سوچنا چاہیے کہ کتاب کلچر کو یورپ کی سطح پر کیسے لایا جاسکتا ہے۔ کاش شہید پاکستان حکیم محمد سعید موجود ہوتے تو وہ اس کلچر کو فروغ دینے کے لیے ایک Think Tank قائم کر دیتے اور اس کا چیر مین آبروئے صحافت جناب مجید نظامی کو بناتے اور مجیب الرحمٰن شامی کو اس تھنک ٹینک کا نگران مقرر کرتے۔

افسوس کہ ارفع کریم اور ملالہ بننے کی صلاحیت رکھنے والی پاکستان میں ہزاروں ذہین ترین بچیاں گھروں کی چار دیواری میں قید ہو کر رہ گئی ہیں اگر ان کو بھی موقع دیا جائے تو وہ بھی ارفع کریم سے بڑے کارنامے سرانجام دے سکتی ہیں۔ تمام محب وطن شہری ایک دوسرے سے سوال کر رہے ہیں کہ ملالہ کو امریکہ اور یورپ نے اپنے سر کا تاج کیوں بنایا اس سے وہ کیا مقاصد حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ کیا ایسا تو نہیں کہ ملالہ کو عالم اسلام کی خواتین کا رول ماڈل بنا کر وہ اپنے مقاصد حاصل کریں گے جو وہ پوری دنیائے اسلام کے روشن چہرے کو مسخ کر کے بھی حاصل نہ کر سکے۔ بہر حال یہ فیصلہ تاریخ کرے گی کہ یورپ کو ملالہ پیاری ہے۔۔۔ یا اس کے مقاصد؟ زیر نظر کتاب میں کوشش کی گئی ہے کہ یہ کتاب پاکستانی عوام کے جذبات کی عکاس ہو۔ اگلا فیصلہ آپ کا ہے کہ یہ کتاب آپ کو پسند آتی ہے یا نہیں۔

عبدالستار عاصم
allama.asim@yahoo.com
15-12-12

Marfat.com

تاریخ انسانیت اور پاکستانی نسل نو

جدالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھران کا بیٹا (جو کہ خود بھی ایک جلیل القدر پیغمبرؑ ہیں) پیدا ہوا تو انہوں نے تاریخ عالم اور اپنے خاندان کی آئندہ تاریخ رقم کرنے کیلئے اپنے بیٹے کی تربیت و پرورش اس طریقہ سے کی کہ آج تک ایسا بیٹا ہی نہیں پیدا ہوا جو کہ حضرت اسمٰعیلؑ سے زیادہ اپنے باپ کا فرماں بردار اور حکم بردار ہو۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کے گھر حضرت یوسف علیہ السلام (جو کہ خود بھی اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر نبیؑ ہیں) پیدا ہوئے تو ان کی فطرت سلیم اور طبع قدیر اس قدر لطیف و پارسا تھی کہ یعقوبؑ اور یوسفؑ جیسا باپ بیٹا آج تک مادرِ گیتی نے دوبارہ جنم نہیں دیا۔

حضرت مریم کے ہاں خدا کے حکم سے عیسیٰؑ بغیر باپ کے پیدا ہوئے تو پیدا ہوتے ہی اپنی ماں کی عظمت و پاکیزگی کا وہ ثبوت فراہم کیا کہ آج تک ایسی اور ماں ہی دنیا میں نہیں آئی جس کی پاک دامنی کا گواہ اس کا نوزائیدہ و شیر خوار بیٹا ہو۔

حضرت ابوطالب کے لختِ جگر حضرت علی رضی اللہ عنہ، نے جب اپنے باپ کو اپنے بھتیجے کیلئے اس قدر قربانیاں دیتے ہوئے پایا اور دیکھا کہ ابوطالب اپنی جان کی

Marfat.com

پروا کیے بغیر کائنات کی تخلیق کا باعث بننے والی اس عظیم ہستی ﷺ کی جان وتوقیر کی محافظت اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر کر رہے تھے۔ بچپن میں گو کہ عقلی اور تاریخی حوالوں سے ایک انسان مکمل اور مؤثر تجزیہ نہیں کرسکتا مگر قربان جایئے اس ازلی باشعور وبا ادراک ہستی حیدر کرارؓ کی عظمت وشجاعت پر کہ ایک بچہ ہونے کے باوجود انہوں نے محبوبِ کائنات ﷺ کے ارشادات کو تسلیم کرلیا اور آپ ﷺ کی محافظت کیلئے اپنے سے بڑے بڑے پہلوانوں کو اس طرح اپنے ہاتھوں سے اچھالا کہ جیسے ایک ماہر کھلاڑی گیند سے کھیل رہا ہو۔ پھر اپنی ذوالفقار سے اسلام کو وہ فتوحات اور غلبہ دیا کہ اسلام تا قیامت زندہ وتابندہ ہوگیا۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ، کے بیٹے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ، نے اپنے آباؤ اجداد کے لائے ہوئے پیغام اور نظریہ کیلئے ایسی قربانیاں دیں کہ تمام عالم انسانیت ان کی قربانیوں کا معترف ہوگیا۔ پھر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ، کے بھائی غازی عباس ان کے بیٹے حضرت علی اکبر اور ان کے شیر خوار بیٹے علی اصغر رضی اللہ عنہما نے قربانی، ایثار، شجاعت اور نظریہ کیلئے جان دے دینے کی ایسی ایسی مثالیں رقم کیں کہ جب تک دنیا میں ایک بھی باشعور موجود ہے ان ہستیوں کا ذکر پورے خشوع وخضوع سے جاری وساری رہے گا۔

مندرجہ بالا تمام گزارشات وامثال کا مطلب یہ ہے کہ انسان نائب اللہ فی الارض ہے وہ اپنے یقین، اعتماد اور قوتِ عمل سے اس کائنات کا دھارا بدل دینے کی بھرپور استطاعت رکھتا ہے ایک انسان، باوجود اس کے کہ پیدائش وموت کے عمل کا

Marfat.com

مرہون ہے مگر بااختیار بھی بہت ہے۔

انسان نے تاریخ عالم کو بنایا ہے اس کے کردار وعمل نے تاریخ رقم کی ہے تاریخ پر اگر آج ہم جیسے طالبِ علم غور کر کے عظمتِ انسان کے راز پا رہے ہیں تو یہ تاریخ انسانوں کی عالمگیر طاقت کی غماز ہی ہے۔ دنیا کے نقشے پر پاکستان کا وجود آیا تو اس کی اپنی تاریخ بھی عظمت انسان کے زندہ وتابندہ قصوں کا جیتا جاگتا نمونہ ہے اس ملک کے بانیوں سے لے کر آج تک کے عام شہریوں تک گو کہ اکثریت میں نہیں (کیونکہ اکثریت تو جہالت کی شکار ہوتی ہے جس کا ثبوت قرآنی آیات بھی دیتی ہیں) لیکن اس ملک کے چند لوگ' چند گھرانے اور چند سکولز آف تھاٹ (Schools of thought) اس قدر قابل فخر، قابل تقلید، قابل صد پذیرائی ہیں کہ کمال ہے۔ ان تمام شخصیات کی اگر تاریخ پر غور کیا جائے تو پتہ یہ چلتا ہے کہ ایک عام شخص نے ایک ارادہ کر لیا کہ وہ خود یا اس کی اولاد اس نوعیت کا کام کرے گی کہ دنیا کیلئے باعثِ فخر ہو۔ قوم کیلئے باعثِ عزت وتقویت ہو اور انسان کی عظمت بھی اس پر ناز کرے تو دنیا نے اکثر دیکھا کہ اس شخص کا عزم اس کی ذات یا اس کی اولاد و ورثاء کے حوالے سے وہ کام کر گیا اور بخوبی کر کے گیا۔

پچھلے سال اچانک بیمار ہو کر اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملنے والی ارفع کریم کی مثال ہمارے سامنے ہے کہ اس کے باپ امجد کریم رندھاوا نے اس سے روایتی باپ جیسا سلوک کرنے کی بجائے یہ سلوک کیا کہ اس کے شعور کی آنکھ کھلتے ہی اسے یہ احساس دلا دیا کہ ارفع اپنے باپ کی بیٹی نہیں ہے بلکہ بیٹا ہے اور اس نے اپنی تعلیم میں

Marfat.com

وہ مقام حاصل کرنا ہے کہ جس پر بیٹے بھی فخر کریں۔

پھر قدرت کی مہربانی، والد کی شفقت اور ارفع کریم کی ذہانت، محنت اور شوق نے اسے دنیا کی کم عمر ترین آئی ٹی ماہر بنا دیا۔ آج کے دور کا عظیم ترین آئی ٹی ماہر بل گیٹس اس بچی کی استعداد کار سے اس قدر متاثر ہوا کہ اسے اس 9 سالہ کامیاب بچی کی وجہ سے پاکستان کی نہ چاہتے ہوئے بھی تعریف کرنا پڑی۔

اس سے قبل بھی تاریخ میں ایسے بچے ہو گزرے ہیں جنہوں نے انتہائی چھوٹی عمروں میں وہ کام کر دکھائے کہ ان کی عمر سے چار چار گنا زیادہ عمر کے لوگ ان پر رشک کرتے تھے اور کرتے ہیں۔ ارفع کریم گو کہ 16 سال کی عمر میں ہی فوت ہو گئی مگر ملک کے تمام بڑے بڑے لیڈروں، ٹیکنو کریٹس، بیوروکریٹس، فوجی افسران اور مختلف محکموں کے سربراہ ایلیٹ کلاس کے لوگوں اور موجودہ حکمرانوں کو اپنے ملک کی اس عظیم بیٹی پر فخر کرنا پڑا۔ وزیر اعلیٰ پنجاب، وزیر اعلیٰ سندھ، وزیر اعظم پاکستان، صدر پاکستان کی جانب سے اس کو نہ صرف خراجِ تحسین ملا، بلکہ کئی انسٹی ٹیوٹ، ادارے اور آئی ٹی سنٹر اس کے نام سے منسوب ہوئے القصہ پاکستان کی بیٹی ارفع کریم اپنی ذہانت کی بناء پر صدیوں تک لوگوں کے دلوں میں زندہ رہے گی۔

اسی طرح حال ہی میں زیرِ زمین طاقتوں کے چند آلہ کاروں کی گولی کا نشانہ بننے والی ملالہ بھی پاکستان کی ایک ایسی بیٹی ہے کہ جس نے 2011ء میں 13 سال کی عمر میں بین الاقوامی تنظیم کڈز رائٹس کی جانب سے انٹرنیشنل پیس پرائز وصول کیا اسے پاکستانی حکومت کی جانب سے ستارہ جرأت بھی عطا ہوا۔ اس لڑکی کی جرأت یہ ہے کہ

111988

Marfat.com

اس نے اپنے آبائی شہر سوات میں طالبان کے قبضہ کے دور میں اپنے علاقہ کی تعلیمی، معاشی صورتحال سے نہ صرف عالمی اطلاعاتی ادارے بی بی سی کو ڈائریاں لکھیں بلکہ اس کی یہ ڈائریاں بی بی سی فلیش بھی کرتا رہا۔ ملالہ کی اپنے علاقہ کے امن کے حوالہ سے‘ طالبات کی تعلیم حاصل کرنے پر پابندی کے خاتمہ کے حوالہ سے خدمات اس قدر قابلِ فخر ہیں کہ کاش پاکستان کی چند بیٹیاں اس سطح کی خدمات‘ اس درجہ کی ہمت اور ٹو دی پوائنٹ کارگزاری کی حامل ہوتیں تو یہ ملک دنیا کے صفِ اول کے ممالک میں شامل ہوتا۔

☆☆☆

Marfat.com

سوات، طالبان قبضہ اور آپریشن راہِ راست

2009ء میں جب سوات پر طالبان نے قبضہ کیا اور بعد ازاں اس قبضہ کو ختم کرنے کے لئے حکومت پاکستان نے وہاں فوجی آپریشن کیا تو وہاں کے عوام کو قبضہ سے پہلے کے طالبان کے قبضہ کے لئے آپریشن، بعد از قبضہ گھٹن اور اپنے ہی گھروں میں مقید ہو جانے کا احساس اور اس ناجائز قبضہ کو ختم کرنے کے لئے افواج پاکستان کے آپریشن راہ راست کے لئے کرفیو اور اپنے گھروں کو چھوڑ دینے کی جو صعوبتیں برداشت کرنا پڑیں ان بے جا صعوبتوں کی حد سے زیادہ کوفت ہوئی۔ اکثر لوگوں کو زندگی بھر نہ حل ہونے والے مسائل کا سامنا کرنا پڑا کچھ معذور ہو گئے، کچھ جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ ان حالات میں راقم نے سوات کے مہاجرین کے کیمپوں کا ایک دورہ کیا جس کے حالات من وعن پیش خدمت ہیں۔

یہ جون 2009ء ہے اپنے نا کردہ گناہوں کی سزا پانے والے اور اپنے ہی وطن میں مہاجر ہو جانے والے سوات کے پچیس لاکھ بدنصیب جس کرب، خوف اور وحشت میں مبتلا ہیں ان کے احساسات کو پرکھنے والا کوئی آلہ نہ اس وقت تک ایجاد ہوا تھا نہ اب تک ایجاد ہوا ہے البتہ کسی کا درد جانچنے کے لئے انسان کا اپنا درد ہی ایک معیار رہے کہ اگر آپ ایک حساس اور درد دل رکھنے والے انسان ہیں تو آپ کو دیگر

Marfat.com

مظلوموں' بے بسوں اور بدحالوں کا درد محسوس ہوگا۔ بقول شاعر:

علاج درد ہوا درد سے ہی بالآخر
شفیق درد جو دل نے سنبھال دیکھے ہیں

البتہ جانوروں جیسا دل رکھنے والے انسان اس معاملہ میں بے حس ہوتے ہیں۔

یہ اس وقت کی بات ہے جب ''نظام عدل'' کے طالبان اور حکومتی رٹ بحال کرنے والوں کی جنگ نے کتنے ہی زندہ جاوید جسموں کو چلتی پھرتی لاشیں بنا دیا تھا۔ کتنے ہی گھروں کو آگ اور خون کے دریا میں بہا دیا تھا اور اکثر کی متاع زیست چھن گئی تھی اور جو بچ گئے تھے وہ تپتے میدانوں میں خیمہ زن تھے۔ ہر خیمے میں گنجائش سے کہیں زیادہ لوگ اپنا اپنا دکھ لئے مقید تھے اور اپنے جسم وروح پر لگے زخموں کا شمار کر رہے تھے۔

اس سے قبل طالبان کی دہشت پورے علاقہ میں پھیلی ہوئی تھی۔ طالبان ایف ایم ریڈیو کے ذریعے لوگوں کو غلط کاموں سے باز رہنے کی تنبیہ کرتے (غلط کاموں اور صحیح کاموں کی تشریح ان کی اپنی وضع کردہ تھی) تمام لوگ ایف ایم ریڈیو صرف اس خوف سے سنتے تھے کہ کہیں ان کا نام تو نہیں پکارا جا رہا' طالبان نے جاسوسی کا ایسا نظام تشکیل دے رکھا تھا کہ ان کے خلاف کوئی اپنے گھر میں بھی بات کرتا تو انہیں خبر ہو جاتی تھی۔ سوات کے سارے عام لوگ اس سارے عذاب سے نبرد آزما تھے۔ زندگی مفلوج اور معمولات زندگی منتشر ہو چکے تھے اور اس پر مستزاد یہ کہ عام

Marfat.com

لوگوں کو اطلاع کے بغیر پاک حکومت کی طرف سے فوجی آپریشن اچانک شروع کر دیا گیا۔ آپریشن سے پہلے پورے سوات میں موت کے سوداگروں کی حکومت اور بعد ازاں حکومت کی جانب سے کرفیو نافذ کرنے اور فوراً علاقہ خالی کر دینے کے حکم نے لوگوں کو افراتفری میں مبتلا کر دیا تھا۔ علاقہ خالی کر دینے کے حکم سے لوگ اپنے بھرے پُرے گھروں کو چھوڑ دینے پر مجبور ہو گئے تھے۔

سوات سے مہاجر ہو کر آنے والے متاثرین جو کہ خیموں میں آباد تھے ان میں سے ایک اختر گل نامی نے اپنے پاؤں کے چھالوں کے نشان دکھاتے ہوئے بتایا کہ ''میں گلی باغ تحصیل بہار باغ (سوات) کا رہائشی ہوں میری مینگورہ شہر میں تکہ کباب کی چھوٹی سی دکان تھی' اچانک ہمیں شہر خالی کرنے کا حکم ملا میں گاؤں نہیں جا سکا اور دیگر لوگوں کے ہمراہ نکل آیا۔ گاؤں میں میری بیوی اور سات بچے تھے جو گاؤں کے سات سو لوگوں کے ساتھ شہر خالی کرنے کے مذکورہ حکم کے چند روز بعد نکلے اور بشام سے ہوتے ہوئے تقریباً ایک ماہ کے تکلیف دہ سفر کے بعد مجھ تک پہنچے، میری بیوی اور بچوں کے پاؤں مسلسل پیدل چل چل کر زخمی ہو چکے تھے۔ میں آپ کو اپنے کم سن بچوں کے پاؤں پر زخموں کے نشان دکھا سکتا ہوں''

اس کے ساتھ ہی اس 35 سالہ نوجوان کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے وہ کچھ دیر بعد بھرائی ہوئی آواز میں بولا'' ہمارا کیا قصور تھا' ہمارا گاؤں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے مالا مال تھا' ہم امن اور سکون سے زندگی بسر کر رہے تھے ایک دن طالبان کی آمد کا پتہ چلا پھر فوج کے آنے کی اطلاع ملی' پھر کرفیو لگ گیا۔ آخر میں لوگوں کو پھلوں سے لدے

Marfat.com

باغات اور گھر بار چھوڑ کر در بدر کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور ہونا پڑا''۔ یہ گرمی کے ان دنوں کی بات ہے جب زمین سے لاکھوں کلومیٹر دور چمکنے والا سورج خلق خدا کو زمین سے صرف سوا نیزے کے فاصلے پر معلوم ہوتا ہے۔ ان دنوں درجہ حرارت 45 سے 50 تک ہوتا تھا۔ تاحد نظر اپنے ہی وطن میں مہاجر ہو جانے والے سوات کے شہریوں کے خیمے نظر آتے تھے۔ قیامت کی گرمی' تپتے میدان میں لگے خیمے اور ان خیموں میں پیاس' گرمی اور بیماریوں کی شدت سے بلکتے بچے۔

چند سال قبل تک اس مقام پر افغان مہاجرین کی بستیاں آباد تھیں۔ اور اب یہاں اپنے ہی وطن سے ہجرت کرنے والے لوگ خیمہ زن تھے شاید اس بنجر زمین کے مقدر میں مہاجرین کا مسکن بننا ہی لکھا تھا۔

انہی خیموں میں مٹی کے ایک خیمہ نما مکان کو ہسپتال کا درجہ دے دیا گیا تھا ایک احاطے میں بستر لگے ہوئے تھے جبکہ کمروں کی دیواریں کاٹ کر انہیں کشادہ اور ہموار بنایا گیا تھا جہاں رضا کارانہ خدمات سرانجام دینے والے ڈاکٹر مریضوں کا معائنہ کر رہے تھے۔ اس وقت ہسپتال میں بیس بستروں کا انتظام تھا۔ مریضوں کے علاج کے لئے روزانہ دو سینئر ڈاکٹروں کے علاوہ پوسٹ گریجوایٹ سطح کے چھ ڈاکٹر موجود ہوتے تھے۔ جن میں کم از کم ایک خاتون ڈاکٹر بھی ہوتی تھی۔ مریضوں کو طبی معائنے کے علاوہ مفت ادویات بھی مل رہی تھیں۔ کیمپ میں مریضوں کی آسانی کے لئے پشتو بولنے والے ڈاکٹر بھی تعینات کئے گئے تھے۔ یہاں زیادہ تر معدے اور جلد کے امراض کے مریض آ رہے تھے۔ روزانہ چھ سو سے آٹھ سو کے درمیان مریضوں کو علاج کی سہولیات فراہم کی

Marfat.com

جاتیں۔نفسیاتی امراض اور شدید بیماریوں کے شکار مریض بھی آجاتے تھے مگران کے علاج معالجے کے لئے ماہر ڈاکٹروں کی نایابی تھی۔کیمپ میں ڈیوٹی دینے والے ایک ڈاکٹر نے بعدازاں بتایا کہ''ایک دن میرے پاس ایک دل کا مریض آیا وہ اپنے لباس اور گفتگو کے انداز سے امیر گھرانے کا فرد لگ رہا تھا۔میں نے اس کو مرض کی نوعیت سے آگاہی کے لئے ایک ٹیسٹ ''ایکو'' کروانے کا کہا تو وہ خاموش ہوگیا۔کچھ دیر بعد اس نے رندھی ہوئی آواز میں کہا''میری جیب میں تو اس وقت صرف پانچ روپے ہیں'' مجھے یہاں دکھی لوگوں کی خدمت کرتے ہوئے کافی روز گزر گئے تھے اور ہم کسی حد تک اس طرح کے حالات سننے کے عادی ہو چکے تھے لیکن اس شخص کے جواب نے مجھے بھی رنجیدہ کر دیا۔ میں نے حسب استطاعت اس کی مالی مدد کی اور اسے ٹیسٹ کے لیے پشاور روانہ کر دیا۔''

اس کے بعد راقم نے ایک این جی او کے تحت چلنے والے بچوں کے عارضی سکول کی حالت بھی دیکھی جہاں دس سال تک کے بچوں کو سکول اور دینی تعلیم دی جارہی تھی ۔ اس وقت چودہ رضا کار خواتین اساتذہ بچوں کو پڑھانے پر مامور تھیں بچوں کو سکول دورانیے میں کھانا بھی فراہم کیا جاتا تھا۔اور اس کے علاوہ کھلونے اور دیگر تحائف بھی تقسیم کیے جاتے تھے۔

ایک بائیس سالہ نوجوان نے بتایا کہ''کئی دن سے بجلی نہیں تھی اب تین دن سے بجلی فراہم کر دی گئی ہے مگر سینکڑوں لوگوں کو ابھی تک بجلی کے پنکھے فراہم نہیں کیے گئے۔ہم پنکھے لینے کے لیے جاتے ہیں تو متعلقہ اہلکار کاغذ پر دستخط کروالیتا ہے مگر پنکھا

Marfat.com

نہیں دیتا۔" اس موقع پر دیگر خیموں سے بھی لوگ باہر نکل آئے اور انہوں نے پانی کی عدم دستیابی، ناقص خوراک اور علاج معالجے کی نامناسب سہولیات کی شکایت کی۔ اکثر کا کہنا تھا کہ "فوج کی بمباری سے ان کے گھر تباہ ہو گئے اور انہیں یہاں ضروریات زندگی قطار میں کھڑے ہو کر بھیک کی طرح لینا پڑ رہی ہیں۔"

متاثرین کے لبوں پر صرف یہ سوال تھا کہ "آخر انہیں کس جرم کی سزا دی گئی ہے کہ وہ پہلے طالبان کے ہاتھوں حراساں تھے اور پھر فوج کے آپریشن پر انہیں گھر اور مال اسباب چھوڑنا پڑا" متاثرین سوات میں سے ایک شخص نے کہا کہ "میرا نام شاہ زمین ہے اور میرا تعلق مینگورہ سے ہے۔ میرے ساتھ میرا یہ چھوٹا بھائی بیٹھا ہے یہ فالج کا مریض ہے اس کا ذہنی توازن درست نہیں۔ ہم اپنے گھر میں تھے تو اس کی دیکھ بھال کرلیا کرتے تھے مگر اب یہاں ہم اس کی دیکھ بھال کریں یا قطار میں لگ کر اپنے اور اس کے لیے خوراک حاصل کریں۔ کیمپ میں موجود معذوروں اور ذہنی مریضوں کی دیکھ بھال کا بھی انتظام ہونا چاہیے۔"

اس کے بعد ایک خاتون اور اس کی بیٹی جن کا گھر مارٹر گولہ گرنے سے تباہ ہو گیا تھا ان کے گھر میں موجود مال مویشی بھی ہلاک ہو گئے تھے۔ جب آپریشن راہ راست کا حکم جاری ہوا اس وقت اس کا شوہر حصول روزگار کے لیے گیا ہوا تھا انہیں ہنگامی طور پر گھر چھوڑنا پڑا تھا اور ایک ماہ سے زائد عرصہ گزرنے کے باوجود اس کا شوہر سے کوئی رابطہ نہیں ہو سکا تھا اور وہ دونوں خواتین بے یار و مددگار خیمے میں مقیم تھیں۔ ان کے خیمے کے اندر ایک پرانی دری اور چند برتنوں کے علاوہ کچھ نہیں تھا جبکہ اس خاندان

Marfat.com

کیمپ کا نام	کل خاندان	کل افراد
جلوزئی	10094	57103
پلوسا	427	2869
جلالہ	1198	7239
شیخ شہزاد	1372	8153
شیخ یٰسین	1074	10226
رنگ مالا	809	5129
پلائی	198	1592
شاہ منصور	1984	12389
یار حسین (چھوٹا لاہور)	5608	274968
مزدور آباد	801	4840
بے نظیر رسالپور	400	2550
سکھ کوٹ	151	874
جی ڈی سی تیمار گر	375	2708
صد بار کالے	545	3361
ثمر باغ	518	3865
لارا ما	969	4934

Marfat.com

کیمپ کا نام	کل خاندان	کل افراد
سلیم شوگر ملز	704	3753
کامرس کالج کیمپ تیمار گرہ	426	2857
ٹیکنیکل کالج تیمار گرہ	273	1951
کنڈ نیشنل پارک	795	5120
کل	31159	430797

یعنی سوات آپریشن کے دوران کل 31159 خاندانوں کے 430797 افراد (جن میں بچے بوڑھے جوان مرد خواتین مریض اور معذور سبھی شامل تھے۔) متاثر ہوئے۔

☆☆☆

Marfat.com

خدارا! سوات کا امن بحال کرو

یہ تین فروری 2009ء کی بات ہے جب پریس کلب پشاور میں ہونے والی ایک امن کانفرنس میں ایک گیارہ سالہ بچی نے اپنا تعارف پاغندہ نام سے کرواتے ہوئے اپنی تقریر سے وہاں موجود سامعین کو گنگ و مسمرائز کر دیا تھا، اس بچی نے اپنی تقریر ان الفاظ سے شروع کرتے ہوئے کہا تھا:

''کوئی ہے جو میری آواز سن سکے؟ کوئی ہے جو میری مدد کرے؟ میں پوری وادی سوات کی نمائندگی کرتے ہوئے اپنے لوگوں کے لئے امن کی بھیک مانگنے آئی ہوں۔ میں آپ سے (سامعین سے)، حکومت سے، سیاستدانوں سے، فوج سے، پوری دنیا سے امن کی بھیگ مانگ رہی ہوں۔ خدا کے واسطے یہ مسئلہ حل کرو اور سوات ویلی میں امن بحال کرو''۔

''میں سوات کی ایک دکھوں کی ماری لڑکی ہوں آج آپ سے اس سوات کے بارے میں بات کرنا چاہتی ہوں جو کبھی سرسبز کھیتوں میں گھری ایک پرامن سر زمین تھی جہاں دنیا بھر سے سیاح آیا کرتے تھے۔ یہ وادی مشرق کا سوئٹزر لینڈ کہلایا کرتی تھی''۔

''مگر اب یہ قصہ ماضی بن چکا ہے۔ اب سوات کے لوگ ان وقتوں سے

Marfat.com

گزر رہے ہیں جہاں لاقانونیت، خوف، دشمنیوں اور تشدد کا دور دورہ ہے۔ یہاں کے لوگ بنیادی حقوق سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ اپنے بچوں کو پولیو کے ٹیکے نہیں لگوا سکتے۔ جہاں لڑکیاں اپنے سکول جانے کے حق سے محروم کر دی گئی ہیں" اس گیارہ سالہ بچی نے کہا تھا۔

پھر اس نے کہا "ہمیں کہا گیا کہ ہم سکول نہ جائیں اور ہم نے سکول جانا بند کر دیا مگر اس کے باوجود ہمارے سکولوں کو دھماکوں سے اڑا دیا گیا۔ اس پر ستم یہ کہ انہوں نے لڑکوں کے سکول بھی اڑا دیئے (ان کو مردوں کی تعلیم پر کیا تحفظات تھے؟)"۔

اس نے سامعین سے سوال کیا کہ آج کے دور میں جب دنیا میں جسمانی طور پر معذور لوگوں سے بھی محبت کی جا رہی ہے تو سوات کی خانہ بدوش لڑکیوں کو کیوں تعلیم کے حق سے محروم کیا جا رہا ہے؟

اس بچی نے جس نے پاغندہ کے نام سے اپنا تعارف کروایا تھا پر جوش انداز وجرأتمندانہ لہجے میں کہا تھا: "وہ لوگ جو یہ سب کچھ اسلام کے نام پر کر رہے ہیں انہیں ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ مجھے میرا تعلیم کا حق اللہ اور اس کے نبی آخرالزمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیا ہے تو پھر یہ لوگ کیوں مجھ سے میرا وہ حق چھیننے کے درپے ہیں جو مجھے میرے اللہ اور اس کے پیغمبر نے عطا کیا ہوا ہے؟"

اس لڑکی نے انگریزی میں ایک نظم بھی پڑھی تھی جس کا مطلب کچھ یوں تھا:

"تعلیم میرا بنیادی حق ہے

Marfat.com

لیکن میری کتابیں جلادی گئی ہیں

میرا قلم توڑ دیا گیا ہے

میرا اسکول جلادیا گیا ہے

اے انسانی حقوق وانصاف کے رکھوالو! باہر نکل آؤ

اور مجھے میری کتابیں واپس دلاؤ

مجھے میرا قلم واپس دلاؤ

میں حوا کی بیٹی ہوں

میں ایک ماں ہوں،

بہن ہوں اور بیٹی ہوں

میں اس گلوبل ولیج کا ایک قابل احترام حصہ ہوں'

کوئی ہے جو میری آواز سنے

کوئی ہے جو سوات کو سنے!''

مگر اپنی تقریر کے آخر میں سوات کی اس شہزادیٔ غم نے پشتو زبان میں ایک شعر بھی پڑھا تھا (جس کا مطلب کچھ اس طرح تھا):

یعنی: اے میرے وطن میرے بہادر مرد اگر تیرا امن تجھے جیت کر واپس نہیں دلاتے تو فکر مت کر کہ تیری لڑکیاں آگے بڑھ کر تیرا امن تجھے واپس دلائیں گی''۔

وہ گیارہ سالہ لڑکی جس نے تب پریس کلب پشاور کی اس امن کانفرنس میں اپنا تعارف پاغندہ کے فرضی نام سے کروایا تھا وہ بچی سوات کے آئی ڈی پی اور خوشحال

Marfat.com

پبلک سکول کے مالک ضیاء الدین یوسفزئی کی بیٹی ملالہ تھی۔ ملالہ ایک ذہین و بہادر بچی ہے۔

ملالہ یوسف زئی، تاریکی کے جزیرے میں بدل دی جانے والی سوات وادی جوکہ کبھی پاکستان کا سوئٹزرلینڈ کہلاتی تھی، میں روشنی کی ایک ننھی لیکن تابندہ کرن تھی، اور رہے گی۔

☆☆☆

Marfat.com

''ملالہ'' نام کا پس منظر

ملالہ یوسف زئی صوبہ خیبر پختونخواہ کے ضلع سوات کے شہر مینگورہ میں 12 جولائی 1997ء میں پیدا ہوئی۔ اس کے والد ضیاء الدین یوسف زئی شاعر ہیں اور تعلیم کے شعبہ سے وابستہ ہیں۔ انہوں نے اپنی بیٹی کا نام ملالہ رکھا۔ ملالہ کے لغوی معنی ''غم زدہ'' کے ہیں۔ ملالہ یا ملالے پختون کلچر کا ایک انتہائی اہم کردار ہے۔ میوند جو کہ افغانستان کے شہر قندھار کے نزدیک واقع ہے 1880ء میں اس پر برطانوی افواج نے حملہ کر دیا۔ افغانوں نے اپنی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے برطانوی حملے کی شدید مزاحمت کی۔ 27 جولائی 1880ء میں میوند میں جنگ شروع ہوئی میوند کے تمام مرد برطانوی سامراج کا راستہ روکنے کے لئے میدان جنگ میں موجود تھے۔ اسی دن میوند کی رہنے والی ملالے کی شادی بھی تھی۔ جنگ شروع ہونے کے بعد ملالے کے والد اور شوہر بھی اس جنگ میں شریک ہو گئے۔ اس وقت کی افغان روایات کے مطابق ملالے اپنے خاندان کی دیگر خواتین کے ہمراہ میدان جنگ کے پچھلے مورچوں میں موجود تھی اور یہ خواتین میدان جنگ میں زخمی ہوئے سپاہیوں کو طبی امداد فراہم کرنے کا کام کر رہی تھیں۔ جنگ میں جب برطانوی سپاہی افغان فوج پر اپنا دباؤ بڑھاتے تو ملالے اپنے اشعار کے ذریعے افغان فوجیوں کا حوصلہ بڑھانے کا کام کرتی

Marfat.com

۔برطانوی فوج طاقت اور تعداد میں افغان فوج سے کہیں زیادہ تھی ایک موقع پر جب برطانوی فوج کی گولہ باری کی زد میں آ کر افغان پرچم بردار زخمی ہو کر گر پڑا اور اس کے ہاتھ سے پرچم گر گیا تو بہادر ملالے نے اس گرے ہوئے پرچم کو زمین سے اٹھا کر دوبارہ میدان جنگ میں لہرا دیا۔ ملالے کے اس دلیرانہ فعل نے افغان سپاہ میں ایک نئی روح پھونک دی اور وہ ایک نئے عزم وحوصلے کے ساتھ دشمن پر ٹوٹ پڑے۔ اس وقت یوں محسوس ہوتا تھا کہ کثیر تعداد اور طاقت میں کئی گنا زیادہ ہونے کے باوجود بھی شاید شکست برطانوی افواج کا مقدر بن جائے گی۔ اس صورتحال کو بھانپ کر برطانوی فوجیوں نے اپنی تمام تر توجہ ملالے کی جانب مرکوز کر دی۔ ایک نہتی لڑکی ان حملوں کے خلاف کر بھی کیا سکتی تھی۔ کچھ ہی دیر میں ملالے برطانوی افواج کے حملے کی زد میں آ کر شدید زخمی ہو کر شہید ہو گئی اس جنگ کے خاتمے کے بعد ملالے افغان تاریخ اور پختون روایات کا ایک ناقابل فراموش کردار بن چکی تھی۔ افغانستان میں یہ نام ملالئی یا ملالے پکارا جاتا ہے جبکہ پاکستان میں یہ تھوڑے سے فرق کے ساتھ ملالہ بن جاتا ہے ۔آج پاکستان بالخصوص خیبر پی کے صوبہ میں اور افغانستان میں لوگ اپنی بیٹیوں کا نام بڑے شوق سے میوند کی ملالے کے نام پر رکھتے ہیں۔ 12 جولائی 1997ء کو پیدا ہونے والی ملالہ کا نام بھی ان کے والد ضیاء الدین یوسف زئی نے افغان تاریخ کی بہادر لڑکی میوند کی ملالے کے نام پر رکھا۔

☆☆☆

Marfat.com

''ڈائری گرل''

طالبان کے سوات پر قبضہ نے جہاں بے شمار عبرتناک خوف ناک اور دہشت ناک واقعات کو جنم دیا وہاں سوات کی پر فضا ہواؤں میں سانس لینے والی اور اپنی عمر سے سو فیصد زیادہ پوٹینشل رکھنے والی ''ڈائری گرل'' نے بھی جنم لیا۔ جو کہ دراصل ملالہ یوسف زئی تھی ۔ملالہ یوسف زئی نے ماضی قریب میں سوات میں طالبان کے خلاف فوجی آپریشن سے قبل کے علاقہ کے حالات پر مبنی برطانوی نشریاتی ادارے کے لئے ''گل مکئی'' کے قلمی نام سے ڈائری لکھ کر شہرت پائی بعد ازاں حکومت پاکستان نے اسے سوات میں طالبان کے عروج کے دور میں بچوں کے حقوق کے لئے آواز اٹھانے پر نقد انعام امن ایوارڈ اور ستارہ جرأت سے نوازا تھا۔اسے 2011ء میں انٹرنیشنل چلڈرن پیس پرائز کے لئے نامزد کیا گیا تھا۔

ملالہ یوسف زئی کا تعلق سوات کے صدر مقام مینگورہ سے ہی ہے سوات میں 2009ء میں فوجی آپریشن سے پہلے حالات انتہائی کشیدہ تھے اور لڑکیوں کی تعلیم پر بھی پابندی لگا دی گئی تھی ۔اس زمانے میں طالبان کے خوف سے اس صورتحال پر میڈیا میں بھی کوئی بات نہیں کر سکتا تھا۔ان حالات میں ملالہ یوسف زئی نے کم سن ہوتے ہوئے بھی انتہائی جرأت کا مظاہرہ کیا اور مینگورہ سے ''گل مکئی'' کے فرضی نام سے باقاعدگی سے ڈائری لکھنا شروع کی اس ڈائری کو اتنی شہرت حاصل ہوئی کہ اس کی

Marfat.com

تحریریں مقامی اور بین الاقوامی ذرائع ابلاغ میں بھی باقاعدگی سے شائع ہونے لگیں۔ ملالہ پر میڈیا کے دو بین الاقوامی اداروں نے دستاویزی فلمیں بھی بنائیں جن میں ان اداروں نے کھل کر طالبان کی بھرپور مخالفت کی اور مقامی میڈیا میں بھی لڑکیوں کی تعلیم حاصل کرنے پر پابندی کے خلاف آواز اٹھائی۔ اسے عسکریت پسندوں کی طرف سے مسلسل دھمکیاں ملتی رہیں لیکن اس نے اس کی پرواہ نہیں کی' ملالہ کو ''ڈائری گرل'' کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ ملالہ یوسف زئی نے ''گل مکئی'' کے نام سے لکھی گئی ڈائری میں طالبان کی سرگرمیوں کا ذکر کیا ہے۔ ملالہ یوسف زئی لکھتی ہے کہ ''طالبان کہتے ہیں کہ وہ جامعہ حفصہ کا بدلہ لینا چاہتے ہیں لیکن اس میں ہمارا کیا قصور ہے؟'' ایک جگہ لکھتی ہے ''ایک دن جب میں سکول جارہی تھی تو میری سہیلی نے کہا کہ سر اچھی طرح ڈھانپ کر جاؤ کیونکہ یہ طالبان نے کہا ہے''۔ ملالہ لکھتی ہے کہ برقع نہ پہننے پر انہیں دھمکیاں ملتی ہیں۔

☆☆☆

Marfat.com

ملالہ کی کہانی

ملالہ کی کہانی سے پہلے بدگمانی اور نیک گمان کے فلسفہ کی ترجمانی کرنے والی ایک حکایتِ رومیؒ قارئین کی خدمت میں پیش ہے کہ ایک شخص ایک شیخ کے گھران کا مہمان ہوا اس نے گھر میں قرآن رکھا ہوا دیکھا وہ حیران ہوا کہ شیخ تو نابینا ہے اور تنہا ہے یہ قرآن کیوں رکھا ہوا ہے؟ پہلے اس نے سوچا کہ شیخ سے پوچھ لوں تاکہ یہ راز معلوم کرلوں اس کی مثال ایک اور بھی ہے کہ حضرت لقمان علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس گئے اور دیکھا کہ وہ ہاتھوں سے فولاد کے حلقے بنارہے تھے انہوں نے حیرت کا اظہار کیا کہ وہ کیا بنارہے ہیں پھر سوچا کہ صبر کرتے ہیں تو خود پتہ چل جائے گا کہ یہ حلقے کیوں بنائے جارہے ہیں۔ صبر سے وہ خاموش رہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے زرہ بنالی اور اس کو پہنا اور پوچھا اے جوان! لڑائی میں زخم سے بچنے کیلئے یہ لباس اچھا رہے گا؟ حضرت لقمان علیہ السلام نے فرمایا واقعی صبر اچھا ساتھی ہے۔ اسی لئے سورۃ العصر میں صبر جیسی کیمیا کا ذکر کیا ہے یہ مصائب کو راحت میں تبدیل کردیتا ہے۔ اسی طرح شیخ کے مہمان نے بھی صبر کیا اور اس کے سوال کا جواب مل گیا۔ اس نے دیکھا کہ نابینا شیخ دیکھ کر قرآن پڑھ رہے ہیں اور ہر سطر کے نیچے درست انگلی رکھ رہے ہیں۔ انہوں نے مہمان کو بتایا کہ مجھے قرآن کی تلاوت سے جان

Marfat.com

کے برابر محبت ہے۔ حدیث قدسی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا (میں وہی کرتا ہوں جو میرا بندہ میرے بارے میں سوچتا ہے) اگر اللہ کے ساتھ اچھا گمان ہوگا تو خیر حاصل ہوگی اور بُرا گمان ہوگا تو شر حاصل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ تمہاری نیتوں کے مطابق عوض ضرور فرما دیتا ہے چاہے وہ تمہاری منشاء کے مطابق نہ ہو آنکھ کا مقصد دیکھنا ہوتا ہے جب وہ بغیر آنکھ کے حاصل ہو جائے تو ہمیں آنکھوں کے نہ ہونے کا کیا شکوہ ہو سکتا ہے۔

ملالہ کے والد کا نام ضیاء الدین یوسف زئی ہے وہ سوات جیسے پسماندہ علاقے کا ایک پڑھا لکھا اور اس پر مستزاد یہ کہ شاعر ہے۔ قومی جرگہ سوات کا ایک اہم فگر ہے۔ ملالہ کی والدہ بھی جرگہ کمیٹی شانگلہ کے سابق سردار جانسر خان کی بیٹی ہے (جانسر نام میں انگلش ناموں کی مشابہت بھی موجود ہے) ضیاء الدین یوسف زئی کی اپنے علاقہ میں سماجی، معاشی اور سیاسی حیثیت بھی اس سوچ کا دروازہ کھلا رکھنے کی اجازت دیتی ہے کہ وہ انگریز یا امریکہ کا ہم نوا یا ایجنٹ ہو سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے اس خاندان کے امریکن اور برطانوی حکومتی اہلکاروں سے تعلقات بھی ہوں۔ لیکن بقول اقبال ملالہ کا کردار خود اپنی زبان سے بانگ دہل اعلان کر رہا ہے کہ.....

میری مشاطگی کو کیا ضرورت حسن معانی کی
کہ فطرت خود ہی کرتی ہے لالے کی حنابندی

ضیاء الدین یوسف زئی یا اس کے خاندان کے دیگر لوگ امریکی ایجنٹ یا انگریز نواز ہیں تو بھی بطور ایک نوخیز کلی کے ملالہ کا کردار قابلِ رشک ہے کہ اس نے طالبان جیسی خطرناک طاقت کے سامنے سوات پر طالبان کے قبضہ کے دور میں اعلان

Marfat.com

جنگ کرتے ہوئے ''بی بی سی'' کو ڈائریاں لکھنی شروع کر دیں کہ طالبان نے اس کے سوات کا حلیہ بگاڑ کے رکھ دیا ہے یہاں کے لوگوں کی آزادی پر بارود کے پہرے بٹھا دیئے ہیں' حجاموں کی دکانیں، ویڈیو اور میوزک سنٹرز کی دکانیں، ٹی وی اور وی سی آر کی دکانیں اور لڑکیوں کے سکول بند کروا دیئے ہیں کچھ گرلز سکولوں کی عمارات تک کو نذرِ آتش کر دیا ہے خواتین کا گھر سے نکلنا بند کر دیا گیا ہے اپنے وطن کی آزادیوں کو یرغمال بنا لینے والے طالبان کے خلاف وہ روزانہ لکھتی اور بی بی سی کو بھیجتی۔ بی بی سی اس ڈائری گرل کا فرضی نام ''گل مکئی'' رکھ کر اس کی ڈائری میڈیا پر نشر کرتا رہا۔

ملالہ ''گل مکئی'' کے نام سے پوری دنیا کے میڈیا پر شہرت حاصل کر لیتی ہے۔

دوسرے الفاظ میں جس سوات میں کوئی بھی طالبان کے خلاف آواز بلند کرنے کی جرأت نہیں کرتا تھا وہاں پر ایک معصوم 12 سالہ لڑکی اپنی وادی کی ستم رسیدہ صورتحال پر آزادانہ رپورٹنگ کر رہی ہے۔ بڑے بڑے صحافی اور بڑے بڑے سردار جہاں خاموش ہو جائیں وہاں امن کی ایک فاختہ کی مانند ملالہ کی آواز بلند ہو تو لامحالہ جہاں وہ بین الاقوامی میڈیا کی توجہ کا مرکز بنتی ہے۔ وہاں طالبان کی جانب سے اس پر بے پردگی اور عریانی کے الزامات بھی لگتے ہیں' طالبان اس لڑکی کو اسلامی انقلاب کے خلاف کفر کی نمائندہ آواز قرار دے کر اسے اپنی ہٹ لسٹ میں شامل کر لیتے ہیں' ادھر میڈیا میں ملالہ کی شہرت سے متاثر ہو کر دو معروف انٹرنیشنل ٹی وی چینلز اس پر ڈاکو مینٹری فلمیں تیار کر کے دنیا کو سوات کے اصل حالات سے آگاہ کرتے ہیں' ملالہ کی امن اور تعلیم کیلئے میڈیا میں خدمات سے متاثر ہو کر ایک عالمی تنظیم کڈز رائٹس اسے

Marfat.com

''چلڈرن پیس پرائز'' سے نوازتی ہے اس عالمی تنظیم کی طرف سے سوات کی بیٹی ملالہ کو پیس پرائز دیئے جانے پر حکومتِ پاکستان کی جانب سے بھی اسے ستارہ جرأت ملنا چاہیے تھا اور اسے مل بھی گیا۔

اب طالبان کے حوالہ سے موجودہ عالمی معروضی حالات کا بھی کچھ جائزہ لیتے ہیں اب جبکہ یہ سطور رقم کی جارہی ہیں افغانستان نے طالبان سے امن مذاکرات کی کامیابی کیلئے پاکستان کے تعاون کو ناگزیر قرار دیا ہے۔ افغان وزارتِ خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ پاکستان، افغانستان، سعودی عرب اور امریکہ طالبان سے مذاکرات کریں گے اور اس کیلئے ان کو کسی تیسرے ملک میں مذاکرات کرنے پر آمادہ کیا جائے گا۔ افغان ترجمان نے یہ بھی کہا کہ اس کے لئے پاکستان کا تعاون ضروری ہے کیونکہ طالبان کے تین اہم لیڈر پاکستان میں موجود ہیں ان لیڈروں کے افغان لیڈر شپ سے مذاکرات کیلئے انہیں محفوظ سفری دستاویزات اور سہولتیں فراہم کرنے کی بھی ضرورت ہے۔

افغانستان کے صدر کرزئی کی طرف سے مسلسل پاکستان پر الزام عائد کیا جاتا ہے کہ پاکستان میں موجود طالبان کی طرف سے افغانستان میں دہشت گردی کی کارروائیاں کی جاتی ہیں۔ امریکہ کی طرف سے بھی پاکستان میں موجود طالبان اور دہشت گردوں کی نشاندہی کی جاتی ہے اور ان کے خلاف کارروائی کیلئے پاکستان پر زور دیا جاتا ہے۔ امریکہ اور اس کی اتحادی افواج 2014ء میں افغانستان سے چلے جائیں گی اور اس کے بعد ان کی تربیت یافتہ افغانستان کی مقامی فوج ملکی دفاع کا

Marfat.com

انتظام سنبھال لے گی۔لیکن امریکہ سمیت یہ کسی کو یقین نہیں کہ مغربی افواج کے افغانستان سے چلے جانے کے بعد مغربیوں کی تربیت یافتہ یہ افغان فوج اپنے ملک کا دفاع کر سکے گی اور موجودہ افغان حکومت جس کے متعلق افغان عوام امریکہ کے پٹھو ہونے کا احساس رکھتی ہے وہ بھی کسی طرح باقی رہ سکے گی یا نہیں؟ یہ ایک حقیقت ہے کہ افغانستان میں اس وقت غیر ملکی افواج کے مخالف اور ان سے جہد آزما طالبان یا دوسرے گروہوں کا افغانستان کے ایک بڑے علاقے پر قبضہ ہے ان کی گوریلا سرگرمیوں کو افغانستان کے مقامی لوگوں کی تائید اور تعاون حاصل ہے جس کی وجہ سے ضروری سمجھا جارہا ہے کہ افغانستان سے مغربی افواج کے جانے سے پہلے یا تو امریکہ افغانستان میں بڑی بڑی کامیابیاں حاصل کر لے یا طالبان سے مذاکرات کے ذریعے ان کو بھی آئندہ حکومت میں کردار دیا جائے اور ان کے تعاون سے افغانستان میں ایک مضبوط اور مستحکم حکومت کے قیام کی راہ ہموار کردی جائے جو نہ تو اسلامی اقدار کی دشمن ہو اور نہ دہشت گردی کی حامی۔امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی پہلی ترجیح تو یہ ہے کہ وہ پاکستان کے تعاون سے طالبان کی کمر توڑ دیں وہ طالبان اور ان کے خلاف آزادی کی جنگ لڑنے والوں کو دہشت گرد اور عالمی سطح پر دہشت گردی کی کارروائیوں کے ذمہ دار قرار دے رہے ہیں اور عالمی دہشت گردی کے اڈوں کو ہر صورت ختم کرنا چاہتے ہیں۔

پاکستان القاعدہ سے منسلک انتہا پسندوں اور ان لوگوں کے درمیان ایک میدان جنگ کی حیثیت اختیار کر گیا ہے جو ایک ماڈرن اور ترقی پسند پاکستان چاہتے

Marfat.com

ہیں۔

امریکہ 2014ء تک افغانستان سے اپنی افواج واپس بلا لے گا افغانستان سے افواج کی واپسی کے بعد وہ پاکستان میں موجود دہشت گردوں کے سلسلہ میں اپنا دباؤ کس طرح برقرار رکھیں گے؟ امریکی حکومت افغانستان میں اپنے اڈوں سے دہشت گردوں کو کچلنے کیلئے اپنی کوششیں کس طرح جاری رکھے گی؟ اگر اتحادی افواج کی واپسی کے بعد افغان فوج ناکام ہو جاتی ہے تو کیا کوئی متبادل منصوبہ موجود ہے؟ اگر افغانستان میں طالبان حکومت برسرِ اقتدار آجاتی ہے تو کیا افغانستان میں تعلیم حاصل کرنے والی 30 لاکھ بچیاں جن سے ملالہ جیسا سلوک کیا جائے گا کیا وہ اپنی تعلیم جاری رکھ سکیں گی؟

پاکستان میں موجود دہشت گرد اور بالخصوص امریکہ کو مطلوب افراد پاک امریکہ اختلاف کی بڑی وجہ ہیں امریکہ ڈرون حملوں کے ذریعے ان کے ٹھکانوں کو نشانہ بنا رہا ہے لیکن افغانستان اور امریکہ کی طرف سے پاکستان پر اپنے علاقے میں موجود دہشت گردوں کے خلاف فوجی آپریشن کیلئے مسلسل دباؤ بھی ڈالا جاتا ہے اب جبکہ امریکہ اور اتحادی افواج کی افغانستان سے واپسی کا پروگرام ہے جن کے جانے کے بعد افغانستان میں کسی پائیدار حکومت کا قیام ضروری ہے ایسی حکومت جو ہر طرح کی علاقائی اور عالمی دہشت گردی ختم کر سکے اور جس کا استحکام افغانستان میں امن اور خوشحالی کی ضمانت بھی بن سکے۔ بعض تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ ایسی حکومت طالبان کے بغیر ممکن نہیں۔ طالبان سے مذاکرات کیلئے اور طالبان کے مثبت کردار کے سلسلے

Marfat.com

میں شروع دن سے ہی ایسی حکومت اہم ہے۔ کیونکہ طالبان تنظیم کی تشکیل امریکہ کے کہنے پر پاکستانی افواج کی زیرِ نگرانی ہی ہوئی تھی اور اس وقت روس ٹوٹ گیا۔ امریکہ کا ایک مقصد پورا ہو گیا تو انہوں نے طالبان کو فنڈ کرنا بھی بند کر دیا پھر یہ طالبان افغانستان اور پاکستان کے مختلف مقامات پر کھلے بندوں یا چھپ چھپا کر چیدہ چیدہ عسکری کارروائیاں کرتے رہے پھر نائن الیون کے بعد امریکہ نے طالبان کے نیٹ ورک کو دنیا سے مٹا دینے کی جنگ کا آغاز کیا۔ اور اب پاکستان خوش دلی سے یا مجبور ہو کر امریکہ کا ساتھ دے رہا ہے۔

ملالہ پر حملہ کو امریکی سازش قرار دینے والے تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ ملالہ پر حملہ کے دو بڑے امریکی مقاصد بڑے واضح ہیں۔ ایک یہ کہ اسے سوات میں طالبان یا طالبان کے حامی طاقتور عسکری گروہوں کے خلاف آپریشن کلین اپ کا جواز مل جائے گا۔ اور وہ سوات میں خود پاکستانی فوج کے ذریعے اپنی مرضی کا ''امن'' اور ماحول قائم کر سکے گا۔

دوسرا یہ کہ ملالہ جیسی معصوم بچی اور امن کی سفیرہ نسوانی تعلیم کی حامی طالبہ پر ظلم و ستم ہوتا ظاہر کر کے پاکستان، دنیا اور امریکہ میں طالبان کے خلاف نفرت اور امریکہ کے ساتھ ہمدردی کا جذبہ پیدا ہو گا۔

تیسرا یہ کہ امریکی گستاخانِ رسول ﷺ کی جانب سے توہینِ رسالت پر مبنی ہولو کاسٹ کے منظرِ عام پر آ جانے کے بعد پاکستان کی جانب سے بھرپور احتجاج کا خطرہ تھا جو کہ ملالہ ایشو میں کم سے کم رہ جائے گا۔ ان تجزیہ کاروں کے یہ تینوں نقطے اپنی

Marfat.com

جگہ اس قدر مدلل اور واضح ہیں کہ ان خطوط پر مزید تحقیق و توجہ کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔امریکہ جو کہ کسی بھی طرح سے انسانی حقوق کا احترام کرنے والا، پاکستان جیسے ملک کی بیٹیوں کا حترام کرنے والا اور پاکستان کے شہریوں کی جانوں کی حفاظت کرنے والا ملک نہیں ہے بلکہ وہ تو ڈرون حملے کر کے اب تک درجنوں پاکستانی مردوں، خواتین اور بچوں کو موت کی نیند سلا چکا ہے اسے پاکستان کے شہریوں سے اس قدر ہمدردی کی اب کیا ضرورت پڑ گئی ہے۔

ملالہ پر حملہ کی خبر سب سے پہلے پاکستانی الیکٹرانک میڈیا پر نہیں چلی بلکہ بریکنگ نیوز سی این این نے جاری کی اور اس کے بعد دنیا کے دیگر ٹی وی چینلز نے اس خبر کو فلیش کیا۔اور پھر کہیں جا کر پاکستانی الیکٹرانک میڈیا نے خبر دی کہ ملالہ اپنے سکول سے چھٹی کر کے اپنی دیگر ہم اسکول طالبات کے ساتھ گھر واپس جانے کے لئے سکول وین پر بیٹھی تھی کہ دو نوجوان گاڑی میں آ گھسے انہوں نے ملالہ کی شناخت کی اور اسے گولی مار کر زخمی کر دیا وہ موقع پر ہی بے ہوش ہو گئی اس کے اردگرد بیٹھی دو اور طالبات شازیہ اور کائنات کو بھی زخمی کیا اور گاڑی سے اتر گئے اب یہ خبر اور اطلاع چند سیکنڈز میں پوری سوات انتظامیہ اور سوات میں متعین فوجی حکام کو ہو جاتی ہے مگر فوج اور پولیس کے تمام افسران و اہلکاران ملزموں کو پکڑنے میں ناکام رہتے ہیں۔کیا وہ چھلاوے تھے کیا وہ اُڑ کے سوات سے نکل گئے اسے فوج اور مقامی انتظامیہ کی ناکامی کہیں یا کچھ اور......ملالہ کو فوری طور پر اس کی دیگر ساتھی دو زخمی طالبات کے ہمراہ مقامی ہسپتال میں لے جایا جاتا ہے اور پھر فوج اسے اپنی زیرِ نگرانی سی ایم ایچ پشاور

Marfat.com

منتقل کر دیتی ہے وہاں پر اس کا علاج بڑی توجہ اور مہارت سے کیا جاتا ہے ڈاکٹر کہتے ہیں کہ گولی نے اس کے دماغ کو بھی متاثر کیا ہے لیکن یہ جلد ہی ٹھیک ہو جائے گی۔ سی ایم ایچ کے ڈاکٹرز چند روز بعد اعلان کرتے ہیں کہ انہوں نے ملالہ کے سر سے گولی نکال لی ہے اور مزید صحت یابی کیلئے اسے وینٹی لیٹر میں رکھا گیا ہے پھر چند روز بعد ملالہ کو ہوش آجاتا ہے اور ڈاکٹروں نے کچھ دیر کیلئے وینٹی لیٹر ہٹا کر چیک کیا تو ملالہ میں نارمل سانس لینے اور نارمل زندگی گزارنے کی طاقت بحال پائی گئی۔ ملالہ نے گو کہ منہ سے بات نہ کی مگر اس نے لکھ کر اپنے جذبات کا اظہار کیا کہ میں ڈاکٹروں کی ممنون ہوں۔

یہ بھی وضاحت ضروری ہے کہ جب ملالہ زخمی ہوئی تھی اسی روز پاک فوج کے تعاون اور توجہ سے ملالہ اور اس کے والدین کے بیرون ملک علاج کیلئے ویزے لگ گئے تھے۔ مبادا ملالہ کی طبیعت نہ سنبھلنے اور اسے بیرون ملک جانے کی ضرورت ہو تو اسے اس کے والدین کے ہمراہ بیرون ملک بہتر علاج کیلئے بھیجا جا سکے۔ ملالہ کیلئے دنیا بھر میں دعائیں کی گئیں اس کیلئے نیک خواہشات کا اظہار کیا گیا۔ فیس بک پر ریکارڈ ساز تعداد میں پیغامات ایکس چینج کئے گئے ملالہ کے زخمی ہونے کی خبر چونکہ انٹرنیشنل میڈیا پر بھی چل رہی تھی اس لئے اس واقعہ کی دنیا بھر میں مذمت کی گئی طالبان نے چونکہ مبینہ طور پر اس واقعہ کی ذمہ داری قبول کر لی تھی اس لئے دنیا بھر میں طالبان پر تنقید اور مذمت کے بیانات جاری کئے گئے۔ جو لوگ قبل ازیں طالبان کو اچھا سمجھتے تھے وہ بھی ایک معصوم بچی پر حملہ کے ذمہ داروں کو کوستے رہے۔

Marfat.com

بہر حال ملالہ کو سی ایم ایچ پشاور سے برمنگھم پیلس ہسپتال برطانیہ جیسے شاہی ہسپتال میں بھیج دیا گیا وہاں پر ماہر ترین ڈاکٹروں نے ملالہ کا علاج کیا اور چند روز بعد وہ چلنے پھرنے کے قابل ہوگئی۔ وہ اب بھی اسی ہسپتال میں زیرِ علاج ہے ملکہ برطانیہ خود ملالہ کے حوالہ سے ہسپتال انتظامیہ سے رابطہ میں ہے امریکی حکومتی عہدیداران، برطانوی شاہی خاندان کے افراد، عرب امارات اور سعودی عرب کے حکومتی عہدیداران اور پاکستان کے اعلیٰ حکومتی عہدیداران اس تمام عرصہ میں پل پل ملالہ کی خبر لیتے رہے اور علاج معالجہ سے متعلق انتہائی اہم اور ضروری اقدامات کی نگرانی کرتے رہے۔

یہ بھی سنا ہے کہ ملالہ پر حملہ کرنے والا ماسٹر مائنڈ عطاء اللہ ہے جو کہ اس واردات کے بعد افغانستان فرار ہو چکا ہے۔

ان تمام حالات کے پیش نظر یہ فیصلہ کرنے میں دیر نہیں لگتی کہ ملالہ پر حملہ اور حملہ کے بعد اصل مجرموں کا گرفتار نہ ہو پانا اس ملک کے حکمرانوں سے لے کر سوات انتظامیہ اور سوات میں تعینات فوجی حکام تک کی صفر کارکردگی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

باقی رہی یہ بات کہ ملالہ یا اس کے والدین امریکی ایجنٹ ہیں تو انٹرنیٹ پر جاری ہونے والی ایک تصویر اس کا ثبوت ہے جس میں ملالہ اس کا والد اور والدہ امریکی نمائندہ خصوصی رچرڈ ہالبروک سے ملاقات کر رہے ہیں یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ ملالہ جیسی 11 سالہ لڑکی ''بی بی سی'' کو انگریزی میں ڈائری لکھ کر نہیں بھجوا سکتی کہانی میں رنگ بی بی سی کا متعلقہ نمائندہ بھرتا رہا ہے۔ بعض حلقے یہ بھی کہتے ہیں کہ ملالہ کو گولی نہیں لگی بلکہ یہ ڈرامہ کیا گیا جس میں ملالہ، اس کے والدین، فوجی افسران، ہسپتال

Marfat.com

انتظامیہ اور حتیٰ کہ برمنگھم پیلس ہسپتال کے ڈاکٹرز بھی ملوث ہیں جو یہ نہیں بتا رہے کہ ملالہ کے سر پر یا جسم کے کسی بھی حصہ پر فائر نہیں لگا۔

یہ سب گمان ہیں جیسا کہ شروع میں ایک حکایت بیان کی گئی ہے کہ یہ گمان نیک نہیں بدگمان ہیں لیکن حالات و واقعات کے مطابق کچھ خدشات درست بھی نظر آتے ہیں۔

ملالہ کے واقعہ کی وجہ سے شدت پسندی کے حوالے سے پاکستان ایک بار پھر دنیا کی توجہ کا مرکز بن گیا ہے دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں جہاں ملالہ پر شدت پسندوں کے حملہ کی مذمت نہ کی گئی ہو اور ملالہ اور اس کی ساتھی زخمی طالبات کے ساتھ یکجہتی کا اظہار نہ کیا گیا ہو ملالہ کے واقعہ کے بعد درہ آدم خیل میں امن لشکر کے مرکز پر خودکش حملے نے پہلے سے سوگوار فضا کو مزید سوگوار کر دیا ہے۔ درہ آدم خیل خودکش حملے میں اٹھارہ افراد جاں بحق جبکہ 45 سے زائد افراد زخمی ہوئے۔

خیبر پی کے اور فاٹا میں روز بروز امن وامان کی صورتحال مزید ابتر ہو رہی ہے۔ دھماکوں، اغوا برائے تاوان اور ٹارگٹ کلنگ نے عوام کی زندگی اجیرن کر دی ہے۔ دہشت گردی کی روک تھام میں سکیورٹی ادارے بڑی حد تک ناکام دکھائی دے رہے ہیں۔ انٹیلی جنس میں موجود خامیوں سے شدت پسند فائدہ اٹھا کر جہاں پر چاہیں دھماکے کر رہے ہیں اور عوام کو عدم تحفظ کا احساس دلا رہے ہیں

ملالہ واقعہ کے بعد شمالی وزیرستان میں آپریشن کے حوالہ سے بھی خبریں گردش کر رہی ہیں اور کہا جا رہا ہے کہ عسکری اور سیاسی قیادت اس حوالہ سے جلد فیصلہ

Marfat.com

کرنے والی ہے، جمعیت علمائے اسلام، جماعت اسلامی، دفاع پاکستان کونسل اور دیگر مذہبی و دینی جماعتوں نے ملالہ پر حملہ کی بھرپور مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ بچوں پر حملہ کرنا زیادتی کی انتہا ہے۔ ان جماعتوں کا کہنا ہے کہ ملالہ واقعہ کو شمالی وزیرستان میں آپریشن کی راہ ہموار کرنے کیلئے جواز کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے جو درست نہیں اور اس حملے کے پیچھے بیرونی قوتیں ملوث ہیں شمالی وزیرستان میں آپریشن کی بھرپور مخالفت کی جائے۔ طالبان کے ساتھ مذاکرات کئے جائیں اور تمام مسائل مذاکرات کے ذریعے حل کئے جائیں۔ ملالہ کے واقعہ کو میڈیا پر تاریخی کوریج ملنے پر تحریکِ طالبان کی طرف سے میڈیا کو بھی دھمکیاں دی جا رہی ہیں جس کی وجہ سے حکومت لی طرف سے میڈیا کو بھرپور تحفظ فراہم کرنے کی ہدایات جاری کر دی گئیں۔

صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ دنیا بھر میں ملالہ واقعہ کو انتہائی بزدلانہ اور شرمناک قرار دیا جا رہا ہے لیکن یہاں پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ ملالہ کے ساتھ سوات کے ایک ایسے علاقے میں یہ واقعہ پیش آیا جہاں پر سکیورٹی چیک پوسٹ اور گنجان آباد علاقہ ہونے کے باوجود حملہ آوروں کی طرف سے گاڑی روکنا اور فائرنگ کرنا کئی سوالات کو جنم دیتا ہے حکومت اور دیگر ذمہ داروں کی طرف سے بار بار کہا جا رہا ہے کہ سوات سے دہشت گردوں کو بھگا دیا گیا ہے جبکہ سوات میں امن قائم کر دیا گیا ہے یہ واقعہ اس بات کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے کہ افغانستان میں بیٹھی طالبان کی قیادت جب چاہے اور جس کو چاہے ٹارگٹ کر سکتی ہے۔ ملالہ کے واقعہ میں بہت سی گرفتاریوں کے دوران نشاندہی ہونے پر تحریکِ طالبان کے چار ارکان کو گرفتار کر لیا گیا اور ان کے سمیت اس

Marfat.com

واقعہ کے شبہ میں 200 کے قریب افراد کو گرفتار کیا گیا۔ اکثر کو بعدازاں پوچھ گچھ کے بعد رہا بھی کر دیا گیا۔

ملالہ کے واقعہ سے پاکستان پر کس قسم کے اثرات مرتب ہوں گے یہ تو آنے والا وقت ہی بتائے گا۔ ملالہ کے ساتھ زخمی ہونے والی طالبات شازیہ اور کائنات کے حوالے سے پہلے تو مکمل خاموشی تھی، تاہم سوشل میڈیا پر آنے کے بعد پاکستانی میڈیا نے بھی انہیں بھرپور کوریج دی جس پر صدر آصف زرداری نے بھی ان کے والدین سے رابطہ کیا اور ذمہ داروں کو ان بچیوں کو علاج معالجہ کی سہولیات فراہم کرنے کی ہدایت کی گئی جبکہ صوبائی حکومت کی طرف سے وزیرِ ماحولیات واجد علی فرماں روا اور اراکینِ اسمبلی نے بچیوں کائنات اور شازیہ کی عیادت کی۔ وزیرِ اطلاعات میاں افتخار حسین کی طرف سے بھی ان بچیوں کے والدین سے رابطہ کیا گیا علاج معالجہ کی بھرپور سہولیات فراہم کرنے کی یقین دہانی سے یقیناً ان بچیوں اور ان کے والدین کے حوصلے بھی بڑھے۔ پاکستان میں ڈرون حملوں میں یوں تو روز کتنی ہی ملالہ زخمی اور ہلاک ہوتی ہیں، کتنے بچے یتیم ہو چکے ہیں، ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں اور یہ سب کچھ امریکی پالیسی کے تحت متعدد دہشت گرد اور عام لوگ باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت کر رہے ہیں۔

☆☆☆

Marfat.com

ملالہ حملہ: خلاف اسلام اور ننگ انسانیت واقعہ

9 اکتوبر کی سہ پہر کو ایک کربناک اور اندوہ وغم سے لبریز خبر ہر طرف میڈیا پر "بریکنگ نیوز" کی حیثیت سے موجود تھی..... دہشتگردی اور ظلمت کی بھینٹ چڑھنے والی اس بار ایک معصوم صورت پاک قوم کی بیٹی ملالہ یوسف زئی تھی جسے سکول واپسی پر عالمی دہشتگرد سپولیوں نے منافقت بھرے انداز میں گاڑی میں گولیوں کا نشانہ بنا ڈالا۔ یہ خبر جنگل میں آگ کی طرح پھیل گئی اور وطنِ عزیز کے طول وعرض میں ہر پاکستانی غم سے لبریز ہو گیا اور ہر چہرہ چشم نمناک کی عملی تصویر بن گیا تھا۔ یہ خبر سنتے ہی دل بجھ سے گئے تھے اور بالخصوص والدین جن کے بچے سکول پڑھتے ہیں اور خواتین اپنے بچوں کے عدم تحفظ پر دل مسوس کر رہ گئیں۔ چونکہ ملالہ کا قصور یہ تھا کہ وہ سوات کے علاقہ میں طالبان کی تباہی کے باوجود علم کے حصول کیلئے ایک جرأت مند مجاہدہ کا روپ دھار چکی تھی اور طالبان اسے ہمیشہ کیلئے ختم کرنے کا ظالمانہ فیصلہ کر چکے تھے۔ ملالہ 1998ء میں صوبہ خیبر پختونخوا کے ڈسٹرکٹ سوات کے شہر مینگورہ کے ایک ملحقہ ٹاؤن میں پیدا ہوئی، اس کے والد ضیاء الدین ایک ماہر تعلیم ہیں اور ان کا ایک پرائیویٹ سکول ہے جسے وہ خود ہینڈل کرتے ہیں۔ ملالہ کو بچپن سے پڑھنے لکھنے کا بہت شوق تھا لیکن وہ شوق اس وقت پورا ہوتا نظر نہ آیا جب طالبان نے حکومت پاکستان کے خلاف بغاوت کرتے ہوئے سوات میں 2007ء کے آخر میں قبضہ کر

Marfat.com

کے اس علاقہ میں ''شریعت محمدی'' کے نفاذ کا اعلان کردیا اور اس خود ساختہ اسلامی قانون کے نفاذ کے تحت بچیوں (طالبات) کی تعلیم پر پابندی عائد کردی اور اس کے عملی نفاذ کیلئے کم از کم 200 گرلز سکولوں کی عمارات گرادی گئیں علاوہ ازیں پرائیویٹ سکول مالکان کو بھی دھمکی دی گئی کہ وہ بھی طالبات کی پڑھائی کو روک دیں ورنہ ان کے سکولز بھی تباہ کردیئے جائیں گے۔اس دھمکی میں ملالہ کے والد کو بھی شامل کیا گیا جو ماہر تعلیم ہونے کیساتھ ساتھ سوات میں امن جرگہ کا ایک اہم رکن بھی ہے ،اسے دھمکی دی گئی کہ اگر تم نے سکول بند نہ کیا تو تمہیں قتل کردیا جائے گا۔ادھر ملالہ ان واقعات سے بری طرح متاثر ہوئی چونکہ اس کی تعلیم روک دی گئی تھی۔ملالہ نے حوصلہ کرکے میڈیا کے ذریعے جنگ لڑنے کا فیصلہ کیا۔اس نے بی بی سی اردو کے پلیٹ فارم سے اپنی ڈائری لکھ کر خط وکتابت اور انٹرنیٹ سے اپنی آواز بین الاقوامی سطح پر بلند کرنا شروع کردی اس وقت اس کی عمر تقریباً ساڑھے دس سال تھی ،وہ روزانہ اپنے سکول کے بند ہونے ،طالبان کی دھمکیوں ،اپنی ٹیچرز کی حکمت عملیوں اور نئی ہدایات کو جن کے ذریعے طالبات کی تعلیم کو جاری رکھا جاسکے اور اس حوالے سے آئندہ درپیش خطرات میڈیا سے شیئر کرتی رہی۔مثلاً ایک دن اس نے لکھا کہ ''کل ہماری ہیڈ مسٹریس اور ٹیچرز کو طالبان نے سکول بند کرنے کی دھمکی دی ہے جس کے پیش نظر ہماری ٹیچرز نے ہدایت کی ہے کہ ہم اگلے دن یونیفارم پہن کر نہ آئیں تو ہم اگلے دن بڑے دکھ کیساتھ سادہ کپڑے پہن کو سکول گئیں ،طالبات نے کتابیں اپنی شالوں کے نیچے چھپا رکھی تھیں مگر اس سے بڑھ کر دکھ کی بات یہ ہے کہ اس دن صرف

Marfat.com

پندرہ لڑکیاں حاضر تھیں جس کا بہت افسوس ہے۔"

ملالہ اس طرح کی خط کتابت کے ذریعے جہاں طالبان کی ظالمانہ اور تعلیم مخالف سرگرمیوں کا ذکر کرتی وہاں وہ اپنے اور اپنی کلاس فیلوز اور سکول فیلوز سمیت سوات کی تمام طالبات کے تعلیمی مستقبل سے پریشان رہتی مگر اس تمام صورتحال کے پیش نظر وہ اپنی تعلیم جاری رکھے ہوئے تھی۔ میڈیا کو اس نے اپنا پہلا انٹرویو دو ہزار نو میں دیا جس سے اسے نہ صرف قومی بلکہ صرف گیارہ سال کی عمر میں عالمی شہرت بھی حاصل ہوگئی بس پھر کیا تھا، طالبان بری طرح ملالہ کے جانی دشمن بن گئے اور انہوں نے اس معصوم کو والد سمیت اپنی ہٹ لسٹ میں شامل کرلیا اور کسی بھی وقت قتل کردیئے جانے کی دھمکیاں دی جانے لگیں لیکن ملالہ نے اپنی تعلیم کا سفر بہادری کیساتھ جاری رکھا جسے دیکھتے ہوئے اسے سوات میں "چلڈرن اسمبلی" کی صدر منتخب کرلیا گیا اور حکومت پاکستان نے اسے دو ہزار گیارہ میں بچوں کے بہادری کے ایوارڈ "ستارۂ جرات" سے نوازا اور اسی دوران اسے بین الاقوامی سطح پر "انٹرنیشنل ایوارڈ فار چلڈرن پیس" کیلئے منتخب کرکے اعزاز سے بھی نوازا گیا۔ قابل غور بات یہ ہے کہ جب ملالہ پہلی بار انٹرویو کے ذریعے منظر عام پر آئی اور ایک سوال کے جواب میں اس نے تعلیم کو جاری رکھتے ہوئے ڈاکٹر بننے کے عزم کا اظہار کیا تو فرط جذبات سے اس کی معصوم آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے جس سے بڑے بڑے پتھر دل بھی موم ہوگئے لیکن طالبان کے دل کس چیز کے بنے ہیں اور کیا یہ واقعی مسلم طالبان ہیں اور اگر یہ مسلمان یا اسلامی طالبان ہیں تو کیا قرآن وسنت کی روشنی میں وہ خواتین کے احترام کے جو اعلان کرتے ہیں کیا وہ درست ہیں؟ کیا شریعت محمدی میں

Marfat.com

خواتین پر ہتھیار اٹھائے بغیر ظلم روا رکھنا یا ہاتھ اٹھانا جائز ہے؟ کیا شریعت اور اسلامی قوانین کے تحت عورتوں کے حصول تعلیم پر پابندی اور اس حوالے سے شدت پسندی جائز ہے اور طالبان کے نام پر ایسے خودساختہ تصورات کے حامل یہ شدت پسند لوگ کس کے ایجنڈے پر کام کررہے ہیں؟ کیا انہیں کوئی اسلامی ملک ایسا کرنے کیلئے لاجسٹک سپورٹ فراہم کرتا ہے یا ہمسایہ ملک بھارت اپنے ایجنڈے کو پورا کرنے کیلئے انتقاماً ایسے لوگوں کو خاص مقاصد کیلئے تیار کرتا ہے یا یہ کوئی مغربی طاقت کے اشاروں پر ملک دشمن سرگرمیوں میں شامل ہیں؟ یا ممبئی کے تاج محل ہوٹل میں ہونے والی دہشتگردی کا بدلہ لینے کیلئے کوئی غیر ملکی ہاتھ شامل ہے۔ ان تمام پہلوؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے ضرورت اس امر کی ہے کہ پوشیدہ طاقتیں جو بھی ہوں کارروائی تو بظاہر مسلمان اور پاکستانیوں کے ہاتھوں سے ہی ہوتی ہے اور یہاں تک کہ بعض مخصوص مسلح گروہ طالبان یا القاعدہ کے نام سے دہشت گردی کے خون آشام واقعات کی ذمہ داری قبول کرتے ہیں تو پھر مسلمان قوم یا پاکستان کے ارباب اختیار سے عوام تک ہر ایک کا سر شرم سے جھک جاتا ہے۔ بظاہر تو یہ مسلح گروہ جو طالبان یا تحریک طالبان کے نام سے مشہور ہیں جو اپنی بہادری اور دلیری کی دھاک بٹھانے کیلئے ملک وقوم کو وحشت میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ اب بھی ملالہ کے واقعہ اور فائرنگ سے شدید زخمی ہونے کی ذمہ داری بھی نہ صرف تحریک نفاذ شریعت محمدی اور تحریک طالبان پاکستان کے مشترکہ ترجمان مولانا احسان اللہ احسان نے اپنے سر لی ہے بلکہ بڑے عزم کے ساتھ از سر نو پھر ملالہ کو صحت یاب ہونے کے بعد بھی قتل کی دھمکی کا اعادہ کیا

Marfat.com

ہے۔ایک نجی ٹی وی چینل کو دیئے گئے اپنے بیان میں اس نے یہ بتایا کہ اگر ملالہ بچ بھی گئی تو اسے دوبارہ حملہ کر کے مار دیا جائے گا اور ایسا اس لئے کیا جائے گا کہ وہ نام نہاد سیکولرازم اور لبرل انداز میں اعتدال کی فروغ پذیری کیلئے کام کر رہی تھی۔تحریک نفاذ شریعت محمدی ﷺ" اور تحریک طالبان پاکستان کے مشترکہ ترجمان نے یہ بھی کہا کہ یہ واضح حکم ہے کہ "کوئی عورت جو کسی بھی طرح مجاہدین کے خلاف جنگ میں کردار ادا کرے اُسے قتل کر دیا جائے"۔جب اس سے پوچھا گیا کہ کیا اسلام میں عورت پر ہاتھ اُٹھانا یا قتل کرنا جائز ہے جبکہ اسلام تو حالت جنگ میں بھی عورت کے خلاف ہاتھ نہ اُٹھانے کا حکم دیتا ہے تو تم کس قانون کے تحت اسے قتل کرنا چاہتے ہو۔تو اُس نے کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ حضرت خضر علیہ السلام نے سفر کے دوران ایک بچے کو نافرمانی کی بنا پر قتل کر دیا تھا چونکہ یہ بچہ فتنہ بننے والا تھا۔اور ایک صحابیؓ کی بیوی توہینِ رسالت ﷺ کرتی تھی اس نے اسے قتل کر دیا تھا لہٰذا ملالہ پر حملہ شریعت کے عین مطابق ہے۔اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ملالہ کون سا فتنہ کر رہی تھی۔ماسوائے اس کے کہ وہ اپنی تعلیم کے جاری رکھنے کا حق مانگ رہی تھی۔تو اس میں کیا فتنہ کی بات ہے۔اور صحابیؓ کی بیوی نے تو توہینِ رسالت ﷺ کی تھی لیکن ملالہ نے کون سی توہینِ سالت ﷺ کی؟ تو اس پر احسان اللہ احسان نے لاجواب ہوتے ہوئے کہا کہ "وہ ملالہ لادینیت اور فحاشی کی علمبردار ہے"۔

گزشتہ سوالات کی طرح اس سلسلہ میں سب سے پہلا سوال یہ ہے کہ کسی دینی، مذہبی یا سیاسی جماعت کا خود کو سو فیصد حق پر سمجھتے ہوئے اپنے عقائد و نظریات

Marfat.com

کے فروغ وتسلط اور دوسروں کے عقائد کی اصلاح کے نام پر طاقت کا استعمال کرنا جائز ہے؟ کیا نظریاتی اختلاف رکھنے والوں کو قتل کرنے، ان کے مال واسباب لوٹنے' ان کے مذہبی مقامات اور شعائر کو تباہ کرنے کی اسلام میں اجازت ہے۔ اگر نہیں تو پھر مذہبی اور دینی قیادتوں کو چاہئے کہ وہ کھل کر اس کو انتہا پسندی اور مذہبی دہشت گردی قرار دیں اور ایسے افراد اور گروہوں کیخلاف کھل کر بحیثیت قوم ڈٹ کر مقابلہ کریں۔ کیا اسلام میں عورتوں کی تعلیم کے حصول پر پابندی ہے؟ جس کو طالبان جرم قرار دیتے ہوئے سکولوں کو بند کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ تو ان سے پوچھا جائے بلکہ ان کے ہم عقیدہ علماء ہی ان سے کہیں کہ اگر ایسا ہے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے لے کر ام المومنین حضرت اُم سلمٰی رضی اللہ عنہا تک سے منقول سینکڑوں احادیث مبارکہ کی روایات کس طرح اسلامی فقہ اور ابواب احادیث کا حصہ بنیں اگر انہوں نے یہ علم حضور ﷺ سے سیکھا اور حاصل نہ کیا ہوتا تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین پھر کیسے ان سے سوالات پوچھتے؟ اور وہ کس انداز میں سیرت رسول ﷺ سے واقف ہوتیں۔ اگر اسلام میں پابندی ہوتی تعلیم نسواں پر تو سیرت رسول ﷺ کے تاریخی ابواب کس طرح پایہ تکمیل تک پہنچتے اور اسی طرح حصولِ علم کیلئے خواہش کا اظہار ملالہ نے کیا تو کیا یہ سنت صحابیات رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کے زمرے میں نہیں آتا۔ پھر وہ خود بھی الحمدللہ نمازی بچی ہے۔

اسلام تو امن وسلامتی اور مروت ومحبت کا دین ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق مسلمان وہی شخص ہے جس کے ہاتھ سے دوسرا مسلمان محفوظ رہے۔

Marfat.com

انسانی جان کا تقدس اور تحفظ' شریعت اسلامی میں بنیادی حیثیت کا حامل ہے۔ کسی بھی انسان کی ناحق جان لینا اور اسے قتل کرنا حرام تصور ہوتا ہے۔ بلکہ اسلام میں بعض صورتوں میں تو یہ عمل موجب کفر بن جاتا ہے اور آج کل بعض انتہا پسند اور مذہبی شدت پسند اپنے عقائد و نظریات دوسروں پر مسلط کرنے اور اپنے مخالفین کو صفحہ ہستی سے مٹانے کیلئے جس بے دردی سے مسلمانوں کی جانیں لے رہے ہیں۔ اسلام میں تو اس کا سرے سے ہی کوئی تصور موجود نہیں ہے۔ اسلامی تعلیمات کے تحت تو کوئی شخص اپنی مرضی سے اپنی جان نہیں لے سکتا خودکشی نہیں کرسکتا چہ جائیکہ آپ اپنے ہاتھ سے کسی دوسرے انسان یا بالخصوص مسلمان کو ناحق قتل کر دیں۔ اسلامی تاریخ میں آئمہ اطہار، سلف صالحین' آئمہ تفسیر و حدیث' فقہا و متکلمین کی توضیحات و تشریحات سمیت ساڑھے چودہ سو سالہ تاریخ اسلام میں جملہ اہل علم کا یہی متفقہ فیصلہ رہا ہے کہ اپنی بات منوانے اور دوسروں کے مؤقف کو غلط قرار دینے کیلئے اسلام نے ہتھیار اٹھانے کی بجائے گفت و شنید اور دلائل سے اپنا مؤقف اور عقیدہ ثابت کرنے کا راستہ کھلا رکھا ہے۔ ہتھیار وہی لوگ اٹھاتے ہیں جن کی علمی و فکری اساس کمزور ہوتی ہے اور وہ جہالت و عصبیت کے ہاتھوں مجبور ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کیلئے اسلام میں کوئی جگہ نہیں ہے۔

قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ (ترجمہ) ''جو شخص قصداً کسی مسلمان کو قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے گا اور اس پر اللہ غضب ناک ہوگا اور اس پر لعنت کرے گا اور اس نے اس کیلئے عذاب تیار کر رکھا ہے''۔ سورۃ النساء

Marfat.com

اسی طرح اسلام میں مسلمان تو مسلمان' کسی غیر مسلم، بوڑھے' بچے اور نابالغ کو اور عورتوں کو قتل کرنے سے قطعاً منع کیا گیا ہے۔ نمونہ کے طور پر ایک حدیث پاک کا ترجمہ ''امام ابوداؤد حضرت انس بن مالکؓ سے نقل کرتے ہیں کہ حضورﷺ نے فرمایا نہ کسی بوڑھے کو قتل کرو، نہ شیر خوار بچے کو، نہ نابالغ کو اور نہ عورت کو'' بحوالہ سنن ابی داؤد (کتاب الجہاد)

متذکرہ بالا آیت قرآن اور حدیث پاک کی روشنی میں ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اسلام میں حقوق العباد کی تعلیمات میں انسانیت اور احترام انسانیت کو کس توقیر و تکریم سے نوازا گیا ہے اور اسی نسبت کے لقب سے پکارا جاتا ہے۔ اور بقول شاعر:

وہ دانائے سُبُلؐ، ختم الرُسُلؐ، مولائے کلؐ جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغ وادیٔ سینا

مختصراً یہ کہ اسلام اپنی تعلیمات اور افکار و نظریات کے لحاظ سے قطعاً امن و سلامتی، خیر و عافیت اور حفظ و امان کا دین ہے اور اسلام ہمیں امن و آشتی، صبر و تحمل، برداشت اور بقائے باہمی کا درس دیتا ہے۔ کہتے ہیں ہر حادثہ کے بعض فوائد و مواضع بھی جنم لیتے ہیں۔ جو متاثرین کیلئے مستقبل میں مثبت پہلوؤں کے حامل ہوتے ہیں۔ ملالہ کے قاتلانہ حملہ میں اگرچہ ملالہ بہت بری طرح زخمی ہوئی اور پاکستانی ڈاکٹرز نے بڑی مہارت سے گولی نکال بھی لی مگر اس حادثے کے بڑے فوائد میں سے کچھ یہ ہیں کہ اب ملالہ اور اس کا خاندان تنہا نہیں ہے بلکہ پورے ملک کے تمام 18 کروڑ عوام اس خاندان کی خوشی، غمی میں شریک ہو چکے ہیں۔ ہر آنکھ جہاں نم تھی

Marfat.com

وہاں ہر ہاتھ دعا کیلئے اللہ کی بارگاہ میں اُٹھا ہوا تھا۔ دعائیں رنگ لائیں اور اللہ تعالیٰ نے ملالہ کو نئی زندگی عطا کی۔ دوسرا فائدہ یہ ہوا کہ 18 کروڑ عوام میڈیا، سیاستدان، علماء، اساتذہ، طلباء و طالبات کے والدین، بزنس مین، کسان، مزدور، ہر مکتبہ فکر کے ایک جیسے جذبات اور دعاؤں نے ثابت کر دیا کہ ہم آج بھی ایک ذمہ دار اور محبت انسانیت سے لبریز قوم ہیں اور بہترین قوم بن سکتے ہیں۔ تیسرا فائدہ یہ ہوا کہ طالبان اور ان کے ہمنوا تنہا کھڑے اخلاقی اور قانونی شکست کا شکار ہیں اور اپنے ارادوں میں ناکام دکھائی دیتے ہیں۔ ملالہؓ نے یہی تو کہا تھا کہ اگر مجھے دہشت گرد مل گئے تو میں یہ کہوں گی کہ تعلیم ہمارا حق ہے۔ لہٰذا ہمیں ہمارے حق سے محروم نہ کیا جائے۔ گزارش یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو انسانیت سے محبت کرتا ہے جو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اعتدال پسند ہے اور جو پاکستان میں جمہوریت کے فروغ کیلئے ووٹر یا سپورٹر یا امیدوار ہے یہ اس کی جنگ ہے۔ دہشت گردی کے خلاف اب ملالہ تنہا نہیں ہے۔ بلکہ طالب علم، میانہ رو، اعتدال پسند اور جمہوریت پسند تمام اُس کے ساتھ ہیں لیکن دہشت گردی کا صرف یہی ایک علاج نہیں ہے بلکہ اس کا آغاز جہالت سے ہے جہالت سے انتہا پسندی جنم لیتی ہے۔ جو مذہبی انتہا پسندی سے دہشت گردی کی طرف بڑھتی ہے۔ اس کا ایک ہی حل ہے اور وہ یہ کہ انتہا پسندی کے خلاف اور میانہ روی اور اعتدال پسندی پر مبنی لٹریچر تعلیمی نصاب کا حصہ بنایا جائے۔ جس طرح حکومت پنجاب کی سفارش پر ڈینگی کو شامل نصاب کیا گیا ہے۔ تاکہ آگاہی حاصل ہو اسی طرح انتہا پسندی کی تمام اقسام کو بھی ابواب کی

Marfat.com

شکل میں بطور مضمون نصاب میں شامل کیا جائے اور چھوٹی کلاسز میں جنرل نالج کا حصہ بنایا جائے اور جنرل سکولنگ کے علاوہ وفاق المدارس کا بھی لازمی حصہ بنایا جائے۔تاکہ اگلے چند سالوں کے بعد ایک معتدل اور انتہا پسندی سے نفرت کرنے والی قوم تیار کی جاسکے۔اسی میں ملک کا معاشی استحکام،ثقافت،سیاست اور تعلیم وصحت کی تعمیر وترقی کا راز ہے۔

تحریکِ نفاذ شریعت محمدی ﷺ اور طالبان پاکستان کے مشترکہ ترجمان کا واقعہ کو قبول اور اعادہ کا عزم ظاہر کرنا قابل شرم ہے بلکہ ناقابلِ بیان ہے اس قابلِ شرم مذہبی دہشتگردی کا خاتمہ انتہا پسندی کے خلاف لٹریچر کو تعلیمی نصاب میں بطور مضمون شامل کرنے میں ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

ملالہ پر حملہ امریکی منصوبہ

پاکستان تضادات سے بھرا ہوا لاتعداد' مسلسل اور بڑے سیاسی و قومی حادثات کا شکار ملک ہے۔ یہاں تمام با اثر' با اختیار اور طاقت ور طبقے اعلانیہ بے اصولی کر رہے ہیں مگر عام اور پسے ہوئے طبقے کا یہ عالم ہے کہ وہ اس ''ایگزیکٹو'' طبقے کا آلہ کار بھی ہے اور تر نوالہ بھی۔ یہاں لوگ نعرے تو امریکہ کے خلاف لگاتے ہیں لیکن ''مال پانی'' بھی امریکہ سے ہی لیتے ہیں۔ امریکہ کا لوکل نمائندہ یہاں کا حکمران طبقہ ہے اور یہاں کے حکمران طبقہ کو یہاں کے اداروں اور بیوروکریسی کا بھرپور ''تعاون'' حاصل ہے۔ اسی طرح قیام پاکستان سے لے کر آج تک اس ملک میں کچھ مذہبی تنظیمیں ایسی قائم ہیں کہ جن کی سیاسی و تحریکی ورکنگ ایک مخصوص قسم کا پروپیگنڈہ کر کے ایک مخصوص قسم کا دباؤ ڈالنے اور ''اپنا اپنا'' حصہ وصول کرنے تک ہی محدود ہے۔

یہاں سب سے بڑا تضاد خود امریکہ کا پیدا کردہ ہے کہ اس نے ایک طاقتور 'ترقی یافتہ اور انسانی حقوق کا دعویدار ہونے کے باوجود یہاں کے حکمرانوں سے دوستی اور عوام سے سراسر دشمنی پال رکھی ہے۔ جس کی بناء پر اسے یہاں کی سیاست میں اشرافیہ کے مفادات کے لئے مختلف ایشوز پیدا کرنے اور بعد میں خود ہی ایشوز کو حل یا Justify کرنے کی پالیسی پر مسلسل عمل کرنا پڑتا ہے۔

Marfat.com

پاکستان میں ایک اور تضاد کہ امریکہ نے ہی یہاں تین عشرے قبل سے ''طالبان تماشہ'' شروع کیا ہوا ہے۔ تاریخ دیکھ رہی ہے کہ کبھی وہ خود ہی طالبان کو تیار کرتا ہے' اس کے لئے وہ پاکستانی افواج کے مختلف عناصر کو استعمال کرتا ہے' کبھی وہ طالبان اور امریکی افواج کو ہتھیار بنا کر روس کے حصے بخرے کرواتا ہے' کبھی وہ نائن الیون کروا کے طالبان تماشے کو نیا رنگ دیتا ہے اور پھر طالبان کو عالمی دہشت گرد قرار دے کر اس کے خلاف جنگ شروع کرتا ہے۔ پھر اس کے اوپر ایک اور تماشہ کہ نائن الیون کے بعد پاکستان اور پاک فوج کو طالبان کو ختم کرنے کے لئے استعمال کرتا ہے۔ پھر تضاد یہ کہ پاک فوج کو اور پاک حکمرانوں کو طالبان کے خلاف جنگ میں استعمال بھی کر رہا ہے اور خود بھی اس کارروائی کے لئے پاکستان کے شہریوں پر ڈرون طیاروں کے ذریعے بھاری بمباری بھی کرتا ہے۔ ان تمام تر تضادات کے باوجود پاکستان میں رائے رکھنے والے اکثر طبقوں کی رائے قابلِ توجہ ہوتی ہے۔

مندرجہ بالا تمام تضادات کو نظر میں رکھتے ہوئے لکھا جا رہا ہے کہ بعض اینٹی طالبان مذہبی تنظیموں اور شخصیات نے ملالہ پر مبینہ طالبان حملے کو پاکستان میں ایمرجنسی نافذ کرنے کے امریکی منصوبے کی ایک کڑی قرار دیا اور کہا کہ گستاخانہ فلموں کے خلاف عالم اسلام اور بالخصوص پاکستان میں جو شدید ترین احتجاج اور امریکہ کی مذمت کا طویل اور مؤثر ترین سلسلہ شروع ہونے والا تھا اس کا رخ طالبان کے خلاف موڑنے اور ملالہ جیسے ''ترپ'' کے کارڈ کو طالبان کے خلاف عام لوگوں میں نفرت پیدا کرنے کے لئے استعمال کیا۔ واضح رہے کہ ہمارے ملک میں اہلحدیث اور

Marfat.com

دیوبندی تو کھلے بندوں اور بعض اوقات برملا طالبان کی حمایت میں جبکہ ملک کے اکثریتی مگر نسبتاً خاموش مذہبی فرقے بریلوی سکول آف تھاٹ کی تمام تر چھوٹی' بڑی' کاغذی' غیر کاغذی' متحرک اور فعال تنظیمیں طالبان کے خلاف خیالات وعزائم کا کھل کر اظہار کرتی ہیں۔ان تنظیموں کا کہنا ہے کہ ملالہ حملہ کے پس پردہ پاکستان کو ایسا خطرناک ملک اور دہشت گردوں کی جنت ثابت کرنا ہے۔ جہاں ملالہ جیسی معصوم بچی بھی محفوظ نہیں۔ڈرون حملوں کے خلاف عوامی احتجاج اور تحریکوں کو سبوتاژ کرنا بھی اس حملے کے پس پردہ مقاصد میں شامل ہیں۔لہٰذا ریمنڈ ڈیوس جیسے جاسوسوں نے ملالہ جیسی بچی کو دو نقاب پوش حملہ آوروں کے ذریعے سکول وین روک کر گولی کا نشانہ بنایا اور حیران کن بات یہ ہے کہ چند منٹوں میں حسب روایت نام نہاد طالبان کے نام نہاد ترجمان احسان اللہ، فضل اللہ اور سراج الدین نے مغربی میڈیا پر واقعہ کی ذمہ داری قبول کی ہے۔ یہ واقعہ پاکستان کے سیاستدانوں، سول سوسائٹی کے اراکین، پاکستان کے پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کیلئے لمحہ فکریہ ہے کہ کسی بھی ایسے واقعہ کے بعد مغربی میڈیا ہی ان کرائے کے قاتلوں کا ترجمان کیوں بن جاتا ہے۔ایسے تمام واقعات امریکی منصوبہ بندی کے تحت باہمی مشاورت اور منصوبہ بندی سے کئے جاتے ہیں اور پھر ان پر طے شدہ میکنزم کے تحت عمل درآمد ہوتا ہے۔

بدقسمتی سے ملالہ اس وقت ہی سازشی عناصر کے لئے اہم مقام اختیار کر گئی تھی جب selected میڈیا اور غیر ملکی میڈیا کو پسند کرنے والی سوسائٹی کے ارکان نے ملالہ کی معصوم خواہشوں کو اپنے ایجنڈا کے مطابق اجاگر کرتے ہوئے اور اپنے

Marfat.com

بھیانک' خطرناک عزائم کے چکر میں اسے شہرت کی بلندیوں تک پہنچا دیا تھا۔ یہ وہ دور تھا جب صوفی محمد کی تحریک سوات میں بچیوں کے سکولوں کو خودکش حملوں کے ذریعے تباہ کیا جا رہا تھا۔ اس وقت ملالہ اپنے والد اور والدہ کے تعاون سے سوات کی آواز بن گئی۔ عالمی میڈیا اور بعض ملکی اداروں نے بھی اپنے مقاصد کیلئے اس کی سرپرستی کرنا شروع کر دی اور پھر ملالہ پاکستان اور بیرونی ممالک کی ہمدردیاں حاصل کرنے لگی' خواتین کیلئے سوات میں تعلیم کے دروازے بند کرنے کے خلاف اس کی آواز اس قدر توانا تھی کہ ایک سے زائد قومی اور بین الاقوامی اداروں نے اسے جگہ دینے کو اعزاز سمجھا۔

پاکستان کی اسٹیبلشمنٹ، میڈیا اور طاقتور سول سوسائٹیوں کے مطالبات پر حکومت پاکستان نے بھی سوات میں قیامِ امن کے بعد ستارہ جرأت سے نوازا، ہمارے ہاں ایوارڈ کی تقسیم کا چند سالہ ریکارڈ کا جائزہ لیا جائے تو حیران کن مشاہدے دیکھنے میں آتے ہیں۔ ایسی ایسی شخصیات نے ہلالِ امتیاز، ہلالِ جرأت، نشانِ امتیاز اور تمام اہم ایوارڈ حاصل کر لئے ہیں جو اس کے مستحق نہیں تھے اور ان کو زیادہ سے زیادہ تمغہ حسن کارکردگی سے ہی نوازا جا سکتا تھا۔ ماضی میں پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کو فیلڈ مارشل ایوب خان نے ہلالِ امتیاز سے نوازا تھا۔ اسی طرح میجر شفقت بلوچ جنہوں نے 6 ستمبر 1965ء کی صبح چار بجے بھارتی جارحیت کو لاہور میں بی آر بی نہر کے آگے ہڈیارہ کے قریب چار گھنٹے روکے رکھا۔ ان کو ستارہ جرأت دیا گیا اور جن پائلٹوں نے بھارت کے اہم ہوائی اڈے کو برباد کر کے

Marfat.com

بھارتی پیش قدمی روک دی ان کو ستارہ جرأت ہی سے نوازا گیا۔ ملالہ پر قومی اور بین الاقوامی ذرائع ابلاغ نے دستاویزی فلمیں بھی بنائیں اور اسے سوات کی نئی پہچان قرار دیا۔ ملالہ کی کم سنی اور ناپختہ شعور کا فائدہ اٹھاتے ہوئے امریکی منصوبہ سازوں نے اسے ''گل مکئی'' کے نام سے ''بی بی سی'' کی اردو ویب سائٹ پر سوات کے شب وروز کو اپنی نرم اور کمزور کنڈیشن پر رپورٹ کرنے کا راستہ دکھایا اور ابھی تک وہ عالمی فوائد اور شہرت کے چنگل میں پھنس کر اپنے آپ کو خطرات سے دوچار کیے جا رہی ہے ۔امریکہ نے سرحدی علاقوں میں جرائم پیشہ افراد کا جو گروہ تیار کر رکھا ہے وہ امریکی منشا پر پاکستان کے سرحدی علاقوں میں درجنوں حملے کر کے تعلیمی اداروں کو تباہ اور معصوم لوگوں کو قتل کرنے کے مرتکب ہوتے ہیں اور نام نہاد پاکستانی طالبان دراصل امریکہ کے پروردہ ہیں جن کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی یہ پاکستان کے خیر خواہ ہیں۔ یعنی پاکستان میں ملالہ پر حملہ سمیت دہشت گردی اور ٹارگٹ کلنگ کے دیگر واقعات کے پیچھے امریکہ اور اس کے اسی گروہ کا ہاتھ ہے۔

جبکہ ملالہ پر حملے نے پاکستان اور پوری دنیا میں شدید ردِعمل برپا کیا۔ شنید ہے کہ پاکستان کے 87 کے لگ بھگ ٹیلی ویژن چینلوں کے علاوہ ملٹی نیشنل کمپنیوں کو بین الاقوامی بینکنگ گروہ سے فنڈز مہیا کیے جاتے ہیں۔ اس حقیقت کو چھپاتے ہوئے کہ امریکہ اور اس کے حلیف پاکستان کو عدم استحکام سے دوچار کرنے میں مصروف ہیں پاکستان کے خلاف خطرناک باتیں بریک کی جا رہی ہیں۔ افغانستان کے صوبہ نورستان سے باغی اور دہشت گرد گروپ تخلیق کیے جا رہے

Marfat.com

ہیں اوران کی مدد کی جارہی ہے۔امریکی تھنک ٹینک جوکہ بعض انتہائی بے ضمیر اور بے کردار دانشوروں، اینکر پرسنز اور تجزیہ نگاروں سے بھرا ہوا ہے۔ملالہ پر حملہ کو اصل حقائق سے نظر انداز کر کے افسانے کو حقیقت میں بدلنے کے لئے انتہائی خوش نما دلائل ایجاد کر رہے ہیں۔چند امریکی ڈالروں کے علاوہ جو تنخواہ مشاورتی فیس کے طور پر ان میں تقسیم کی جاتی ہے اس کے عوض ان لوگوں نے پاکستانیوں کے ذہنوں کو زہر آلود کرنے کیلئے خود کو وقف کر رکھا ہے۔

جبکہ ملالہ پر حملہ کرنے والوں کی شناخت رحمٰن ملک نے ابھی تک نہیں کی۔یہ لوگ شناخت بھی نہیں ہو سکتے کیونکہ یہ سازش بلیک واٹر کی ایجنسیوں کی ہے جبکہ نام نہاد طالبان کے ترجمان فضل اللہ اور سرتاج دین تو افغانستان کے صوبہ نورستان سے حملہ آور ہو رہے ہیں۔کیا حکومت اور پاکستان کی ایجنسیوں نے بغیر تصدیق کئے یہ یقین کرلیا کہ ملالہ پر حملہ افغان ایجنٹوں یا شمالی وزیرستان کے تخریب کاروں نے کیا ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

ملالہ کا کارنامہ

ملالہ روشن پاکستان کا خوبصورت چہرہ، فخر کا نشان اور امید کا استعارہ ہے۔ وہ لڑکیوں کے تعلیمی حقوق، آزادی اظہار اور سیاسی و سماجی جبر کے خلاف جدوجہد کی ایک قابل تحسین و قابل تقلید روشن مثال اور بے خوفی کا معتبر حوالہ بن کر سامنے آئی ہے جس کی سزا اسے وحشیانہ حملہ کی صورت میں بھگتنا پڑی ہے۔ ملالہ کے والدین نے اس کا نام قندھار (میوند) کی سرفروش شہید مجاہدہ ملالہ کے نام پر رکھا تھا جس نے 1880ء کی جنگ میں بہادری اور سرفروشی کی داستان رقم کی تھی اور وہ آج افغان تاریخ کا ناقابل فراموش حصہ بن چکی ہے۔ نام کی یہی مناسبت اس کے خون میں سرایت کرگئی۔ وہ میدانِ جنگ میں افغان قوم کا پرچم لے کر تو نہ اتری لیکن ہاں ارض پاک پر اترنے والی جہالت اور دہشت گردی کیخلاف وہ اپنے قلم اور آنچل کا پرچم لے کر میدان عمل میں ضرور آ گئی۔ یہ وہ عجیب وقت تھا کہ علم کے گہواروں کے نذرِ آتش ہونے اور بموں سے اڑنے پر ایوان اقتدار کی غلام گردشوں میں بیٹھے بڑے بڑے سیاسی سورماؤں اور جبوں اور چوغوں والوں کی زبانیں گنگ تھیں اور اپوزیشن بھی جلسے جلوسوں میں زندہ اور مردہ باد کے نعرے لگانے میں مصروف تھیں۔ ایسے نازک وقت اور خاک وخون کے کھیل میں ایک نہتی کمسن لڑکی عزم و ہمت کا کوہِ گراں، اندھیرے

Marfat.com

اور تیرگی میں روشنی اور امید کی کرن بن کر نمودار ہوئی۔ اس کا ننھا نازک دل ذرا برابر بھی خوفزدہ اور مایوس نہیں ہوا۔ جب جنگجوؤں اور تعلیم دشمنوں نے سوات میں لڑکیوں کی تعلیم پر پابندی لگائی تو ملالہ نے کمسنی کے باوجود کمال جرأت اور بہادری کا مظاہرہ کیا اور مینگورہ سے ''گل مکئ'' کے نام سے 11 سال کی عمر میں بی بی سی کیلئے ڈائریاں لکھیں اور مسلسل لکھیں جن میں اس نے سوات اور علاقے کی ہم عمر طالبات کے مصائب و مشکلات کا تذکرہ کیا تھا۔ پاکستانی حکومت نے اسے سوات میں طالبان کے دورِ عروج میں بچوں کے حقوق کیلئے آواز بلند کرنے پر نقد انعام اور امن ایوارڈ سے نوازا تھا۔ ملالہ کو 2011ء میں انٹرنیشنل امن ایوارڈ سے بھی نوازا تھا۔ ملالہ کو 2011ء میں انٹرنیشنل چلڈرن پیس پرائز کیلئے بھی نامزد کیا گیا تھا۔ کمسن ملالہ پر بین الاقوامی اداروں نے دستاویزی فلمیں بھی بنائیں۔

اپنا نام خود سے ''گل مکئ'' رکھنے والی ملالہ کا دل گلے پھاڑ کر نعرے لگانے والے سیاستدانوں اور مفتیان دین کے مقابلے میں بدرجہا بڑا نکلا جس نے انتہائی مشکل اور نامساعد حالات میں بھی ہمت، حوصلے اور امید کا دامن نہیں چھوڑا۔ اس کا ننھا نازک دل سوات میں تباہ کیے جانے والے دو سکولوں کی تباہی پر سخت افسردہ تھا، اگرچہ دہشت گردی نے اس کے اور اس کی ہم عمر بچیوں کے خواب ریزہ ریزہ کر دیئے مگر اس نے انہی بکھرے خوابوں کی کرچیوں کو اپنی ننھی پوروں سے چن کر انہیں مجسم شکل میں قوم اور دنیا کے سامنے لانے کی عملی کوشش ضرور کی۔ ملالہ کے کوئی سیاسی عزائم نہ تھے۔ اسے نہ تخت چاہیئے تھا اور نہ تاج، وہ تو صرف اپنا تعلیم کا حق اور امن مانگتی

Marfat.com

ہے۔دہشت گردی کیخلاف جنگ کے نتیجہ میں پاکستان دنیا بھر میں کیا کم بدنام تھا کہ اس واقعہ نے منفی تاثر کو مزید اجاگر کیا ہے۔امن اور اسلام دشمن نہ صرف پاکستان کو بدنام کرنا چاہتے ہیں بلکہ اس کے ساتھ ہی وہ تعلیمی عمل کو روکنا چاہتے ہیں تاکہ انہیں اپنے مقاصد کی تکمیل میں آسانی ہو سکے۔

بچے اس سرزمین پر خدا کا قیمتی ترین تحفہ اور فرشتوں کا روپ ہوتے ہیں ۔اوران کی معصومیت ، بھولپن، مسکراہٹ آپ کی دن بھر کی تھکن کو پلک جھپکنے میں دور کر دیتی ہے۔ہم اس پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلمہ پڑھنے والے ہیں جنہوں نے فرمایا کہ ''جو بچوں پر رحم نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں''۔اس کے فرشتوں کے پروں سے ترشے اُجلے پیرہن پر خون کے دھبوں نے ہر صاحب اولاد کو تڑپا کے رکھ دیا ہے اور وہ اس کے والدین کی آنکھوں کی نمی اپنے قلب وجگر پر گرتے محسوس کر رہے ہیں۔تعلیم بلاتفریق مردوزن ہر انسان کا زیور ہے، جس سے آراستہ ہو کر وہ مکان و زمان کی حقیقتوں کو سمجھتا اور اس کا ادراک رکھنے کے قابل ہوتا رہے۔اسلام اور پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرد اور خواتین دونوں کیلئے تعلیم کو یکساں ضروری قرار دیا ہے۔آج جبکہ دیگر اقوام اسی تعلیم کو سیڑھی بنا کر دیگر سیاروں پر زندگی کھوجنے میں مصروف ہیں اور ہم اپنے بچے بچیوں کے سکولوں اور تعلیمی اداروں کو بموں سے اڑانے اور نذرِ آتش کرنے میں مصروف ہیں۔آخر یہ کون ہیں جو پاکستان کو دنیا کا پسماندہ ترین اور جہالت زدہ ملک بنانے کیلئے ہر انتہائی قدم اٹھانے پر تلے ہوئے ہیں۔انہی کارروائیوں کے نتیجہ میں اس طرح کی خبریں بھی شائع ہو رہی ہیں کہ آئندہ

Marfat.com

چند سال تک دنیا کے ہر دس میں ایک ناخواندہ بچہ پاکستانی ہوگا اور اگر اس صورتحال کا فوری تدارک نہ کیا گیا تو پاکستان دنیا کا سب سے ناخواندہ ملک بن سکتا ہے۔ امریکی اخبارات ملالہ یوسفزئی پر سفاکانہ حملہ کے حوالے سے پاکستان کے (خدانخواستہ) تاریک مستقبل کے بارے میں رپورٹس شائع کر رہے ہیں۔ سی این این کے انکشاف کے مطابق ملالہ نے اپنے مراسلات میں اس خوف کا اظہار کیا تھا کہ تعلیم کے حوالے سے اس کے عزم پر طالبان اس کا سر قلم کر سکتے ہیں۔ ٹائم میگزین نے بھی اسے حصولِ تعلیم کی متمنی لڑکیوں کو پریشان کرنے کی مثال قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے خطہ کے کشیدہ ماحول میں مزید اضافہ ہوگا۔

☆☆☆

Marfat.com

دیئے سے دیا

تورپیکئی ۔۔۔۔ ملالہ کی والدہ محترمہ

سوات کے پہاڑوں کی شہزادی ملالہ یوسف زئی کی تعلیم کے لئے بے ساختہ کوشش پر ہالینڈ کی بین الاقوامی تنظیم ''کڈز رائٹس'' کی جانب سے اسے انٹرنیشنل چلڈرن پیس پرائز کے لئے نامزد کیا گیا تو اس کی والدہ تورپیکئی کے جذبات وہی تھے جو ایک ماں کے اپنی بیٹی کو بین الاقوامی سطح کے اعزاز ملنے پر ہوتے ہیں۔ خوشی سے اس کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے تھے مگر اسے اس بات کی بھی خوشی تھی کہ اس کے شہر سوات (مینگورہ) میں امن واپس آ گیا تھا۔ اس شہر کے پہاڑ پھر سے سر اٹھائے امن کے ساتھ کھڑے تھے' دریا پر سکون تھے۔ باغوں سے ٹھنڈی ہوائیں آ رہی تھیں۔ جھرنے گنگناتے ہوئے اب پہلے کی طرح ڈر نہیں رہے تھے' یہاں کا شہد پہلے سے بھی زیادہ میٹھا ہو گیا تھا۔ اخروٹ' مونگ پھلی' خوبانی' سیب' آلوچے' آڑو اور بھی ذائقے دار ہو گئے تھے۔ لوگوں کو روزی روٹی کمانے کے ذرائع بھی وافر ملنے لگے تھے۔ حجاموں کی دکانیں، سی ڈی شاپس بھی کھل گئی تھیں۔ لوگ اپنے گھروں میں اب اونچی

Marfat.com

آواز میں ٹی وی سن سکتے تھے۔ مینگورہ کی بیٹیاں آزادی سے سکول و کالج آ جا رہی تھیں۔ معصوم بچوں کی آنکھوں سے خوف کے بادل چھٹ گئے تھے اور وہ طالبان فوج ٹائپ کی لکا میٹی کھیلنے کی بجائے چور سپاہی کا کھیل کھیلنے لگ گئے تھے۔

ملالہ کی والدہ کا نام تور پیکئی ہے۔ تور پیکئی پشتو زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے ''کالی زلفوں والی'' حالانکہ اس کے سر کے بال کالے نہیں ہیں' ایک ناخواندہ گاؤں کے گھٹے ہوئے ماحول میں پروان چڑھنے والی ایک سیدھی سادی سی عورت نے اپنی بیٹی ملالہ کو ایسی جرأت، بہادری کا درس کیسے دیا؟ نامساعد حالات سے لڑنا کیسے سکھایا؟ تو اس کا جواب یہی ہے کہ ماں خواندہ یا ناخواندہ نہیں' ماں تو صرف ماں ہوتی ہے اور جو درس بچے کو ماں دیتی ہے بچہ اسی سبق کو لے کر آگے بڑھتا ہے۔ لیکن چونکہ تعلیم انسان کو بناتی اور سنوارتی ہے اس لئے تور پیکئی نے نہ صرف اپنی بیٹی ملالہ کو زیادہ سے زیادہ پڑھانے کا فیصلہ کیا بلکہ خود بھی اسی کے ساتھ سکول جانے لگی اور جلد ہی اپنی بیٹی کی طرح وہ بھی اردو اور انگریزی لکھنا اور پڑھنا سیکھ گئی حساب کتاب میں ماہر ہوگئی اب وہ بازار جاتی ہے تو اشیائے ضروریہ خریدتے وقت ان کے لیبلز پر لگے ٹیگز خود ہی پڑھ لیتی ہے۔

تور پیکئی کی شادی ضیاءالدین یوسف زئی سے انتہائی کم عمری میں ہی کر دی گئی تھی اور وہ پڑھ نہیں سکی تھی لیکن اس نے اپنے ہاں اولاد پیدا ہونے سے پہلے ہی پکا ارادہ کرلیا تھا کہ وہ ضرور پڑھے گی۔ اور اپنی اولاد چاہے وہ بیٹے ہوں یا بیٹیاں ان کو بلا تخصیص اعلیٰ تعلیم دلوائے گی۔

Marfat.com

تورپیکئی کے والد محترم ملک جانسر خان اپنے دور کے معتبر شخص تھے' وہ شانگلہ جرگہ کمیٹی کے سربراہ تھے۔ اپنے والد سے تورپیکئی کو بہادری اور جرأت کا جو درس ملا تھا وہ اس نے اپنی بیٹی ملالہ کو دیا اور شادی کے بعد جب وہ شانگلہ سے مینگورہ آئی تو مینگورہ میں اس کے شوہر ضیاء الدین نے ہی مینگورہ میں تعلیم عام کرنے کی بنیاد رکھی۔ آج یہ بنیاد ایک مضبوط عمارت کی صورت میں موجود ہے اور اس وقت کا قائم کیا ہوا ان کا سکول اب مینگورہ کا بہترین سکول ہے اور ملالہ اسی سکول میں پڑھتی رہی ہے' اس طرح بہادری اور تعلیم تو تورپیکئی کے گھر میں رچ بس گئی ہے۔ ان انتہائی خراب حالات میں جب تعلیمی ادارے بموں سے اڑائے جا رہے تھے تورپیکئی نے اپنی بیٹی کو سکول جانے اور مینگورہ کے حالات عیاں کرنے کی اجازت پوری دلیری اور بہادری سے دی تھی۔ بالکل اسی طرح جس طرح ملالئی آف میوند نے اپنے محبوب کو افغان برطانیہ جنگ میں شہادت حاصل کرنے کی تاکید کی تھی۔ تورپیکئی صرف اللہ سے ڈرتی ہے موت سے نہیں ڈرتی اور اس نے اپنی بیٹی کو بھی صرف خوف خدا کی تاکید کی تھی۔ اس نے اپنی تمام اولاد کو یہ سبق دے رکھا ہے کہ جب تم سمجھو کہ تم ٹھیک ہو اور تمہارا کوئی عمل انسانیت کی بھلائی کے کام آ سکتا ہے اور تمہارا سچ کئی جھوٹوں کو ناکام اور خوار کر دے گا تو اس راستے پر بے خطر چلتے رہو' آپ کو نیکی اور بھلائی کے کام صلے اور ستائش کی توقع رکھے بغیر جاری رکھنے چاہئیں' ہمیشہ اپنے رب سے قریب اور جھوٹ، منافقت اور بزدلی سے دور رہو۔ بلاشبہ تورپیکئی کے بچے اس کی دی ہوئی تعلیم و تربیت کا بہترین نمونہ ہیں۔

Marfat.com

ملالہ کے دو بھائی بھی ہیں جن کے نام خوش حال اور اتل ہے۔تور پیکئی نے ملالہ اور ان دونوں بھائیوں میں تعلیم ، کھانے پینے ، ملنے جلنے اور زندگی کے تمام معاملات میں کوئی فرق، تضاد یا امتیاز نہیں رکھا۔تور پیکئی کا یہ بھی خیال ہے کہ وہ اپنے علاقہ کی روایت کے مطابق ملالہ کی شادی کم عمری میں ہی نہیں کردے گی بلکہ جب تک وہ اپنی تعلیم مکمل نہیں کر لیتی وہ اس کی شادی نہیں کریں گی۔تور پیکئی کی یہ بھی خواہش ہے کہ اس کی بیٹی ملالہ اپنے شہر سوات میں تعلیم عام کرنے کا مشن پورا کرے۔

☆☆☆

Marfat.com

روشن خیال ضیاء الدین یوسف زئی

ذرائع کا کہنا کہ ملالہ پر حملے کی آڑ میں بعض این جی اوز نے اسلامی شعائر پر تنقید اور دینی مدارس اور طالبان کے خلاف نازیبا کلمات استعمال کر کے پورے واقعہ کو متنازعہ بنادیا ہے جس کی وجہ سے لوگ اب ملالہ کے والد ضیاء الدین کو اس واقعہ کا ذمہ دار قرار دے رہے ہیں کہ انہوں نے اپنی بیٹی کو اپنے مقاصد کیلئے استعمال کیا، جس کا نقصان پورے معاشرے کو اٹھانا پڑا ہے۔ ذرائع کے مطابق ضیاء الدین کے والد کا تعلق ضلع شانگلہ کے علاقے کانگڑہ شاہ پور سے ہے اور ان کے دادا والی سوات کی عدالت میں قاضی تھے۔ ضیاء الدین کے والد ایک عالم دین اور جمعیت علماء اسلام (ف) کے مقامی رہنما تھے لیکن ایک علمی اور مذہبی گھرانے سے تعلق کے باوجود ضیاء الدین دور طالب علمی میں کمیونسٹ نظریات کی حامل عوامی نیشنل پارٹی کی ذیلی تنظیم پختون اسٹوڈنٹس فیڈریشن میں شامل ہو گئے تھے جس پر ان کے والد نے ناراض ہو کر انہیں گھر سے نکال دیا تھا۔ بعد ازاں ضیاء الدین نے سوات میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ اس دوران ضیاء الدین کا عوامی نیشنل پارٹی کے ساتھ تعلق تو رہا لیکن وہ اے این پی کی سیاسی سرگرمیوں میں فعال نہیں رہے، بلکہ اپنے خوشحال پبلک اسکول و کالج کے معاملات کو ہی دیکھتے رہے۔ یہ اوسط درجے کا ایک پبلک اسکول ہے۔ اس اسکول کو

Marfat.com

سوات آپریشن تک نہ تو طالبان نے کوئی دھمکی دی اور نہ اسے بند رکھا۔ تاہم بعدازاں آپریشن کے دوران یہ اسکول بند رہا اور ضیاء الدین خاندان سمیت اپنے آبائی گاؤں چلے گئے تھے۔ آپریشن ختم ہونے کے بعد وہ واپس سوات آ گئے، تاہم بعد کے حالات اور بی بی سی پر ملالہ کی ڈائریوں سے ان کی بیٹی کو شہرت ملی اور ضیاء الدین نے اس شہرت کو ہر طرح سے استعمال کرنا شروع کر دیا، جس کے خطرناک نتائج سامنے آئے۔

ذرائع کے مطابق ضیاء الدین کے خاندان کے دیگر افراد کا تعلق آج بھی جے یو آئی کے ساتھ ہے اور والد کی جانب سے گھر سے بے دخل کیے جانے کے بعد آج تک ضیاء الدین کا اپنے آبائی گھر میں داخلہ بند ہے، حالانکہ ان کے والد کا 2007ء میں انتقال ہو چکا ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ ضیاء الدین زمانہ طالبِ علمی سے ہی شہرت کے بھوکے ہیں۔ اپنے خیالات اور نظریات کی وجہ سے وہ آج بھی اپنے خاندان سے دور ہیں۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ سوات آپریشن میں 25 لاکھ سے زائد افراد متاثر ہوئے۔ اپنے گھر بار، کھیت، کھلیان اور کاروبار چھوڑ کر مہینوں کیمپوں میں مصیبتیں جھیلیں، لیکن اپنا دکھ درد پختون روایات کے مطابق اپنے سینوں میں چھپائے رکھا، اسے مالی منفعت اور شہرت کیلئے استعمال نہیں کیا، جبکہ اس کے برعکس ضیاء الدین نے شہرت کے حصول کیلئے اپنی بچی ملالہ یوسف زئی کے ذریعے مختلف اداروں، این جی اوز اور میڈیا تک رسائی حاصل کر لی۔ سوات آپریشن کے خاتمے کے بعد متاثرین واپس اپنے گھروں کی مرمت اور کاروبار کی بحالی میں مصروف ہو گئے اور ان کے

Marfat.com

برعکس ضیاء الدین اپنے اسکول کیلئے فنڈز اکٹھے کرنے اور این جی اوز سے پیسے بٹورنے لگے۔

مقامی ذرائع کا کہنا ہے کہ ضیاء الدین نے محض دولت وشہرت کیلئے اپنی بیٹی کی زندگی داؤ پر لگا دی ہے۔ضیاء الدین کے ایک قریبی رشتہ دار کا کہنا ہے کہ ملالہ کے علاج کیلئے بیرون ملک روانگی کے بعد ضیاء الدین کی فیملی سے ہمارا کوئی رابطہ نہیں ہے، کیونکہ ان کے فون نمبر بند مل رہے ہیں۔شاہ پور میں مقیم ضیاء الدین کے رشتہ داروں کا کہنا ہے کہ وہ صرف سوات آپریشن کے دوران یہاں آئے تھے۔ان کا یہاں آنا جانا نہیں ہے کیونکہ طویل عرصے سے خاندان کے ساتھ ان کا تعلق واجبی سا ہے۔رشتہ داروں کا کہنا تھا کہ ضیاء الدین کے والد عالم دین تھے اور انہوں نے اپنے بیٹے کے نظریات کی وجہ سے خاندان کے تمام افراد کو ضیاء الدین سے میل جول رکھنے سے سختی سے منع کیا ہوا تھا۔دوسری جانب ملالہ پر قاتلانہ حملے کے بعد جانبدارانہ اور غیر ذمہ دارانہ میڈیا کوریج پر پاکستان کے سیکولرز اور مذہبی طبقات کے درمیان کشیدگی بڑھ گئی جبکہ بعض جگہ جھڑپیں ہونے کی اطلاعات بھی ملی ہیں۔ملالہ کے خلاف بولنے پر جماعت اسلامی اور اے این پی کے کارکنوں میں اس وقت جھڑپ ہوگئی جب جندول لوئر دیر میں ایک جنازے کے موقع پر جماعت اسلامی کے سابق ضلعی امیر مولانا گلاب نے ملالہ کے ساتھ زخمی ہونے والی بچیوں کو نظر انداز کرنے پر حکومت پر تنقید کی تو وہاں موجود اے این پی کے کارکن مشتعل ہو گئے،جس پر اے این پی کے سابق ناظم حاجی عنایت اور تحصیل منڈا کے صدر فضل محمود نے مولانا گلاب کو تقریر سے روک

Marfat.com

دیا۔اس دوران دونوں جماعتوں کے کارکن ایک دوسرے سے لڑ پڑے تھے،تاہم علاقے کے مشران نے معاملہ رفع دفع کر دیا۔ادھر میڈیا کی یک طرفہ رپورٹنگ کے حوالے سے طالبان ذرائع کا کہنا ہے کہ ان کی بات سننے کیلئے کوئی تیار ہی نہیں ہے اور جولوگ اس مسئلے کی حقیقت تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں یا طالبان ترجمانوں کی باتیں شائع یا نشر کرنا چاہتے ہیں،انہیں طالبان کا حامی قرار دیا جارہا ہے۔

ادھر ملالہ کی بیرون ملک روانگی سے قبل اس کی صحت کے حوالے سے آئی ایس پی آر کے ذرائع کا کہنا تھا کہ اس کی حالت خطرے سے باہر نہیں تھی اور اب تک اسے مصنوعی تنفس پر زندہ رکھا گیا تھا۔ملالہ کو بیرون ملک منتقل کرنے کے اخراجات حکومت پاکستان نے برداشت کیے ہیں۔دوسری جانب ملالہ کے خاندانی ذرائع کا کہنا ہے کہ جب ملالہ کو سوات سے پشاور سی ایم ایچ منتقل کیا گیا تو سی ایم ایچ کے ڈاکٹروں نے ملالہ کے والد کو بتایا تھا کہ یہاں بین الاقوامی معیار کی تمام سہولتیں میسر ہیں۔اب یہ آپ پر منحصر ہے کہ اپنی بیٹی کا علاج یہاں کراتے ہیں یا اسے بیرون ملک لے جاتے ہیں۔ذرائع کے مطابق بعض حلقوں کی جانب سے اس وقت بھی ملالہ کے خاندان پر دباؤ ڈالا جارہا تھا کہ ملالہ کا بیرون ملک علاج کرایا جائے۔

پھر فوری طور پر ملالہ کو آرمڈ فورسز انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی راولپنڈی منتقل کیا گیا،جہاں پشاور سے بھی زیادہ جدید سہولیات میسر تھیں اور درجنوں ڈاکٹر لمحہ بہ لمحہ ملالہ کی حالت کا جائزہ لے رہے تھے۔اسے احتیاطاً مصنوعی تنفس دے کر بے ہوشی کے عالم میں رکھا گیا تھا تاکہ اس کی دماغی حالت کا اندازہ لگایا جاسکے کیونکہ گولی لگنے سے ملالہ کے سر کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی اور اس کے دماغ میں خراش آئی

Marfat.com

تھی۔ڈاکٹروں کے مطابق ''ٹمپرول'' دماغ کا وہ حصہ ہوتا ہے جو جسمانی حرکات کو کنٹرول کرتا ہے۔ملالہ کے دماغ کا یہ حصہ کام کررہا ہے کیونکہ جب وہ ہوش میں آئی تو ڈاکٹر نے اس سے کہا کہ تم اپنی پلکیں جھپکاؤ تو اس نے اپنی پلکیں جھپکائیں اور ہاتھ پاؤں کو حرکت دی۔اس کے والد سامنے ہی کھڑے تھے۔ڈاکٹر نے پوچھا،ان کو جانتی ہو تو اس نے آنکھوں کے اشارے سے ہاں میں جواب دیا،پھر ڈاکٹر نے ملالہ سے کہا کہ مٹھی بناؤ تو اُس نے مٹھی بنا کر دکھائی لیکن دماغ کے زخم کو دیکھتے ہوئے ملالہ کو مسلسل وینٹی لیٹر پر رکھا گیا اور نفسیاتی کیفیت کو بگڑنے سے بچانے کیلئے خواب آور ادویات دی جاتی رہیں۔اس دوران پاک فوج کے ڈاکٹرز انتہائی توجہ سے ملالہ کا علاج کررہے تھے۔ملالہ کی 9 اکتوبر سے 15 اکتوبر تک انتہائی توجہ سے دیکھ بھال کی گئی۔نیوروسرجری کا نازک آپریشن پشاور میں کیا گیا جس میں ملالہ کے سر سے گولی نکالی گئی اور اس آپریشن کی بین الاقوامی ماہرین نے بھی تعریف کی،اگرچہ ملالہ کی طبعی حالت دیکھتے ہوئے جو فیصلہ کریں گے وہ انہیں قبول ہوگا۔ملالہ کے والدین اے ایف آئی راولپنڈی میں بھی ملالہ کے علاج سے مطمئن تھے لیکن ذرائع کے مطابق حکومت ملالہ کے بیرون ملک علاج پر مسلسل دباؤ ڈال رہی تھی،لہٰذا پاکستانی اور غیر ملکی ڈاکٹروں کی مشاورت کے بعد متحدہ عرب امارات سے ایئر ایمبولینس منگائی گئی اور ملالہ کو برطانیہ لے جانے کا فیصلہ کیا گیا۔اب ان اطلاعات کے پس منظر میں کہ ملالہ کے والد نے اپنی بیٹی کو امریکہ اور طالبان مخالف طاقتوں کو راضی کرنے کے لئے بارود کی دنیا میں جھونکا اور اس اطلاع کے مدنظر وہ اپنی سکیم میں کامیاب نظر آتے ہیں۔

☆☆☆

Marfat.com

یہ طالبان نہیں!

ہر روز امریکہ کی سر پرستی میں آلہ کاروں پر مشتمل نئے نئے طالبان گروپ جنم لے رہے ہیں یہ بات بھی ریکارڈ پر ہے کہ افغانستان میں برسرپیکار طالبان کے سربراہ ملا عمر بار بار یہ کہہ چکے ہیں کہ ان پاکستانی طالبان سے ان کا کوئی تعلق نہیں جو مساجد اور شہروں میں بم دھماکے کر کے معصوم زندگیوں سے کھیل رہے ہیں۔ مغربی میڈیا نے اپنے ہی پروردہ لوگوں کے ہاتھوں کارروائیوں کو اس قدر بڑھا چڑھا کر پیش کیا کہ ایک وقت ایسا بھی آیا جب یہ محسوس ہونے لگا تھا کہ دہشت گرد اسلام آباد تک پہنچنے والے ہیں اور مغربی میڈیا دنیا کو یہ باور کرانے پر مصر تھا کہ دشمن پاکستان کے ایٹمی پروگرام کو لپیٹنے کی تیاری میں تھے لیکن پاکستان کی بہادر فوج نے دشمن کے ارادوں کو بھانپتے ہوئے سوات سے دہشت گردوں کا صفایا کر کے امن بحال کیا۔ امریکہ نے سرحدی علاقوں میں جرائم پیشہ افراد کا جو گروہ پال رکھا ہے وہ امریکہ کی شہ پر پاکستان کے سرحدی علاقوں میں درجنوں حملے کر کے تعلیمی اداروں کو تباہ اور معصوم لوگوں کو قتل کرنے کے مرتکب ہو چکے ہیں پاکستان میں دہشت گردی کے مرتکب نام نہاد پاکستانی طالبان دراصل امریکہ کے پروردہ ہیں جن کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے نہ پاکستان سے اس لئے پاکستانی عوام اور حکومت کو اب یہ کھل کر بات کرنی ہوگی کہ پاکستان میں ملالہ پر حملے سمیت پاکستان میں دہشتگردی اور ٹارگٹ

Marfat.com

کلنگ کے واقعات کے پیچھے امریکہ اور اس کے اتحادیوں کا ہاتھ ہے جس کے پیچھے چھپے مقاصد بھی عیاں ہیں جسے روکنے کیلئے عوام اور حکومت کو ایک مؤقف اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ ورنہ یہاں کئی ملالہ یوسف زئی ملک دشمن عناصر کے مذموم ارادوں کی تکمیل کی بھینٹ چڑھتی رہیں گی۔

پاکستان سے امریکہ سمیت کئی عالمی طاقتوں کے مفادات وابستہ ہیں اور یہ طاقتیں عالمی بساط پر نئی نئی چالیں چلنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتیں اور ہم ایک ایسی قوم ہیں جسے ٹرک کی بتی کے پیچھے لگانا بہت آسان ہے۔ ہم اتنے جذباتی ہیں کہ فوراً ہی جذبات میں آ کر انتہا کی حدود کو چھونے لگتے ہیں اب یہ بحث فضول ہے کہ ملالہ کون تھی؟ اس نے سوات میں طالبان کے خلاف آواز کیوں اٹھائی؟ اور یہ کہ اس پر حملہ کرنے والے واقعی طالبان تھے یا پھر یہ کہ اس کا آئیڈیل امریکی صدر باراک اوبامہ کیوں ہے؟ اصل مسئلہ جس پر پاکستانی قوم کو غور کرنا چاہیے وہ یہ ہے کہ ملالہ پر حملے کی آڑ میں کون اپنے مفادات کی تکمیل کرنا چاہتا ہے اور اس ضمن میں پاکستانی قوم کو بھی ہم نوا اور ہم زبان بنایا جا رہا ہے۔ ایک اور اہم سوال جو کئی پاکستانیوں کے ذہن میں گردش کر رہا ہے وہ یہ کہ ملالہ پر حملے کے فوراً بعد اس کی اتنی زیادہ تشہیر کیوں کی گئی؟ الیکٹرانک میڈیا تو چوبیس گھنٹے پل پل کی خبریں دے رہا ہے اور خبرنامے کے پہلے پندرہ منٹ بھی اسی سٹوری کو کور کیا جاتا ہے۔ یہ درست ہے کہ ملالہ ایک پاکستانی لڑکی ہے اس قوم کی بیٹی ہے اور اس نے جہالت کے خلاف علم اُٹھا کر کوئی جرم بھی نہیں کیا لیکن یہ کیا کہ اس واقعے کے بعد امریکی صدر اوباما بھی خصوصی دلچسپی لے رہے

Marfat.com

ہیں۔امریکی صدر کا اس واقعے پر اتنی دلچسپی لینا کیا ظاہر کرتا ہے۔چہ جائیکہ پاکستانی حکومت بھی اتنی ہی دلچسپی کا اظہار کر رہی ہے جتنا کہ امریکہ کر رہا ہے۔لہٰذا جونہی واقعہ سامنے آیا فوراً ہی یہ بیانات سامنے آنا شروع ہو گئے کہ دہشت گردوں کا صفایا ضروری ہے۔شمالی وزیرستان میں آپریشن کا وقت آ گیا ہے اور اب آپریشن ناگزیر ہے۔

ملالہ پر حملے سے قبل عمران خان نے ڈرون حملوں کے خلاف ٹانک تک احتجاج کیا اور ریلی نکالی۔عمران خان کے ساتھ لوگوں کی اچھی خاصی تعداد موجود تھی اور اس احتجاج کے فوراً بعد ہی اس واقعے کا پیش آنا اس بات کی دلیل ہے کہ حالات و واقعات کو کس طرح موم کی ناک کی طرح آگے پیچھے، دائیں یا بائیں موڑا جاتا ہے۔پاکستانی قوم کو بھیڑ چال میں آنے کے بجائے اس وقوعے کے اسباب ومحرکات پر غور کرنا ہوگا کہ ملالہ پر حملہ کرنے والے ماسٹر مائنڈ نے ایک تیر سے کئی شکار کئے ہیں۔یہ سمجھنا مشکل ضرور ہے لیکن ذرا سا غور کیا جائے تو یہ بات بہت آسانی کے ساتھ سمجھ میں آ جاتی ہے کہ گزشتہ کئی ماہ سے پاکستان میں امریکہ کے خلاف نفرت بڑھ رہی تھی۔ڈرون حملوں کا قصہ پہلے ہی چل رہا تھا کہ گستاخانہ فلم کا واقعہ پیش آ گیا۔اس شرانگیز فلم نے نہ صرف اسلامی دنیا بلکہ پاکستان کے عوام کو اتنا مشتعل کر دیا کہ ہر روز اس فلم کے خلاف احتجاج ہونے لگا۔امریکہ کیخلاف نعرے لگتے اور بحیثیت مجموعی مسلمان ہونے کے ناطے ہر پاکستانی امریکہ سے نفرت کے جذبات پال رہا تھا۔ امریکہ کو اس بات کا بخوبی اندازہ تھا کہ ملالہ واقعہ پر پاکستانی قوم کا ردعمل خود امریکہ کے حق میں ہی ہوگا۔اور ہوا بھی یہی کہ اس واقعے سے امریکہ اور پاکستان میں اس

Marfat.com

کے فیورٹس نے خوب فائدہ اٹھایا اور اس واقعے کی اس طرح تشہیر کی گئی کہ گستاخانہ فلم اور ڈرون حملوں کے خلاف احتجاج پس منظر میں چلا گیا' ساتھ ہی ساتھ قوم کو ذہنی طور پر تیار کیا جا تا رہا ہے کہ اب شمالی وزیرستان میں آپریشن ناگزیر ہو گیا ہے اور اب ایسے آپریشن کا وقت آ گیا ہے تاکہ جب آپریشن کا آغاز ہو تو کوئی رکاوٹ، مزاحمت، ردِعمل کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اس کی وجہ بڑی سیدھی سادھی ہے کہ اس سے قبل جب قبائلی علاقوں میں آپریشن ہوا تھا تو ہمارے سینکڑوں فوجیوں نے جامِ شہادت نوش کیا اور ظاہری بات ہے کہ ردِعمل کے طور پر پاکستان کے کئی شہروں میں خودکش حملے بھی ہوئے۔ ان حملوں میں پاکستانی قوم ہی کے افراد شہید ہوئے۔ لہٰذا آپریشن کا ردِعمل تو اپنی جگہ تھا ہی جو جانی مالی نقصان ہوا وہ الگ ہے اب اگر وزیرستان میں آپریشن کیا جاتا ہے تو اس کا ردِعمل کیا ہوتا ہے۔ یہ بھی حکومت کو سوچنا چاہیے کہیں یہ نہ ہو کہ پھر سے ردِعمل کے طور پر بم دھماکے یا خودکش حملے شروع ہو جائیں۔ یعنی ایک طرف امریکہ ڈرون حملے سے مارے گا تو دوسری طرف آپریشن اور تیسری طرف ردِعمل کے طور پر تباہی و بربادی۔ فائدے میں کون رہے گا' امریکہ' لیکن نقصان میں کون رہے گا پاکستان۔ شمالی وزیرستان میں آپریشن والا مسئلہ بہت نازک ہے یہ آپشن استعمال کرتے وقت سو مرتبہ سوچنا پڑے گا کیوں کہ امریکہ یہ نہیں چاہتا کہ پاکستان میں استحکام پیدا ہو۔ ماضی کے اوراق پلٹیں تو پتہ چلتا ہے کہ امریکہ نے نہ صرف کئی مواقع پر پاکستان کو دھوکا دیا ہے بلکہ اسے زبردست نقصان بھی پہنچایا ہے۔ امریکہ پروپیگنڈا پالیسی میں بہت ماہر ہے۔ اس نے جس ملک میں اگر کچھ کرنا ہوتا ہے پہلے

Marfat.com

وہاں پروپیگنڈا کرتا ہے تاکہ وہاں کی عوام کو کسی بھی ایشو کے نتائج کے حق میں اپنا ہم نوا بنایا جا سکے۔ قارئین کو اچھی طرح یاد ہوگا جب امریکہ نے عراق پر حملہ کرنا تھا تو صدر صدام حسین (مرحوم) پر ممنوعہ ہتھیار رکھنے کا الزام لگایا گیا اور اس کا دنیا بھر میں پروپیگنڈا کیا گیا۔ لیکن وہاں سے برآمد کیا ہوا کچھ بھی نہیں؟ اسی طرح جب اسامہ بن لادن کو ایبٹ آباد میں شہید کرنے کا دعویٰ کیا گیا تو جسدِ خاکی بھی کسی کو نہیں دکھایا گیا لیکن ہم سب نے مان لیا کہ اسامہ بن لادن واقعی ہی ان کے حملے کے وقت شہر ایبٹ آباد پاکستان میں موجود تھے اور انہیں مار دیا گیا؟ اگر امریکہ اپنے دعوے میں سچا تھا تو اس نے اسامہ بن لادن کی تصاویر کیوں نہ شائع کیں یا اس آپریشن کی ویڈیو کیوں نہ جاری کی؟ ہماری حکومت بھی ایسی سیدھی سادھی ہے کہ اس واقعے پر چند دن شور مچا کر خود ہی خاموش ہوگئی، ریمنڈ ڈیوس کا قصہ کسے یاد نہیں جسے ڈرامائی طریقے سے یہاں سے فرار کروایا گیا۔ اس میں بھی ہماری حکومت کی نیم رضامندی شامل تھی ورنہ ریمنڈ ڈیوس کی کیا جرأت تھی کہ وہ یہاں سے بھاگ جاتا لیکن یہ پاکستان ہی کی تاریخ میں ہوا؟ نیٹو سپلائی کی بحالی کیلئے کئی پاپڑ بیلے گئے اور آخر کار امریکہ نے اپنی بات منوالی اور نیٹو سپلائی بحال کر دی گئی اور اب امریکہ شمالی وزیرستان میں آپریشن کیلئے دباؤ ڈال رہا ہے اور ملالہ جیسا واقعہ پیش آنے کے بعد تو یہ دباؤ اور بھی بڑھ گیا ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ ماضی کی طرح حکومت پھر امریکہ کے سامنے گھٹنے ٹیک دے گی یا پھر سینہ سپر ہو جائے گی۔ کئی ماہرین کی یہ رائے بڑی صائب ہے کہ پاکستان کو اپنے فیصلے خود کرنا چاہئیں۔ امریکہ بہت شاطر دشمن ہے اور ہم سادہ لوح قوم، اسی امریکہ کے پڑوس

Marfat.com

میں وینزویلا کا صدر ہیگو شاویز اس کا بدترین دشمن ہے۔امریکہ اس کے خلاف آپریشن کیوں نہیں کرتا۔وہ صرف اسلامی ممالک میں ہی جنگ' آپریشن اور ڈالرز کے بدلے دنگا فساد پھیلانے پر کیوں تلا ہوا ہے امریکہ کو یاد رکھنا چاہیے کہ عزت بنانے کیلئے ماہ وسال لگتے ہیں لیکن ذلالت کیلئے صرف ایک لمحہ ہی کافی ہوتا ہے۔

تاریخ گواہ ہے کہ امریکہ جس ملک سے کوئی کام یا مفاد لینا چاہے پہلے اس ملک کو دوسرے ملک سے لڑواتا ہے اور اگر لڑوا نہ سکے تو اس ملک کے اندر مختلف ایشوز پیدا کرتا ہے اور پھر ایشوز کے نتائج اپنے حق میں کرواتا ہے اور مجموعی نتائج حاصل کر کے اس ملک کو وہ نقصان پہنچاتا ہے کہ وہ ملک ہمیشہ کے لئے امریکہ کا پٹھو بن جاتا ہے اور اس ملک کے حکمران چاہے کوئی بھی ہوں اس کے کاسہ لیس بن جاتے ہیں۔

☆☆☆

Marfat.com

ملالہ واقعہ تبدیلی کا نکتہ ءآغاز

پوری قوم اس حملے کے بعد صدمے کی حالت میں ہے۔جبکہ پوری دنیا نے اس حملے کو خوفناک قرار دیتے ہوئے ملالہ کے مشن کے ساتھ اظہار یک جہتی کیا لیکن بڑا سوال یہ ہے کہ آیا یہ واقعہ حکمرانوں اور اسٹیبلشمنٹ کی مذہبی انتہا پسندی اور جنونی گروپوں کے حوالے سے پالیسیوں میں بڑی تبدیلی لاسکتا ہے؟

فوجی قیادت نے دہشت گردی کی لعنت کے خلاف جنگ کے عزم کا اظہار کیا ہے جبکہ چیئر مین جوائنٹ چیف آف سٹاف کمیٹی جنرل خالد شمیم وائیں کی صدارت میں اجلاس کے بعد آئی ایس پی آر کی جانب سے ایک جاری کردہ بیان میں کہا گیا کہ مسلح افواج دہشتگردی کے خاتمے کیلئے کسی بھی قسم کی قربانی کیلئے تیار ہیں اس سے قبل بدھ کو آرمی چیف جنرل اشفاق پرویز کیانی نے پشاور میں سی ایم ایچ ہسپتال کے دورہ کے موقع پر انہی خیالات کا اظہار کیا تھا۔ان کا کہنا تھا کہ ہم دہشت گردی کے سامنے سر نہیں جھکائیں گے،ہم کسی بھی قیمت پر لڑیں گے اور انشااللہ کامیابی حاصل کریں گے۔

قوم کے ذہن میں 65ویں یوم آزادی کے موقع پر جنرل کیانی کی وہ تقریر تازہ ہوگئی جس میں ان کا کہنا تھا کہ انتہا پسندی اور دہشتگردی کے خلاف جنگ ہماری

Marfat.com

اپنی جنگ ہے اور ہم اس جنگ میں صحیح ہیں، اس بات میں کوئی شک نہیں ہے بصورت دیگر ہم تقسیم ہو جائیں گے اور سول وار کی طرف چلے جائیں گے، ہمارے ذہن اس معاملے میں صاف ہونے چاہئیں۔لیکن یہ جنگ گنجائش اور نتائج میں بہت وسیع ہے۔آخر کار تمام جنگوں کی طرح یہ بھی لوگوں کے ذہنوں میں لڑی جائے گی۔ایک بہت اہم پہلو یہ ہے کہ جنگ کا اصل مطلب کیا ہے، حقیقتاً ''طالبان'' نے ملالہ کو نشانہ بنانے کی ذمہ داری قبول کر لی ہے اور وہ اس حملے کا جواز پیش کرنے کی ناکام کوشش بھی کرتے رہے۔

اس لحاظ سے ملالہ اور طالبان ملک میں طویل عرصے سے پروان چڑھتی نظریاتی خلیج کی دو انتہاؤں کو ظاہر کرتے ہیں۔چونکہ وہ لوگ جو طالبان کے نظریات سے متاثر ہیں ان کیلئے اس بزدلانہ فعل کا جواز پیش کرنا ناممکن ہے، اس لئے وہ اس وقت دفاعی پوزیشن اختیار کرنے پر مجبور ہیں۔لیکن جس طرح سابق امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے جواب دیا اور وہ اگر مگر کی صورت میں جو کہنا چاہ رہے ہیں وہ دیکھنے کے لائق ہے۔جو بات اس معاملے میں کہی جا رہی ہے۔وہ یہ بھی ہے کہ ملالہ پر حملے کی کھلے عام مذمت کی جا رہی ہے لیکن کیا ڈرون حملوں میں خواتین اور بچوں کی ہلاکتیں بھی ویسا ہی ظلم اور بربریت نہیں؟ اس بات سے قطع نظر کہ کس طرح ڈرون حملوں کا سامنا کیا جا رہا ہے جو لوگ یہ حملے کر رہے ہیں یعنی امریکی اس بات کا دعویٰ نہیں کرتے کہ وہ خواتین اور بچوں کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ملالہ کے کیس میں دوٹوک الفاظ میں اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ اس حملے کا خصوصی مقصد ان کا انتقام تھا۔

Marfat.com

طالبان کے نقطہ نظر سے ملالہ ان نظریات کیلئے خطرہ ہے جو وہ پیش کرتے ہیں۔وہ جانتے ہیں کہ جب چھوٹی بچیاں سکول جائیں گی اور خواتین خودمختار ہو جائیں گی تو ان کی علم دشمنی پر مبنی حکومت تباہ ہو جائے گی۔

طالبان کے ساتھ مذاکرات والا معاملہ سوالات کی زد میں ہے کہ طالبان اس طرح کی بزدلانہ کارروائیوں میں بہت نیچے گر گئے ہیں۔عمران خان کی مثال لیجیے جن پر کالم نویس اکثر طالبان سے مذاکرات کی حمایت میں ان پر ''طالبان خان'' کا لیبل لگاتے ہیں۔عمران خان اپنی جگہ صحیح ہیں جب وہ کہتے ہیں کہ فوجی آپریشن مسئلے کا حل نہیں۔ایک بار پھر یہی کہنا پڑے گا، کیا پاکستان میں خیالات کی جنگ کا فقدان پایا جاتا ہے؟، اور یہی ایک مناسب اندازہ ہے۔

یقینی طور پر ہمارے معاشرے میں تبدیلی کی دلی خواہش موجود ہے لیکن جس تبدیلی کی ضرورت ہے وہ قبائلی اقدار کو تحفظ دینے سے ممکن نہیں ہوگی، وہ قبائلی اقدار جن میں خواتین کو شکست دی گئی اور سماجی تبدیلی کو روکے رکھا گیا جس کی لبرل تعلیمی میدان میں جڑیں ہیں۔شاید سب سے زیادہ مفید نقطہ نظر جو سونامی کی حوصلہ افزائی کر رہا ہے وہ یہ ہے کہ سونامی ملک بھر میں کلین سویپ کرے گی اور اگر ایسا ہوا تو قبائلی اور دیگر ملحقہ علاقوں میں جہاں شدت پسندی فروغ پا رہی ہے میں توازن بگڑ جائے گا

ملالہ یوسفزئی نے بھی تبدیلی کا بیج بو دیا ہے کیونکہ وہ سوات کی طالبہ ہے جہاں طالبان کا کچھ عرصہ غلبہ رہا۔پھر اس علاقے میں ہونے والی فوجی کارروائی قابل تعریف ہے جس کی بدولت بالآخر اس خطے کو آزادی ملی اور تبدیلی کا یہ عمل ابھی تک

Marfat.com

جاری ہے۔ہمیں پاکستان میں انتہائی پیچیدہ صورتحال کا سامنا ہے۔دہشت گرد اور جہادی عناصر میں حالیہ اضافے نے حکمران طبقے سمیت فوج کی اہلیت پر کئی سوالات اٹھادیے ہیں

☆☆☆

Marfat.com

ملالہ پر حملہ اور مذہبی طبقے کا موٴقف

ہمارے کچھ مذہبی رہنماؤں کو شاید واضح انداز میں بات کرنا گوارا ہی نہیں ہے۔ اگر کہیں ذو معنی، مبہم اور غیر واضح انداز میں گفتگو کا مقابلہ ہو تو کوئی ان کی گرد کو بھی نہ پا سکے۔ ایک چودہ سالہ بچی ملالہ یوسفزئی طالبان کی عسکری قوت کیلئے کتنا بڑا خطرہ تھی؟ حیرت ہے۔

اس دلخراش واقعہ کی بعض مذہبی رہنماؤں نے تائید نہیں کی۔ آپ کی مرضی، جس کو چاہیں دیکھ لیں، آپ کو مایوسی ہی ہوگی کیونکہ ان کی فصاحت و بلاغت کے دھارے چاہے جو بھی موضوع ہو، ایک ہی لے میں بہتے ہیں...

ڈرون حملے اگر خدانخواستہ ہمارے عقیدے پر کوئی توہین آمیز بات کر دی جائے، یا اس کی محض افواہ ہی ہو تو پھر ان کی شعلہ بیانی دیکھیں.... جلسے، جلوس، ہنگامہ، فساد، جلاؤ، گھیراؤ، پتھراؤ، نعرہ زنی سے در و دیوار سہم جائیں گے۔ تاہم اگر طالبان کی طرف سے کوئی حملہ ہوا، جیسا کہ ملالہ پر، تو پھر ان مخصوص کھلاڑیوں کے پینترے دیکھیں۔ ایک ٹی وی چینل پر کراچی کے ایک عالم دین مفتی نعیم صاحب سے پروگرام کے میزبان نے پوچھا کہ کیا علماء حضرات ملالہ پر فائرنگ کے خلاف فتویٰ جاری کریں گے۔ اینکر نے پوری کوشش کر لی مگر مفتی صاحب نے واضح اور دوٹوک جواب

Marfat.com

نہ دیا۔ بلکہ اُنہوں نے کہا کہ ہمیں ڈرون حملوں کے خلاف بھی فتویٰ دینا پڑے گا۔مولانا فضل الرحمٰن کے برادر مولانا عطاالرحمٰن نے قومی اسمبلی میں بھی کم وبیش یہی مؤقف اختیار کیا۔ اُنہوں نے کہا......ہم اس واقعہ کی مذمت کرتے ہیں مگر اس کے ساتھ ساتھ ہمیں ایسے واقعات کی تہ تک بھی جانا پڑے گا کہ آخران کی اصل وجہ کیا ہے...اس کے ساتھ ہی مولانا صاحب بڑی مہارت سے پینترہ بدل کر ڈرون حملوں اور افغانستان میں جاری جنگ کے خلاف بولنا شروع ہو گئے۔طالبان کی طرف سے ڈھائے جانے والے تمام مظالم اس اصل وجہ کی تہ میں جمع ہو رہے ہیں...اس کا مطلب ہے کہ جب تک وہ منحوس وجہ ختم نہیں ہوتی ہمارے بچے ذبح ہوتے رہیں گے۔ہمیں ان جیسے مذہبی رہنماؤں سے تو اسی ردِعمل کی توقع ہے۔رونا اس بات کا ہے کہ عمران خان بھی ان سے مختلف نہیں ہیں۔صحافیوں کے جلوس میں اپنے سر کو جھٹکتے ہوئے فرمایا...کون ہے جو اس اندوہناک واقعہ پر غم زدہ نہیں ہوگا...مگر اگلی ہی سانس میں وہ ڈرون حملوں اور اصل وجہ کا راگ الاپ رہے تھے۔اب ایک چھوٹی سی لڑکی، جو اپنی جرات اور بے باکی کی وجہ سے سوات کے طالبان کے خلاف مزاحمت کی علامت بن چکی ہے، کو گولی کا نشانہ بنانے کے واقعہ پر ایک مرتبہ پھر یہ مذہبی رہنما تذبذب کا شکار ہیں...فرض کریں کہ ایسا واقعہ خلفائے راشدینؓ کے زمانے میں پیش آیا ہوتا تو لازماً ملالہ پر حملہ کرنے والوں کو سزا ملتی۔لیکن پھر بھی طالبان کا ترجمان اس واقعہ پر فخر کا اظہار کرتا ہے۔صرف یہی نہیں بلکہ اُسکا کہنا ہے کہ اگر وہ لڑکی بچ گئی تو وہ دوبارہ اس کے خلاف "مجاہدانہ" کارروائی کریں گے....! جہنم کا سب سے نچلا حصہ

Marfat.com

منافقین کیلئے مخصوص ہے کیونکہ اسلام میں منافقت سے بھیانک کوئی گناہ نہیں ہے مگر حیرت ہے کہ ہمارے بعض مذہبی لیڈر اس سے بھی نہیں ڈرتے۔اب وہ کچھ عوام کے ردِعمل کے خلاف ،کچھ اپنے مفاد کی خاطر کچھ ذومعنی الفاظ استعمال کررہے ہیں....طالبان مسلح افراد ہیں مگر وہ کس قسم کی شجاعت کے نظریے پر یقین رکھتے ہیں؟مرد میدانِ جنگ ہیں لڑتے مرتے ہیں مگر اس طرح چھپ کر قتل نہیں کرتے اور نہ ہی بہادر جنگ باز افراد کے گلے کاٹتے ہیں۔ہم نے جو آزادی کے بعد سے جنگیں لڑی ہیں وہ بیسویں صدی میں ہونے والی ہولناک جنگوں کا عشرِ عشیر بھی نہ تھیں مگر یہ کس قسم کی جنگ ہے جس میں معصوم بچوں کو گھات لگا کر مارا جارہا ہے؟اگر ہر معاملے میں ہم مذہب سے رہنمائی لینے کا دعویٰ کرتے ہیں تو پھر اسلام کے عظیم سپہ سالاروں،خالد بن ولید اور صلاحُ الدین ایوبی کے بارے میں سوچیں کہ وہ ملالہ جیسی ایک لڑکی پر حملے کی صورت میں کس ردِعمل کا مظاہرہ کرتے۔اگر خطابت چھوڑ کر کفن باندھ کر کسی دشمن کے خلاف صف آرا ہونے کا کوئی موقع ہوتا ہے تو اس کے علاوہ کون سا سانحہ ہوگا کہ قوم کی ایک بیٹی پر حملہ کیا گیا ہے لیکن آج بعض علماٗ کا کردار دیکھیں تو سر شرم سے جھک جاتا ہے۔اگر عمران خان اور دفاعِ پاکستان کونسل کے رہنماؤں کے نزدیک ڈرون حملے ہی سب سے بڑا اور واحد مسئلہ ہیں تو ان سے یہ سوال نہیں پوچھا جانا چاہیے کہ کیا شمالی وزیرستان،جہاں یہ حملے ہو رہے ہیں،پاکستان کے کنٹرول میں نہیں ہے؟اگر نہیں تو کیا پہلے ہمیں اس پر اپنا ریاستی کنٹرول حاصل نہیں کرنا چاہیے؟اس کے بعد ہی یہ سوال پیدا ہوگا کہ کیا ہماری فضائی حدود کی خلاف ورزی ہو رہی

Marfat.com

ہے یا نہیں۔فی الحال شمالی وزیرستان میں تو خان اعظم تو کیا قبلہ حافظ سعید بھی نہیں جاسکتے۔اس کے بعد یہ تو بتائیں کہ کیا ملالہ پر حملہ ڈرون حملوں کے ردِعمل میں ہوا ہے؟اس کا دوٹوک جواب دیں۔اگر اس کا جواب نفی میں ہے تو پھر اس کی مذمت کرنے کی بجائے ڈرون حملوں کا راگ کیوں الاپنا شروع ہوجاتے ہیں؟

تاہم اس معصوم اور بہادر لڑکی کی مثال ہمیں یہ سوچنے پر مجبور کرتی ہے کہ اب ہمیں بہرحال کھڑے ہونا پڑے گا۔۔۔وقت قیام آ گیا ہے۔خدا ملالہ کو صحت عطا کرے،اس کی جرأت کی وجہ سے شاید ہماری بیمار ذہنیت بھی رو بہ صحت ہوجائے۔

☆☆☆

Marfat.com

ملالہ کی ساتھی زخمی طالبات کے والدین کا ملال

ملالہ کے ساتھ فائرنگ میں زخمی ہونے والی کائنات کے والد ریاض احمد جوکہ پرائمری ٹیچر ہیں نے بتایا کہ میری بیٹی ڈاکٹر بننے کی خواہش رکھتی ہے اور میں بھی چاہتا ہوں کہ پڑھ لکھ کر وہ بامقصد زندگی گزارے۔ مجھے اس سانحہ کی اطلاع بچیوں کی سکول وین کے ڈرائیور نے دی، خوش بختی سے وہ حملہ آوروں سے محفوظ رہا اور اس نے بچیوں کو ہسپتال منتقل کیا ایمرجنسی سے اس نے مجھے موبائل پر کال کر کے بتایا کہ آپ کی بیٹی کو گولی لگ گئی ہے یہ سننا تھا کہ میرے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑ گئے ہم سب گھر والے ہسپتال کی جانب بھاگے اس وقت تمام بچیوں کو فرسٹ ایڈ دی جا رہی تھی۔ میری بیٹی کے بازو پر گولی لگی تھی اور ملالہ کی حالت سر میں گولی لگنے کی وجہ سے بلاشبہ دیگر دو بچیوں کی نسبت زیادہ سیریس تھی۔ ہم سب ملالہ کی صحت یابی کیلئے دعا گو ہیں۔ لیکن مجھے گلہ یہ ہے کہ ہماری بچیوں کیلئے اس طرح ہمدردی کا اظہار نہیں کیا گیا جس طرح سے کیا جانا چاہیے اگرچہ انویسٹی گیشن کیلئے کوئی نہ کوئی ضرور آ جاتا ہے۔

کائنات جوکہ دسویں جماعت کی طالبہ ہے کا کہنا ہے کہ ملالہ میری کلاس فیلو نہیں تھی لیکن ہم ایک ہی سکول میں اکٹھے پڑھتے اور ایک ہی وین میں آتے جاتے تھے واقعہ کی دوپہر وین میں اپنی سہیلی کے ساتھ پیپر کے حوالہ سے بات کر رہی تھی کہ اچانک

Marfat.com

دو لڑکے آئے اور انہوں نے وین روکی اور پوچھا کہ ملالہ کون ہے اور یہ پوچھتے ہی دونوں نے پستول نکال لئے ہم سب نے شور مچانا شروع کردیا تو انہوں نے سب سے پہلے ملالہ پر فائر کیا اس کے بعد ہمیں گولیاں ماریں۔ ملالہ بے ہوش ہو کر گر پڑی اور ہم بھی بے سدھ ہو کر گر گئیں مجھے اتنا یاد ہے کہ بعد میں میرا سر میری ٹیچر کی گود میں تھا جو پہلے سے وین میں ڈرائیور کے ساتھ اگلی نشست پر بیٹھی تھیں اس لئے وہ اس حملہ میں محفوظ رہیں۔

شازیہ جو کہ آٹھویں جماعت کی طالبہ ہیں ان کے والد رمضان بیکری چلاتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ ملالہ میری بیٹی کے ساتھ وین میں آتی جاتی ضرور تھی لیکن یہ دوستی اس حد تک ہی تھی۔ ملالہ پر حملہ افسوس ناک ہے میرے دو بچے گونگے اور بہرے ہیں میرے بچوں کی محرومی کا احساس مجھے ہر وقت رہتا ہے یہی وجہ ہے کہ میں دوسرے بچوں کے بارے خاصا فکرمند ہوں ہماری دعا ہے کہ ملالہ کو اللہ صحت دے لیکن بچیاں سب کی ایک جیسی ہوتی ہیں ان کا درد بھی سب والدین کیلئے ایک جیسا ہوتا ہے اس چیز کا احساس ہر دل میں ہونا چاہیے۔ ہماری بچیوں کے ضمن میں جو بھی جس کا بھی رویہ دیکھنے کو ملا ہے میں یہ سب کچھ اللہ پر چھوڑتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ بیٹیوں کا غم خدا کسی کو نہ دے۔

شازیہ کا کہنا تھا کہ ہم مینگورہ میں رہتے ہیں اور وہاں خواتین کو اتنی آزادی نہیں ہے لیکن ایسا بھی نہیں ہے کہ بچیاں تعلیم حاصل نہیں کرسکتیں۔ وہاں بہت ساری بچیاں تعلیم حاصل کر رہی ہیں اور سب کے حوصلے بلند ہیں۔

Marfat.com

طبقاتی تضاد ہمارے معاشرے میں جزو لازم کی حیثیت رکھتا ہے۔ وہی تضاد ملالہ اور اس کی ساتھی طالبات کے معاملہ میں بھی سامنے آیا ہے کہ ملالہ چونکہ ایک بااثر باپ کی بیٹی ہے دوسرا یہ کہ ملالہ کو پہلے ہی پوری توجہ اور خیال سے علاج معالجہ کی سہولتوں کے ساتھ میڈیا میں کوریج ملی مگر دیگر دو زخمی بچیوں کو وہی علاج اور توجہ ملی جو یہاں عام شہریوں کو حاصل ہے اس پر یہ بھی ایک طرہ ہے کہ کچھ قانون نافذ کرنے والی ایجنسیوں نے ان دو زخمی طالبات اور ان کے والدین کو شک کی نظر سے بھی دیکھا اور مختلف ایجنسیوں نے شک کی بناء پر تفتیش کے طور پر ان سے تیکھے سوالات اور درشت رویہ بھی اپنایا اس رویہ پر بھی ان بچیوں کے والدین کو تکلیف ہوئی ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

ملالہ حملہ: شہرت کی بلندیوں پر

آٹھ اکتوبر 2012ء کی شام مبینہ طالبان حملے میں زخمی ہونے والی ملالہ نے عالمی شہرت اور ہمدردی کی ان بلندیوں کو چھولیا جہاں ذوالفقار علی بھٹو پھانسی، جنرل ضیاء الحق طیارہ حادثہ اور بے نظیر بھٹو قتل کے بعد بھی نہ پہنچ پائے۔ بین الاقوامی الیکٹرانک میڈیا نے اس واقعہ کو بریکنگ نیوز کے طور پر ریکارڈ طویل ترین دورانیہ کیلئے فلیش کیا ہے جسے بعدازاں پاکستانی اور دیگر چینلز نے لفٹ کرلیا ہے۔ اگلے روز عالمی ایشیائی اور پاکستانی اخبارات نے صفحہ اول کی شہ سرخیوں میں اسے جگہ دی جس کے نتیجہ میں پاکستان میں عوامی پذیرائی پر بے حد شدید ترین جذباتی ودعائیہ ردِعمل ملالہ کے حق میں سامنے آیا اور طالبان کی خوب مذمت کی گئی۔

پاکستان میں کوئی سکول، کالج، یونیورسٹی ایسی نہیں تھی جہاں ملالہ پر حملہ کی مذمت اور صحت یابی کیلئے دعا نہ کی گئی ہو۔ حملہ کے بعد تقریباً دس روز میں سماجی رابطوں کی سائٹس، فیس بک اور ٹویٹر پر جبکہ موبائل پیغامات کی صورت میں اس کیلئے دعائیں اور طالبان کیلئے مذمتی پیغامات کی تعداد پچاس کروڑ کی انتہا تک جا پہنچی جس میں پاکستانی عوام کے ساتھ ساتھ ہر ملک، ہر طبقہ، ہر نسل سے تعلق رکھنے والے افراد شامل ہیں، ملالہ کی بھیجی جانے والی تقدس بھری تصاویر کے ساتھ مختلف سوال بھی اٹھائے گئے

Marfat.com

ہیں کہ کیا یہ حملہ پاکستان کے خلاف کوئی نئی سازش ہے؟ کیا اس سے طالبان کیلئے پائی جانے والی ہمدردی کو ختم کیا جارہا ہے؟ کیا یہ شمالی وزیرستان پر کارروائی کے لئے کی جانے والی کوششوں کا ایک مربوط حصہ ہے؟ ایک کیپشن پر یہ بھی لکھا تھا کہ اے خدا میرے وطن کو سازشی عناصر سے محفوظ رکھ؟ کثیر تعداد میں مقامی اور بیرونی ممالک میں رہنے والے پاکستانیوں نے سماجی رابطوں کی سائٹس پر مذکورہ واقعہ کو نائن الیون طرز کے واقعہ سے تشبیہ دیتے ہوئے سوال اٹھایا ہے کہ کوئی بھی ذی فہم شخص یا گروہ اپنے ہی پاؤں پر کلہاڑی کیسے مار سکتا ہے؟ یہ بھی سوال اٹھایا گیا ہے کہ کیوں اس واقعہ کی خبر بین الاقوامی الیکٹرانک میڈیا سے پہلے اور دیگر چینلز پر بعد میں نشر ہوئی؟ یہ سوال اپنے اندر کتنے جواب رکھتے ہیں۔ یہ میڈیا کو بھی پتہ ہے اور پاکستان اور دنیا کے تمام باشعور بھی جانتے ہیں۔

☆☆☆

Marfat.com

گولیاں جو پاکستانی قوم کے دل پر لگیں

ہالی وڈ کی معروف اداکارہ انجلینا جولی ایک حساس سوچ کی حامل انسانیت کی ہمدرد خاتون ہے گو کہ غیر مسلم ہے مگر اپنے ہاتھ اور زبان سے کسی کو نقصان پہنچانے کی قائل نہیں۔ حالانکہ مسلمان کی تعریف یہ ہے کہ اس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے محفوظ رہتے ہیں۔ جس دن ملالہ کو ایک مسلمان تنظیم کے کارکنوں نے فائر مار کر زخمی کر دیا اس دن وہ اتنی متاثر ہوئیں کہ ایک تحریر لکھ کر نیوز ویک میں اشاعت کیلئے بھیج دی اس دنیا کی ایک خوبصورت فنکارہ کی یہ خوبصورت تحریر مندرجہ ذیل ہے۔

''میں صبح اپنے چار بچوں کو سکول بھیجنے کی تیاریوں میں مگن تھی حسب معمول بھاگ دوڑ کا سماں تھا اچانک میری نظر اخبار پر پڑی شہ سرخی تھی کہ پاکستان میں انتہا پسندوں نے اپنے حقوق کی آواز بلند کرنے پر چودہ سالہ لڑکی کو گولی ماردی میں نے سارے کام چھوڑ کر خبر پڑھی جس نے مجھ پر بہت اثر کیا حتیٰ کہ یہ خواہش پیدا ہوئی کے اپنے بچوں کو بھی اس بات کا بتاؤں انہوں نے ساری بات سن تو لی مگر اس کو سمجھ نہ سکے ان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ دنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں جو صرف اس جرم پہ بچوں کو گولی مارتے ہیں کہ وہ جدید تعلیم حاصل کرنا اور سکول جانا چاہتے ہیں''

''ملالہ کی کہانی پھر سارا دن ان کے دماغ میں گھومتی رہی یہی وجہ ہے کہ

Marfat.com

سکول سے واپس آتے ہی وہ ملالہ کا پوچھنے لگے ہم نے پھر اکٹھے بیٹھ کر کمپیوٹر پر ملالہ کے متعلق ساری معلومات حاصل کیں۔ تب میری آٹھ سالہ بیٹی زاہارا نے تجویز دی کہ دنیا کے لوگ ملالہ کو خراج تحسین پیش کرنے کی خاطر اس کا مجسمہ بنائیں اور ساتھ ہی (ٹیبلٹ) نصب کیا جائے تا کہ کوئی بھی وہاں مطالعہ کر سکے۔ بچوں نے پھر پوچھا کہ ملالہ کی امی ابو روتے ہوں گے۔ میں نے بتایا کہ ہاں، اپنی بیٹی ہی نہیں ان تمام بچوں کیلئے جنہیں بنیادی انسانی حقوق حاصل نہیں۔"

"اگلے دن اخبارات میں ان پاکستانی بچوں کی تصاویر شائع ہوئیں جنہوں نے ملالہ کے حق میں مظاہرے کیے میرا بڑا لڑکا میڈوکس تصویریں دیکھ کر فکرمندی سے بولا ان بچوں کو ڈر نہیں لگا؟ انہیں بھی گولی لگ سکتی ہے میں نے بتایا ہاں خطرہ تو ہے مگر ملالہ کی بہادری نے سبھی پاکستانیوں کو حوصلہ عطا کر دیا اور یہ سمجھ بھی کہ تعلیم ترقی کیلئے کتنی ضروری ہے۔"

"میرے بچے اب تک معاملہ بخوبی نہیں سمجھے تھے نہ کسی نے دریافت کیا آخر وہ لوگ ملالہ کو مارنا کیوں چاہتے ہیں؟ میں نے کہا بیٹے اسلئے کہ تعلیم بہت طاقتور چیز ہے۔"

"انتہا پسندوں نے ملالہ کو جو گولیاں ماریں وہ حقیقتاً پاکستانی قوم کے دل پر لگیں۔ انتہا پسند ہتھیار ڈالنے کو تیار نہیں تو پاکستانی قوم بھی مقابلہ کرنے پر پوری طرح آمادہ ہے۔ انتہا پسندوں کا دعویٰ تھا کہ وہ ملالہ کو عبرتناک مثال بنا دیں گے۔ یہ واقعہ مثال تو بنا لیکن اس طور پر کہ تعلیم پانا ہر بچے کا بنیادی حق ہے مجھے یقین ہے کہ اس خونی

Marfat.com

حادثے سے پاکستان میں تعلیم کا انقلاب جنم لے گا۔''

''ملالہ نے ثابت کر دیا کہ فردِ واحد کی دلیری ہزار ہا مرد و خواتین کو جرأت عطا کر سکتی ہے آج دنیا بھر میں بے حساب مائیں، بیٹیاں، باپ اور بیٹے ملالہ کی صحت یابی کیلئے دعا گو ہیں۔ نوبل انعام دینے والی کمیٹی سے میری اپیل ہے کہ وہ امن پرائز دیتے ہوئے ملالہ کی کوشش کہ ضرور نظر میں رکھیں۔''

☆☆☆

Marfat.com

امن، تعلیم کی دلدادہ ایک اور ملالہ

جو عزت، شہرت، ہمدردی، پیار اور محبت ملالہ یوسف زئی کو نصیب ہو رہی ہے کسی اور کے حوالہ سے ناقابل تصور ہے لیکن کیا ملالہ یوسف زئی واحد ملالہ ہے۔ پورے افغانستان اور پاکستان کے پختون بیلٹ میں ملالہ نام کو شہرت ''میوند'' کی ملالہ سے ملی۔ جو کہ انگریزوں کے خلاف جنگ میں نہ صرف حصہ دار تھی بلکہ اپنی شاعری سے افغان فوجیوں کے جذبات کو گرما رہی تھی۔ پشتو شاعری اور ادب اس کے شعروں اور اس کے تذکرے کے بغیر مکمل نہیں ہوتے اور پشتو ٹپہ تو ملالہ ہی ملالہ ہے۔ اس کا ایک ٹپہ جو بہت مشہور ہوا یوں تھا کہ۔

کہ پہ میوند کہ شہید نہ شوے
خوگہ لالیہ بے ننگے لہ و ساتینہ

ترجمہ: (اگر تم میوند میں شہید نہ ہوئے تو اے میرے محبوب اس کا مطلب یہ ہوگا کہ تم بے غیرت ہو)۔

اسی طرح اس سے منسوب دوسرا ٹپہ کچھ یوں ہے کہ

وطن پہ ننگ شہید شوے
پہ تاروزلفو بہ کفن درلہ گنڈمہ

Marfat.com

ترجمہ: اگر تم وطن کی خاطر شہید ہو گئے تو میں اپنی زلف کی تاروں سے تمہارے لئے کفن سیوں گی۔

لیکن ملالاؤں کا قصہ میوند کی ملالہ پر ختم نہیں ہوتا بلکہ اس سے شروع ہوتا ہے بلکہ سوویت یونین کے خلاف مزاحمت میں ہزاروں ملالائیں شہید ہوئیں، بے گھر ہوئیں، یتیم ہوئیں یا پھر ان کا سہاگ اجڑ گیا۔ ماضی قریب میں افغانستان میں ایک اور ملالہ مشہور ہوئی وہ ملالہ جوئیہ ہے۔ افغانستان میں طالبان کی حکمرانی کے وقت جب لاکھوں افغان ملالاؤں کے سکول بند کر دیئے گئے تو یہ ملالہ چوری چھپے بچوں کو تعلیم دیا کرتی تھی۔ وہ شعلہ جاوید کے فکر سے متاثر مگر انتہائی مدبر اور بہادر خاتون ہے۔ طالبان کے دور میں خواتین کی حالت سے متعلق بعض ڈاکومینٹر یز کی تیاری میں بھی اس نے خفیہ طور پر کردار ادا کیا لیکن وہ طالبان سے بھی زیادہ مجاہد کمانڈروں اور وار لارڈز کی مخالف ہے۔ گزشتہ انتخابات میں وہ افغان پارلیمنٹ کی رکن منتخب ہوئی اور حلف اٹھاتے ہی اپنے ساتھ پارلیمنٹ میں بیٹھے وار لارڈز پر برس پڑی۔ وہ کہہ رہی تھی کہ یہ لوگ قاتل اور خواتین پر ظلم ڈھانے والے ہیں اور ان کو قانون سازی کا حق نہیں ہونا چاہیے۔

صبغت اللہ مجددی جیسے لوگوں نے اس پر گمراہ اور مرتد ہونے کے فتوے لگائے اور نوبت یہاں تک آئی کہ پورے پارلیمنٹ نے مل کر اس کی رکنیت ختم کر دی اس پر کئی ناکام قاتلانہ حملے ہوئے اور ان وجوہات کی بناء پر اس کا شوہر بھی منظر عام پر نہیں آسکتا۔ بالآخر ملالہ جوئیہ کو اپنا وطن چھوڑنا پڑا لیکن وہ لندن میں بھی آرام سے نہیں

Marfat.com

بیٹھی اور پچھلے دنوں ایک کتاب شائع کر دی جس میں سابق مجاہد کمانڈروں اور طالبان کی اس نے خوب خبر لی ہے۔ یہ ملالہ تو طالبان، وارلاڈز اور مجاہدین کے ہاتھوں وطن چھوڑنے پر مجبور ہوئی اور آج لبرل اور سیکولر قوتوں کی ہیروئن بنی ہوئی ہے لیکن ایک اور ملالہ بھی ہے جو طالبان کی ہیرو ہے طالبان نے فدایان کو تربیت دینے کے لئے اور ان کے جذبات کو گرمانے کے لئے جو نظمیں تیار کی ہیں ان میں ایک مشہور نظم اس ملالہ کے تذکرے پر بنی ہے اس کے الفاظ کچھ یوں ہیں۔

فریاد کو مہ ملالے پیغلہ دبا گرام

اس میں ملالہ کو ایک استعارہ بنایا گیا ہے جس کے ساتھ مبینہ طور پر امریکی فوجیوں نے زیادتی کی کوشش کی اور اس کوشش کے خلاف مزاحمت میں وہ جان قربان کر گئی۔ باگرام کی اس ملالہ یا اس جیسی سینکڑوں ملالاؤں کا ذکر سنتے ہوئے انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور جذبات اس قدر بھڑک اٹھتے ہیں کہ جی چاہتا ہے کہ ابھی اٹھ کر امریکی فوجیوں کے خلاف خودکش حملہ کر دیں۔

یہ تین افغانی اور پاکستانی ملالائیں تو وہ ہیں جن کے اصل نام بھی ملالہ ہیں اور تھے۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو پچھلے سالوں کے دوران افغانستان اور پاکستان میں ہزاروں لاکھوں ملالائیں اس گندے کھیل کی وجہ سے لقمہ اجل بن گئیں، رسوا ہو گئیں یا بے گھر ہو گئیں۔ کبھی وہ مجاہدین کی جنگوں میں نشانہ بنیں۔ کبھی طالبان نے ہزاروں ملالاؤں کے سکول بند رکھے۔ کہیں وہ قبائلی علاقوں اور سوات وغیرہ میں ڈرون حملوں، بمباریوں سے یا تو خود مر گئیں یا یتیم ہو گئیں یا بیوہ ہو گئیں یا پھر تعلیم سے

Marfat.com

محروم ہوئیں۔ کچھ ملالائیں لال مسجد میں نشانہ بنیں تو کچھ کراچی اور بلوچستان میں ایک اور قسم کے تشدد کا شکار ہوئیں۔ اب افسوس کی بات یہ ہے کہ سوات کی ملالہ یوسف زئی پورے پاکستان کی ہیروئن ہے۔ لیکن طالبان اور ان کے حامیوں کے لئے وہ امریکہ اور اس کے ایجنٹوں کا مہرہ ہے۔

اسی طرح باگرام کی ملالہ طالبان کی ہیرو ہے۔ لیکن امریکہ اور اس کے مقامی ساتھیوں کی نظر میں وہ قابل گردن زدنی ہے۔ ملالہ جوئیہ مغرب زدہ اور لبرل افغانوں کی ہیروئن ہے لیکن مجاہدین وارلارڈز اور طالبان کے کہنے کے مطابق فساد کی جڑ ہے۔

اسی لیے تو طالبان یا طالبان نواز دونوں میں سے کوئی بھی ملالہ جوئیہ کا نام لینا بھی گوارا نہیں کرتا مگر ملالہ آف باگرام کا نام یہ لوگ بڑے فخر سے لیتے ہیں۔

☆☆☆

Marfat.com

ملالہ یوسف زئی۔۔۔طاقت کے پجاریوں کا مہرہ؟

دہشتگردی اور معاشی واقتصادی مسائل کا شکار پاکستان تاریخ کے انتہائی نازک موڑ پر کھڑا ہے افغانستان پر امریکی حملے کے بعد پاکستان کی خود مختاری اور سالمیت ہر پاکستانی کیلئے لمحہ فکریہ بن چکی ہے۔وطنِ عزیز کا چہرہ مسخ کرنے کی ایک گہری سازش کے تحت ملالہ یوسفزئی پر قاتلانہ حملہ کیا گیا ہے جس کے پیچھے کئی مقاصد کارفرما ہیں، گستاخانہ فلم کے خلاف احتجاجی مظاہروں کو ٹھنڈا کرنے اور لوگوں کے غصے کا رخ ملالہ کیلئے ہمدردیوں میں تبدیل کر کے ان کی آڑ میں دیرینہ خواہشات کی تکمیل کے ساتھ ساتھ پاکستان کو ایک خطرناک ملک اور دہشت گردوں کا مسکن ثابت کرنا جہاں ملالہ جیسی چودہ سالہ معصوم بچی بھی محفوظ نہیں جبکہ ڈرون حملوں کے خلاف اٹھنے والی آواز اور تحریکوں کو سبوتاژ کرنا بھی اس حملے کے پس پردہ مقاصد میں شامل ہے کیونکہ اب امریکہ کے اندر بھی ان ڈرون حملوں کا جواز مانگا جارہا ہے اور انسانی حقوق کی تنظیمیں بھی ان حملوں کی وضاحت مانگنے لگی ہیں سو اسی سازش کے مہرہ کے طور پر ملالہ جیسی معصوم ننھی جان کو دو نقاب پوش حملہ آوروں کے ذریعے سکول وین روک کر گولی کا نشانہ بنایا گیا۔واقعہ کے فوراً بعد حسبِ روایت طالبان کے ترجمان احسان اللہ احسان نے مغربی میڈیا پر واقعہ کی ذمہ داری قبول کر لی ہے سوال یہ پیدا

Marfat.com

ہوتا ہے کہ کسی بھی ایسے واقعہ کے بعد مغربی میڈیا ہی ان نام نہاد طالبان کا فیورٹ کیوں ٹھہرتا ہے؟ کیا ایسے واقعات کی تمام اسٹیک ہولڈر کی باہمی مشاورت سے منصوبہ بندی کی جاتی ہے اور پھران پر طے شدہ میکنزم کے تحت عمل درآمد ہوتا ہے؟ جس کا جواب ہاں میں دیا جائے تو بے جانہ ہوگا علم کے حصول کی خواہش رکھنے والی ملالہ اس وقت ہی سازشیوں کیلئے فیورٹ ٹارگٹ کا درجہ اختیار کرگئی تھی جب میڈیا نے اس کی معصوم خواہشوں کو ایکسپلائیٹ کرتے ہوئے اپنے مقاصد اور ریٹنگ کے چکر میں اسے شہرت کی بلندیوں تک پہنچادیا یہ وہ دور تھا۔ایسے ماحول میں کہ جب ہر طرف گھٹن تھی ملالہ سوات کی آواز بن گئی عالمی میڈیا اور بعض اداروں نے بھی اپنے مقاصد کیلئے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا اور پھر ملالہ سارے جہاں کی ہمدردیاں سمیٹنے لگی،خواتین کیلئے تعلیم کے دروازے بند کرنے کے خلاف اس کی آواز کو بین الاقوامی اداروں نے جگہ دینے کو اعزاز سمجھا ملالہ کو حکومتِ پاکستان نے سوات میں قیام امن کے بعد ستارہ جرأت سے نوازا اور 2011ء میں اسے بچوں کیلئے بین الاقوامی امن ایوارڈ کیلئے نامزد کیا گیا ملالہ پر قومی اور بین الاقوامی ذرائع ابلاغ نے دستاویزی فلمیں بھی بنائیں اور اسے سوات کی نئی پہچان قرار دیا۔ملالہ کی کمسنی اور ناپختہ شعور کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے منصوبہ سازوں نے اسے ''گل مکئی'' کے نام سے برطانوی خبررساں ادارے کی اردو ویب سائیٹ پر سوات کے روز وشب اپنی ٹرم اور کنڈیشن پر رپورٹ کرنے کا راستہ دکھایا مالی فوائد اور شہرت کی اس دھول میں گم ملالہ کو خبر ہی نہ تھی کہ وہ عالمی سازشوں کے چنگل میں پھنس کر اپنے آپ کو خطرات سے دوچار کیے جارہی ہے

Marfat.com

جو اس کے اس پیارے وطن کو کھنڈر بنانے پر تلے ہوئے ہیں وہ کیونکر ایک عام سی ملالہ کو ذرے سے آفتاب بنانے میں مخلص ہیں کیونکہ منصوبہ ساز اپنے اہداف کا حصول ممکن بنانے کی روش پر محوسفر ہیں انہیں ملالہ کی معصوم خواہشوں اور اس کے عظیم مقاصد کی تکمیل سے قطعاً کوئی غرض نہیں جس میں وہ اپنے تئیں مخلص ہے علم کے حصول کی خواہش تو اس کے پیارے نبی پاک ﷺ کی احادیث کے مطابق فرض عین کا درجہ رکھتی ہے جسے مغربی میڈیا نے سیکولرازم کے پردے میں لپیٹ کر ملالہ کو اپنے ہی پروردہ نام نہاد طالبان کیلئے تر نوالہ بنادیا۔

کیا کوئی مسلمان معصوم بچوں اور عورتوں پر ہاتھ اُٹھانے کی شرم ناک حرکت کرسکتا ہے؟ کیا کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ مسلمان مساجد کونشانہ بنا سکتا ہے؟ کیا کوئی مسلمان بے گناہوں کو خون میں نہلا سکتا ہے۔یقیناً جواب نفی میں ہوگا تو پھر یہ کون سے طالبان ہیں جو اسلام کا لبادہ اوڑھ کر وطن عزیز کو خون میں نہلا رہے ہیں جو کبھی اغوابرائے تاوان' گاڑیوں کی چوری اور منشیات کا کاروبار کر کے اپنی تجوزیوں کے منہ بھرتے تھے لیکن طے شدہ منصوبے نائن الیون کے بعد امریکہ اپنے حواریوں سمیت القاعدہ اور اس کے سربراہ اسامہ بن لادن کا پیچھا کرتے ہوئے افغانستان پر چڑھ دوڑا اور اس کی اینٹ سے اینٹ بجادی مگر امریکہ افغانی طالبان کو مکمل شکست دینے میں ناکام رہا طالبان کی بڑھتی ہوئی مزاحمت کو قابو کرنے کیلئے پاکستان کا تعاون ضروری تھا اور پھر جب حسب منشا یہ خواہش پوری ہوتی نہ دکھائی دی کیونکہ پاکستانی حکومت عوامی مخالفت کے ڈر سے سوائے لاجسٹک سپورٹ کے کھل کر امریکہ کا ساتھ

Marfat.com

دینے سے قاصر تھی سو پہلے تو قبائلی علاقوں میں پناہ لئے ہوئے القاعدہ اور افغانی طالبان کو نکالنے کے نام پر آپریشن کرنے کیلئے دباؤ کے طور پر سی آئی اے نے بھارت اور اسرائیلی خفیہ ایجنسیوں کے ساتھ مل کر قبائلی علاقوں میں موجود جرائم پیشہ گروپوں کو ڈالروں کے عوض خرید کر پاکستانی طالبان کا نام دے دیا جو آج تک امریکہ کی شہ پر پاکستان میں دہشت گردی کا بازار گرم کئے ہوئے ہیں کیونکہ مساجد سمیت پاکستان کے مختلف شہروں میں بم دھماکے کر کے زیادہ سے زیادہ ہلاکتوں کے عوض ڈالروں کی وصولی منافع بخش کاروبار بن گیا ہے' سو ہر روز امریکہ کی سرپرستی میں انہی کے آلہ کاروں پر مشتمل نئے نئے طالبان گروپ جنم لے رہے ہیں یہ بات بھی ریکارڈ پر ہے کہ افغانستان میں بر سر پیکار طالبان کے سربراہ ملا عمر بار بار یہ کہہ چکے ہیں کہ ان پاکستانی طالبان سے ان کا کوئی تعلق نہیں جو مساجد اور شہروں میں بم دھماکے کر کے معصوم زندگیوں سے کھیل رہے ہیں مغربی میڈیا نے اپنے ہی پروردہ لوگوں کے ہاتھوں کارروائیوں کو اس قدر بڑھا چڑھا کر پیش کیا کہ ایک وقت ایسا بھی آیا جب یہ محسوس ہونے لگا تھا کہ دہشت گرد اسلام آباد تک پہنچنے والے ہیں اور مغربی میڈیا دنیا کو یہ باور کرانے پر مصر تھا کہ پاکستان کے ایٹمی پروگرام کو لپیٹنے کی تیاری میں تھے لیکن پاکستان کی بہادر فوج نے دشمن کے ارادوں کو بھانپتے ہوئے سوات سے دہشت گردوں کا صفایا کر کے امن بحال کیا۔ امریکہ نے سرحدی علاقوں میں جرائم پیشہ افراد کا جو گروہ پال رکھا ہے وہ امریکہ کی شہ پر پاکستان کے سرحدی علاقوں میں درجنوں حملے کر کے تعلیمی اداروں کو تباہ اور معصوم لوگوں کو قتل کرنے کے مرتکب ہو چکے

Marfat.com

ہیں پاکستان میں دہشت گردی کے مرتکب نام نہاد پاکستانی طالبان دراصل امریکہ کے پروردہ ہیں جن کا اسلام اور پاکستان سے کوئی تعلق نہیں اس لئے پاکستانی عوام اور حکومت کو اب یہ کھل کر بات کرنی ہوگی کہ امریکی پاکستان میں ملالہ پر حملے سمیت دہشتگردی کے مرتکب ہو چکے ہیں پاکستان میں دہشتگردی اور ٹارگٹ کلنگ کے واقعات کے پیچھے امریکہ اور اس کے اتحادیوں کا ہاتھ ہے جس کے پیچھے چھپے مقاصد عیاں ہیں جسے روکنے کیلئے عوام اور حکومت کو ایک مؤقف اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

ملالہ طالبان کی دشمن تو نہیں!

2009ء میں جبکہ ملالہ ابھی بمشکل بارہ برس کی ایک چھوٹی سی بچی تھی اس کے والد نے اسے بی بی سی بلاگ میں لکھنے کی تجویز دی۔ اس کے لئے انہوں نے پاکستان میں بی بی سی کے رپورٹر عبدالحیٔ کاکڑ سے رابطہ کیا۔ عبدالحیٔ کاکڑ نے ان کی اس تجویز سے اتفاق کیا مگر بی بی سی اردو کے سابق ایڈیٹر مرزا وحید نے اس وقت کے سوات کے حالات کو دیکھتے ہوئے کہا کہ چونکہ اس وقت سوات طالبان کے زیر اثر ہے۔ اور کوئی بھی فرد جوان کے خلاف بات کرنے کی کوشش کرے گا اس کی زندگی کو شدید خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا ملالہ بی بی سی کے لئے بلاگ ضرور لکھے لیکن اپنے نام سے نہیں بلکہ کسی فرضی نام سے۔ بات معقول اور قابل عمل تھی چنانچہ باہمی مشاورت کے بعد یہ فیصلہ ہوا کہ ملالہ گل مکئی کے نام سے بی بی سی میں بلاگ لکھا کرے۔

03 جنوری 2009ء کو مینگورہ کی ''گل مکئی'' ملالہ نے بی بی سی پر اپنا پہلا بلاگ لکھا۔ اس وقت طالبان نے سوات اور اس کے اطراف کے تمام علاقوں میں بچوں کے سکول جانے پر پابندی ہی نہیں لگائی تھی بلکہ تعلیمی مراکز کو بموں سے اڑانے کا سلسلہ بھی شروع کر رکھا تھا۔ 19 جنوری کو ملالہ نے اپنے ایک بلاگ میں لکھا کہ

Marfat.com

Five more schools have been destroyed, one of them was near my house. i am quite surprised. because these schools were closed so why did they also need to be destroyed.

"پانچ مزید سکول تباہ ہو چکے ہیں ان میں سے ایک میرے گھر کے قریب تھا۔ میں بہت حیران ہوں۔ یہ اسکول تو بند تھا تو پھر انہیں تباہ کرنے کی کیا ضرورت تھی؟"

تعلیمی حوالے سے اس ہولناک ماحول کے باوجود بھی ملالہ کے دل و دماغ نے تعلیم کے متعلق سوچنا بند نہیں کیا اس بلاگ کے پانچ روز بعد اس نے ایک اور بلاگ لکھا جس میں وہ اپنے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہے کہ

Our anual exams are due after the vacations but this will only be possible if Taleban allow girls to go to schools. We were told to prepare certain chapter for exam but i do not feel time studying

"ہمارے سالانہ امتحان چھٹیوں کے بعد ہونے ہیں لیکن یہ اسی صورت میں ممکن ہوگا کہ جب طالبان لڑکیوں کو سکول جانے کی اجازت دیں گے ہمیں امتحان کی تیاری کے لئے متعلقہ اسباق کی تیاری کا کہا گیا لیکن مجھے ایسا کچھ نہیں لگتا"

ملالہ نے اس حوالہ سے فوج پر بھی کڑی تنقید کی اور اپنے ایک بلاگ میں لکھا کہ

Marfat.com

It seems that it is only when dozens of schools been destroyed and hundreds other closed "have down that the army thinks about protecting them. Had they conducted their operations here this Situation properly, would not have arisen.

"ایسا لگتا ہے کہ درجنوں اسکولوں کے تباہ ہونے اور سینکڑوں اسکولوں کے بند ہونے کے بعد فوج ان کی حفاظت کے متعلق سوچتی ہے۔ اگر سوات میں آپریشن کرنے کا مناسب وقت میں فیصلہ کیا جاتا تو یہ صورتحال پیدا نہ ہوتی۔

فروری کے آخر میں مولوی فضل اللہ نے ایف۔ ایم ریڈیو کے ذریعے اعلان کیا کہ وہ خواتین پر سے امتحان دینے تک اسکول جانے کی پابندی ختم کر رہے ہیں مگر تمام خواتین کو برقعے پہن کر سکول جانا پڑے گا۔ ملالہ کبھی بھی طالبان کے خلاف نہیں رہی۔ وہ تو ایک معصوم بچی تھی وہ ایسا کر بھی کیسے سکتی تھی۔ اسے تو شوق تھا پڑھنے کا اور وہ طالبان سے اپنا یہ حق مانگتی تھی۔ جب حکومت اور طالبان کے درمیان بات چیت کے نتیجہ میں امن معاہدہ ہوا تو اس نے اس کی حمایت کی تھی۔ کیونکہ اس امن معاہدے سے اسے امید کی ایک روشن کرن نظر آنا شروع ہو گئی تھی۔ کہ شاید اب میرا اسکول کھل جائے۔ امن معاہدے کی ناکامی کے بعد جب سوات میں فوجی آپریشن شروع ہوا تو ملالہ اپنے گھر والوں کے ساتھ واپس آ گئی اب اس کا سکول کھل گیا تھا او وہ سکول جانا شروع ہوگئی۔ ملالہ طالبان کی دشمن تو نہیں وہ تو تعلیم کا حق مانگتی تھی۔

Marfat.com

وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف کے تاثرات

سوات میں امن کے فروغ اور انتہا پسندی کے خاتمے کیلئے کوششوں پر ایوارڈ یافتہ ملالہ اور اس کی ساتھی طالبات پر حملے نے پوری قوم کو دکھ اور رنج میں مبتلا کر دیا ہے۔ حملے کے دن سے لے کر آج تک ہر دردمند شہری ملالہ اور اس کی ساتھی طالبات کی صحت یابی کیلئے دعا گو ہے۔قوم کے بزرگوں، بھائیوں، ماؤں، بہنوں کی انہی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ ملالہ اور اس کی ساتھی طالبات کی صحت کے بارے میں اچھی خبریں سننے کو مل رہی ہیں۔ ملالہ کو مزید علاج معالجے کیلئے برطانیہ روانہ کر دیا گیا ہے اور ڈاکٹر اس امید کا اظہار کر رہے ہیں کہ ملالہ جلد صحت یاب ہو جائے گی۔ ملک کے باقی حصوں کی طرح پنجاب میں بھی ملالہ اور اس کی ساتھی طالبات پر حملے کی خبر انتہائی افسوس سے سنی گئی۔ جب ملالہ پر حملہ ہوا تو وزیر اعلیٰ پنجاب اپنا سہ ملکی دورہ مکمل کر کے وطن واپس آ رہے تھے۔ اپنے مذمتی بیان میں میاں محمد شہباز شریف نے کہا کہ ملالہ قوم کی بیٹی ہے۔ اور میں اس کی صحت یابی کیلئے خدائے بزرگ و برتر کے حضور دست بادعا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے قوم کی اس ہونہار بیٹی پر فائرنگ کا جان کر سخت تشویش اور دکھ ہوا ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا کہ ملالہ کی سکول وین پر فائرنگ انتہائی قابلِ مذمت اور گھناؤنا قدم ہے اور ان پر فائرنگ کرنے والے مسلمان ہو سکتے ہیں نہ

Marfat.com

پاکستانی۔وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا کہ انہوں نے گزشتہ سال لاہور میں پوزیشن ہولڈرز کی تقریب میں ملالہ کو مہمان خصوصی کے طور پر بلایا تھا اور وہاں انہیں مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا کہ جس قوم کی بیٹیاں ملالہ جیسی بہادر ہوں اس کے ارادوں کو کوئی شکست نہیں دے سکتا۔انہوں نے کہا کہ ایسے گھناؤنے واقعات کے پیچھے کارفرما عناصر ملک کو انارکی اور بے یقینی میں دھکیلنا چاہتے ہیں۔ملالہ ہمارا قومی اثاثہ ہے۔اللہ اس کو اپنی حفظ وامان میں رکھے۔انہوں نے مزید کہا کہ اللہ تعالیٰ ملالہ کو جلد صحت یاب کرے اور یہ بیٹی ہمیشہ قومی افق پر چمکتی دمکتی نظر آئے۔وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا کہ قوم کی بیٹی ملالہ پر بزدلانہ حملے کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ملالہ پر فائرنگ کرنے والے مسلمان تو کیا انسان بھی کہلانے کے حقدار نہیں۔

اس افسوسناک واقعہ پر پوری قوم رنجیدہ ہے اور اس کی صحت یابی کیلئے دعا گو ہے۔پاکستان کے لاکھوں بچے اور بچیاں تعلیم حاصل کر رہے ہیں، یہ قوم کے نونہال ہیں اور ملک کا مستقبل ان سے وابستہ ہے۔ایسے بچے اور بچیوں پر حملے انتہائی افسوسناک ہیں۔وزیر اعلیٰ پنجاب نے یہ پیشکش بھی کی تھی کہ پنجاب حکومت ملالہ کے بہترین علاج ومعالجہ کے تمام اخراجات برداشت کرنے کیلئے تیار ہے اور اگر بیرون ملک علاج کی ضرورت پڑی تو پنجاب حکومت اس کے بھی اخراجات برداشت کرے گی۔وزیر اعلیٰ پنجاب جب غیر ملکی دورے سے واپس لاہور پہنچے تو علامہ اقبال انٹر نیشنل ائرپورٹ پر میڈیا سے ملالہ پر بزدلانہ حملے کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے ان کی آواز بھرا گئی۔وزیر اعلیٰ پنجاب کے چہرے پر دکھ اور رنج کے تاثرات نمایاں

Marfat.com

تھے۔انہوں نے میڈیا سے بات چیت کرتے ہوئے ملالہ کی کم عمری میں امن کے فروغ اور انتہا پسندی کے خاتمے کیلئے خدمات کو زبردست الفاظ میں خراجِ تحسین پیش کیا اور کہا کہ ظالموں نے قوم کی بیٹی کی آواز ہم سے چھیننے کی کوشش کی۔اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور قوم کی دعاؤں سے ملالہ جلد صحت یاب ہوکر ہمارے درمیان موجود ہو گی۔وزیراعلیٰ محمد شہباز شریف نے امن اور تعلیم کی سفیرہ ملالہ کے بھائی کو ٹیلی فون بھی کیا اور ملالہ کی صحت کے بارے دریافت کیا۔انہوں نے ملالہ کے بھائی سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج پوری قوم ملالہ کی جلد صحت یابی کیلئے دعا گو ہے۔

وزیراعلیٰ پنجاب ملالہ کی عیادت کیلئے ایف آئی سی بھی گئے اور ڈاکٹروں سے ملالہ کی صحت کے بارے معلومات بھی دریافت کیں۔وہ اس موقع پر ملالہ کے والد اور ماموں سے بھی ملے۔وزیراعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر 12 اکتوبر جمعۃ المبارک کو پنجاب بھر میں ملالہ کی صحت یابی کیلئے یومِ دعا منایا گیا اور صوبائی دارالحکومت کے علاوہ تمام ڈویژنل اور ضلعی دفاتر میں ملالہ کیلئے دعائے صحت کی گئی۔اس کے علاوہ تمام مساجد اور عبادت گاہوں میں بھی امن ایوارڈ یافتہ اور قوم کی ہونہار بیٹی کی صحت یابی کیلئے دعاؤں کا اہتمام کیا گیا۔پنجاب کے تمام تعلیمی اداروں میں بھی طلباوطالبات اور اساتذہ نے ملالہ کی صحت یابی کیلئے دعا کی۔اس سلسلے میں ماڈل ٹاؤن لاہور میں بھی دعائیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا اور وزیراعلیٰ پنجاب نے ملالہ کی جلد صحت یابی کیلئے خصوصی دعا کرائی اور کہا کہ ملالہ قوم کا فخر ہے اور آج ملک بھر میں قوم کی اس بیٹی کی زندگی کیلئے دعائیں کی جارہی ہیں جو انشاء اللہ بارگاہ الٰہی میں قبولیت پائیں

Marfat.com

گی۔انہوں نے کہا کہ پوری قوم کے ہاتھ بارگاہِ الٰہی میں دعا کیلئے اٹھے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور قوم کی پرخلوص دعاؤں سے ملالہ صحت یاب ہو کر جلد ہمارے درمیان ہوگی۔دعائیہ تقریب میں مسلم لیگ (ن) لاہور کے صدر وایم این اے پرویز ملک، سرکاری افسران اور شہریوں نے شرکت کی۔وزیراعلیٰ پنجاب نے ملالہ یوسفزئی کی تعلیم کیلئے خدمات کے اعتراف میں اٹک میں واقع دانش سکول کو ملالہ یوسف زئی کے نام سے منسوب کرنے کا اعلان بھی کیا ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

ملالہ واقعہ کا ردِ عمل

ملالہ کی سہیلی کائنات کے خوفزدہ والدین:

آج 6 دسمبر 2012ء ہے۔ پرسوں کائنات کے گھر کے برابر والے گھر میں ایک بم پھٹا تھا اس بم کے پھٹنے سے کائنات کے والدین کا خوف پہلے سے بڑھ گیا ہے اور ملالہ کے ساتھ زخمی ہونے والی اس کی سہیلی کائنات کے اہل خانہ نے گھر چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا ہے مینگورہ کے قریب باغ میں واقع کائنات کے مکان کے برابر والے مکان میں دھماکے کے بعد بچے اور خواتین دھاڑیں مار کر روتے رہے' کائنات اس روز سکول بھی نہ جا سکی۔ کائنات کے والد ریاض نے کہا کہ جب ان کے برابر واقع گھر میں بم پھٹا تو ایسے لگا کہ ہمارے گھر میں ہی دھماکہ ہو گیا ہے جبکہ اس حوالہ سے ڈی پی او سوات نے کہا ہے کہ یہ دھماکہ دہشت گردی کا شاخسانہ نہیں بلکہ گیس لیک ہوئی تھی۔

ملالہ کے نام پر سکول قائم:

برطانیہ میں کام کرنے والی پاکستان ہیومن رائٹس نے ملالہ کے نام سے سوات میں سکول قائم کرنے کا اعلان کر دیا ہے جس کے لئے فنڈنگ پاکستانی کمیونٹی

Marfat.com

کرے گی جبکہ یہاں مستقبل میں بھی شازیہ اور کائنات کے نام پر نجی سکول قائم کئے جائیں گے۔ یہ بات 5 دسمبر 2012ء کو گزشتہ روز برطانیہ کے سابق میئر احمد شہزاد نے سوات میں اپنے ایک روزہ دورے کے دوران میڈیا کے نمائندوں کو بتائی۔ انہوں نے کہا کہ پوری قوم کو اپنی ان دلیر بیٹیوں پر فخر ہے انہوں نے کائنات اور شازیہ سے بھی ملاقات کی اور ان کی خیریت دریافت کی۔

ضیاءالدین یوسفزئی اقوام متحدہ کے خصوصی مشیر برائے عالمی تعلیم مقرر:

ملالہ یوسف زئی کے والد ضیاءالدین یوسف زئی کو اقوام متحدہ کا خصوصی مشیر برائے عالمی تعلیم مقرر کر دیا گیا۔ اقوام متحدہ کے نمائندہ برائے تعلیم اور سابق برطانوی وزیراعظم گورڈن براؤن نے میڈیا کو بتایا کہ صحت یابی کے بعد ملالہ خود بھی اس کمپین کا حصہ بن جائے گی۔ گورڈن براؤن نے مزید کہا کہ ہم ملالہ یوسف زئی کے یوم پیدائش 22 جولائی کو عالمی سطح پر منانے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔

تعلیم بچگان سے دہشتگردی کو شکست دیں گے: زرداری

پاکستان اور یونیسکو نے پاکستان اور دیگر ممالک میں عالمی برادری کی معاونت سے بچیوں کی تعلیم کے فروغ کے لئے ''لڑکیوں کی تعلیم کے حق کیلئے ملالہ فنڈ'' کے قیام کیلئے ایک تاریخی مفاہمت کی یادداشت پر دستخط کئے ہیں۔ پاکستان نے فنڈ کیلئے ایک کروڑ ڈالر کی ابتدائی رقم کا اعلان کیا۔ جبکہ ملالہ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے صدر آصف علی زرداری نے کہا کہ ملالہ یوسفزئی روشن خیال اور ترقی پسند

Marfat.com

پاکستان کی عکاس ہیں، ان پر حملہ تاریکی کی قوتوں نے کیا، ہم بچوں کو پڑھا کر دہشت گردوں کو شکست دیں گے۔ انہوں نے کانفرنس میں مطالبہ کیا کہ لڑکیوں کی تعلیم کیلئے عالمی برادری گرینڈ الائنس تشکیل دے تاکہ پاکستان سمیت کسی بھی ملک میں کوئی لڑکی تعلیم کے بغیر نہ رہے۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گرد اسلام کو بدنام کر رہے ہیں، پاکستان کو جمہوری، تعلیمی اور روشن خیال بنائیں گے، جمہوریت کے ذریعے امن قائم کیا جا سکتا ہے، پاکستان میں آئندہ انتخابات صاف اور شفاف ہوں گے۔ پیرس میں ''ملالہ کے حق میں اٹھ کھڑے ہوں، تعلیم لڑکیوں کا حق ہے'' کے عنوان سے منعقد ہونے والی بین الاقوامی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے صدر مملکت نے کہا کہ وہ پاکستان کی بیٹی ملالہ کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں ملالہ پر تعلیم دشمن قوتوں نے حملہ کیا تھا تعلیم کو فروغ دینے والے ممالک ہی ترقی کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انتہا پسند ترقی کے راستے میں رکاوٹ بن رہے ہیں، ہمارا ویژن جمہوریت اور ترقی پسند پاکستان ہے اسلام امن کا درس دیتا ہے۔ ملالہ روشن اور ترقی پسند پاکستان کی عکاس ہے۔ صدر نے کہا کہ عوام کی ترقی اور خوشحالی کا واحد راستہ جمہوریت ہے آمروں نے ہمیشہ جمہوری عمل کو پٹڑی سے اتارا۔ آئندہ انتخابات کو صاف اور شفاف بنائیں گے اپنے بچوں کو تعلیم دے کر دہشتگردوں کو شکست دیں گے، شدت پسند اسلام کو بدنام کر رہے ہیں۔ دریں اثناء پاکستان اور یونیسکو نے پاکستان اور دیگر ممالک میں عالمی برادری کی معاونت سے بچوں کی تعلیم کے فروغ کے لئے ''لڑکیوں کی تعلیم کے حق کیلئے ملالہ فنڈ'' کے قیام کے لئے ایک تاریخی مفاہمت کی یادداشت پر دستخط کئے ہیں۔ صدر مملکت

Marfat.com

آصف علی زرداری بھی اس موقع پر موجود تھے جبکہ وفاقی وزیر تعلیم وتربیت شیخ وقاص اکرم اور یونیسکو کی ڈائریکٹر جنرل ارینا بکووا نے وی این او کے پیرس ہیڈکوارٹرز میں مفاہمت کی یادداشت پر دستخط کیے۔ یہ تقریب بچیوں کی تعلیم کے لئے فروغ اور بین الاقوامی کانفرنس کی مناسبت سے منعقد ہوئی فنڈ بچیوں کی تعلیم کی بہتری کی سرگرمیوں کے لئے ریونیوا کاؤنٹ اور فنڈز کے دیگر امور کار وطریقہ جات کا حامل ہوگا۔

دنیا کے 100 بڑے دانشوروں میں ملالہ 6ویں نمبر پر:

امریکہ کا مشہور رسالہ، فارن پالیسی ہر سال نئے پرانے ایسے 100 دانش وروں کی فہرست شائع کرتا ہے جن کے نظریات یا عمل عالمی سطح پر ہلچل مچائے رکھیں۔اس سلسلے میں تازہ رپورٹ پچھلے دنوں سامنے آئی جس میں پاکستانی طالبہ ملالہ یوسفزئی کو بھی 6ویں نمبر پر شامل کیا گیا ہے۔تاہم مغربی طرز فکر رکھنے کے باعث یہ امریکی رسالہ مخصوص نقطہ نظر بھی رکھتا ہے۔اسلامی دنیا سے عموماً وہی دانشوریا رہنما جگہ پاتے ہیں جو مغربی نظریات کی طرف جھکاؤ رکھیں یا مروجہ مذہبی ومعاشرتی روایات سے بغاوت کریں ۔چنانچہ وہ دنیائے اسلام میں متنازع حیثیت رکھتے ہیں۔دوسرے عموماً امریکی ویورپی دانشور ہی فہرست میں چھائے رہتے ہیں جن کے نظریات مغربی مسائل سے متعلق ہیں۔ مثلاً فہرست سے مصری صدر، محمد مرسی غائب ہیں جو مشرق وسطیٰ میں سب سے قابل حکمران ہیں۔ان خامیوں کے باوجود فہرست میں ہر بار ایسے نام بھی نظر آتے ہیں جو عالمی، سیاسی، معاشی یا سماجی میدانوں میں بنی نوع انسان کی خدمت کررہے ہیں۔

☆☆☆

Marfat.com

ملکی، بین الاقوامی شخصیات، تنظیمات، اداروں کے تاثرات

پنجاب سول سیکرٹریٹ میں دعائیہ تقریب

چیف سیکرٹری ناصر محمود کھوسہ، ایڈیشنل سیکرٹری سہیل عامر، آئی جی پنجاب حاجی حبیب الرحمٰن، چیئرمین پی اینڈ ڈی جاوید اسلم، سیکرٹری پی اینڈ ڈی عارف انور کلو، سیکرٹری صحت کیپٹن عارف ندیم، سیکرٹری اطلاعات محی الدین وانی، سیکرٹری ہائیر ایجوکیشن ڈاکٹر اعجاز منیر، سیکرٹری سکولز اسلم کمبوہ، سیکرٹری طارق باجوہ، سیکرٹری داخلہ شاہد خان، سیکرٹری کوآپریٹو ڈاکٹر امیر، سیکرٹری پبلک پراسیکیوشن محمد معروف، سیکرٹری خوراک عرفان علی، سیکرٹری لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ عرفان الٰہی، سیکرٹری لوکل گورنمنٹ بورڈ محمد رضوان شریف، سیکرٹری سپورٹس ہارون احمد خان، ڈائریکٹر جنرل آثار قدیمہ ڈاکٹر عصمت طاہرہ، سیکرٹری اوقاف طارق محمود پاشا، سیکرٹری خصوصی تعلیم عبدالرشید سنبل، ایس اینڈ جی اے ڈی اوریا مقبول جان عباسی، ڈپٹی سیکرٹری بلدیات فائزہ علی قاسم، انتظامی افسروں اور ہزاروں سرکاری ملازمین نے دعائیہ تقریب میں شرکت کی، خطیب جامع مسجد سول سیکرٹریٹ مولانا محمد رمضان نے دعا کروائی۔

☆☆☆

10 اکتوبر 2012ء جامعہ نعیمیہ لاہور میں نماز فجر کے بعد عزم و ہمت کی

Marfat.com

عظیم مثال ملالہ یوسف زئی کی صحت یابی کے لئے دعا کی گئی اجتماعی دعا کے بعد ملالہ کے لئے قران پاک کی تلاوت کی گئی جس میں چھوٹے بڑے ہر عمر کے لوگ شامل تھے اور سب کے سب ملالہ کیلئے دعا گو تھے۔ان کا کہنا تھا دہشت گرد نیست و نابود ہوں گے اور ملالہ ضرور صحت یاب ہوگی۔ملالہ یوسف زئی پر قاتلانہ حملہ کو کراچی کے طلباء وطالبات نے بزدلانہ کارروائی قرار دیا اور اس واقعے کو قوم پر حملہ قرار دیا۔

☆☆☆

سوات میں طلباء وطالبات نے قوم کی بیٹی کی صحت یابی کے لئے خصوصی اجتماعی دعا کی اور حکومت سے حملہ آوروں کو سخت سے سخت سزا دینے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کو انہیں سکیورٹی فراہم کرنی چاہیے تھی، کراچی، پشاور اور کوئٹہ سمیت ملک کے مختلف علاقوں کی مساجد میں ملالہ کی صحت یابی کیلئے دعا

☆☆☆

صائم علی دادا سیکرٹری اطلاعات آل پاکستان مسلم لیگ پنجاب 'ملک خالد محمود نائب صدر آل پاکستان مسلم لیگ پنجاب ڈاکٹر فاروق طاہر چشتی رہنما پاکستان تحریک انصاف پی پی 156

☆☆☆

ملالہ کے ملزموں کو جلد از جلد گرفتار کر کے کڑی سزا دی جائے، وہ درندے جو بچی اور معصوم بچیوں کو نشانہ بنا چکے ہیں ان کو انسان کہنا بھی انسانیت کی توہین ہے
گلریز اقبال صدر انصاف سٹوڈنٹس فیڈریشن لاہور

Marfat.com

ملالہ یوسفزئی پر حملہ قابل مذمت ہے۔

قیصر شریف سیکرٹری جنرل شباب ملی پاکستان

☆☆☆

ملالہ کے علاج پر آنے والے تمام اخراجات حکومت پنجاب برداشت کرے گی۔

میاں شہباز شریف وزیراعلیٰ پنجاب

☆☆☆

ملالہ یوسفزئی اور ساتھی طالبات پر قاتلانہ حملہ کی شدید مذمت کرتے ہیں، یہ بزدلانہ کارروائی ہے۔

امریکی ترجمان محکمہ خارجہ

☆☆☆

ملالہ پر حملہ غیر اسلامی فعل ہے، علماء سے مذمت کیلئے کہنے والے خود قاتل ہیں۔

مولانا فضل الرحمان امیر جے یو آئی (ف)

☆☆☆

ملالہ پر حملے کے وقت ایجنسیاں کہاں سو رہی تھیں۔

سید منور حسن امیر جماعت اسلامی پاکستان

☆☆☆

ملالہ پر حملہ قوم کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔

علامہ رائے مزمل حسین صدر پیپلز پارٹی علماء ونگ پنجاب

Marfat.com

امن کیلئے کام کرنیوالوں کو دہشتگردی کا نشانہ بنانا افسوسناک ہے۔

جاوید کمیانہ چیئرمین، شریف سجاد بھٹی وائس چیئرمین جمہوری روشن پاکستان پارٹی

☆☆☆

وزیراعظم ملالہ یوسفزئی کو امن اور تعلیم کیلئے سفیر نامزد کریں۔

چودھری شجاعت حسین سربراہ پاکستان مسلم لیگ پاکستان

☆☆☆

ملالہ پر حملہ ''ویک اپ کال'' ہے، شدت پسندوں کا مقابلہ کرنا ہوگا۔

حنا ربانی کھر وفاقی وزیر خارجہ حکومت پاکستان

☆☆☆

تعلیمی بورڈ آفس میں امن کی سفیر ملالہ کیلئے دعا۔

نصراللہ ورک چیئرمین بورڈ، مظفر اقبال چشتی سیکرٹری بورڈ

☆☆☆

ملالہ اسلام، شریعت اور مجاہدین کیخلاف تھی۔

کالعدم تحریک طالبان پاکستان

☆☆☆

ملالہ پر حملے کیخلاف پنجاب یونیورسٹی اکیڈمک سٹاف ایسوسی ایشن کی مذمتی ریلی، ملالہ پر حملہ بزدلانہ اقدام ہے۔

لیاقت بلوچ رہنما جماعت اسلامی پاکستان

Marfat.com

ملالہ اوراس کی ساتھی طالبات پر حملے کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔

ماروی میمن کا ملالہ کے والد سے ملاقات کے موقع پر اظہار خیال۔

☆☆☆

ملالہ پر حملہ ایجنسیوں کی غفلت کا نتیجہ ہے، ہر روز نجانے کتنی ملالہ امریکی اور ریاستی دہشت گردی کا نشانہ بنتی ہیں۔

امیر العظیم امیر جماعت اسلامی لاہور

☆☆☆

حکمرانوں کو صرف ملالہ کے زخمی ہونے کا ملال کیوں ہے؟ ڈرون حملوں میں مارے جانے والے معصوم بچوں کی اموات کا بھی احساس کیا جائے۔

ناصر اقبال خان مرکزی صدر ہیومن رائٹس موومنٹ

☆☆☆

ملالہ کی میڈیا کوریج پر طالبان نے صحافتی تنظیموں اور بعض صحافیوں کو نشانہ بنانے کا منصوبہ بنالیا۔

معتبر ذرائع کا انکشاف

☆☆☆

امریکی، ڈرون حملوں اور لال مسجد کی شہید بچیوں پر آواز بلند کی جائے جس زدہ معاشرے میں ملالہ نے قدامت پسندوں اور روشن خیالوں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کردیا۔ملالہ پر حملہ علم پر حملہ ہے، وقت آگیا ہے کہ دہشت گردوں کیخلاف فیصلہ

Marfat.com

کن اقدام کیا جائے ۔مکالمے اور مذاکرات کی راہ اپنائی جائے ،تشدد کا راستہ اپنا کر اسلام کی تعلیمات مسخ نہ کی جائیں۔

ڈاکٹر عامر لیاقت حسین جیوٹی وی کراچی، میجر حیدر حسن لاہور۔

☆☆☆

ملالہ ریکوری کے بعد مہینوں تک زیر علاج رہے گی، دماغ میں سوجن ختم ہونے میں دو ہفتے بھی لگ سکتے ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر خلیق الزمان پی آئی ایم سی کے ہیڈ آف نیورو سرجری

☆☆☆

ملالہ پر حملہ کو آپریشن کیلئے جواز بنانا درست نہیں، کراچی میں ٹارگٹ کلنگ، بلوچستان میں لاپتہ افراد اور ڈرون حملے حکومتی ناکامی ہے۔

جنرل فیض علی چشتی، عزیز احمد اعوان تعمیر پاکستان پارٹی

☆☆☆

ملالہ کے تعلیم مشن کے ساتھ ہیں۔

رانا محمد خاور سلمان گوجرہ

☆☆☆

ایمپلائز یونین متروکہ وقف املاک بورڈ کے اجلاس میں ملالہ پر حملہ کی مذمت اور جلد صحت یابی کی دعا۔

اجلاس میں سیکرٹری جنید احمد ایمپلائز یونین کے جنرل سیکرٹری عبدالوحید خان، ایڈمنسٹریٹر

Marfat.com

بورڈ چودھری انور سعید، سپرنٹنڈنٹ عامر حسین، ممبر بورڈ میاں منیر، مظفر اقبال کی شرکت۔ ملالہ کے لئے دعائیں کی گئیں۔ امن کی ننھی علمبردار ملالہ یوسف زئی کی جلد صحت یابی کے لئے انجمن شہریاں لاہور کے ہیڈ آفس ٹاؤن شپ میں دعائیہ تقریب۔

☆☆☆

وابستگان سندر شریف کے کنونشن منعقدہ لاہور میں ملالہ یوسف زئی پر حملہ کی مذمت، جلد صحت یابی کی دعا۔ ملالہ پر حملہ کرنے والے وہی ہیں جنہوں نے داتا حضورؒ، پاک پتن شریفؒ، امام بریؒ: عبداللہ شاہ غازیؒ پر بم دھماکے کئے۔ اب نوبت یہاں تک آ گئی ہے کہ بچے بھی محفوظ نہیں ہیں۔ ان حملوں کو ڈرون حملوں کا جواب قرار دینا درست نہیں ہے۔

سید محمد حبیب عرفانی سجادہ نشین سندر شریفؒ۔

☆☆☆

ملالہ یوسفزئی پر حملہ امریکی اور اسرائیلی ایجنٹوں کی کاروائی ہے۔

علامہ راجہ ناصر عباس مرکزی سیکرٹری جنرل' علامہ محمد امین شہیدی سیکرٹری جنرل مجلس وحدت المسلمین پنجاب علامہ عبدالخالق اسدی مرکزی سیکرٹری سیاسیات سید ناصر عباس شیرازی

☆☆☆

شمالی وزیرستان میں ملالہ حملے جیسے بہانے کی ضرورت نہیں۔ ملالہ ہمارے ماتھے کا جھومر ہے۔ جو لوگ اس کے خلاف ہیں ہمارا ان کے خلاف جہاد ہے۔

Marfat.com

وفاقی وزیر اطلاعات ونشریات قمر زمان کائرہ

☆☆☆

ملالہ کے خون پر شیش محل تعمیر نہ کئے جائیں۔ مدرسوں پر بمباری کی بھی مذمت کی جائے۔

مولانا فضل الرحمٰن، امیر جمعیت علمائے اسلام (ف)

☆☆☆

ملالہ پر حملہ آور ہونے والے انسان نہیں درندے ہیں۔

قائد ایم کیو ایم الطاف حسین؛ چودھری دانیال عزیز سابق وفاقی وزیر

☆☆☆

الطاف حسین ملالہ کی طرح جرأت دکھائیں اور وطن میں آکر سیاست کریں۔

پروفیسر ساجد میر سربراہ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

☆☆☆

معصوم ملالہ پر حملہ بزدلانہ اقدام ہے۔

رہنما مسلم لیگ (ن) لاہور چودھری علی عدنان، چودھری علی عمران

☆☆☆

حکومت دہشت گردی کے خاتمے کیلئے مؤثر حکمت عملی بنائے۔

الحاج قیصر اقبال بٹ سابق ایم پی اے ور ہنما مسلم لیگ ن لاہور

☆☆☆

Marfat.com

ملالہ پر حملہ سازش ہے،فوج وزیرستان آپریشن نہیں کرے گی

سابق سربراہ پاک فوج جنرل (ر) اسلم بیگ

☆☆☆

ملالہ کو دختر پاکستان کا لقب دیا جائے۔

فیصل کریم کنڈی ڈپٹی سپیکر قومی اسمبلی

☆☆☆

ملالہ کے مشن کو مشعل راہ بنائیں۔

محمد عظیم ہائی ٹیک سوسائٹی لاہور

☆☆☆

ملالہ پر حملہ امریکہ افغانستان اور پاکستانی حکومتوں کی سازش ہے۔

دفاع پاکستان کونسل

☆☆☆

ملالہ کیلئے مسجد الحرام،مکتہ المکرّمہ اور مدینہ منورہ میں خصوصی دعائیں

☆☆☆

متحدہ عرب امارات کے شاہی خاندان کی ملالہ کیلئے ایئر ایمبولینس کی پیشکش،وفد بھی پہنچ گیا ملالہ کے بچنے کے امکانات ففٹی ففٹی ہیں۔

غیر ملکی میڈیا

☆☆☆

Marfat.com

ملالہ واقعہ کو بعض لوگ اپنے مقاصد کیلئے استعمال کر رہے ہیں۔

سید منور حسن امیر جماعت اسلامی پاکستان

☆☆☆

ملالہ حملے کے پس پردہ سازش بے نقاب ہونے پر قوم کانوں کو ہاتھ لگائے گی، امریکہ پاکستانی حکمرانوں کو ٹشو پیپر کی طرح استعمال کر کے پھینکتا ہے، اب بھی یہی کریگا۔

حافظ حسین احمد مرکزی رہنما جمعیت علمائے پاکستان

☆☆☆

ملالہ پر حملہ شمالی وزیرستان آپریشن کا جواز بنانے کی سازش ہے۔

ڈاکٹر علامہ ابوالخیر زبیر مرکزی صدر جمعیت علماء پاکستان

☆☆☆

ملالہ حملے کی مذمت کرتے ہیں، مسلمان اتحاد کا مظاہرہ کریں

ممتاز مذہبی شخصیت قاری غلام مصطفیٰ

☆☆☆

قوم کو ملالہ پر حملہ کرنے والے دہشت گردوں کا مل کر مقابلہ کرنا ہوگا۔

ثمینہ خالد گھرکی وفاقی وزیر حکومت پاکستان

☆☆☆

ملالہ یوسفزئی پر حملہ پختون روایات کے منافی ہے۔

حاجی غلام احمد بلور وفاقی وزیر ریلوے حکومت پاکستان

Marfat.com

ہم ملالہ اور اس کی ساتھی طالبات کائنات اور شازیہ پر حملہ کی شدید مذمت کرتے ہیں اوران کی جلد صحت یابی اور درازی عمر کیلیئے دعا گو ہیں حکومت اس گھناؤنے فعل کے شریک افراد کو گرفتار کر کے جلد از جلد کیفر کردار تک پہنچائے۔

علامہ عنایت علی شاکر چیئرمین تحریک اخوت اسلامی پاکستان بین المذاہب ڈائیلاگ کمیٹی پی او بکس نمبر 2055 جی پی او اسلام آباد پاکستان

☆☆☆

ملالہ نے بنیادی حقوق کیلیئے آواز بلند کی ہے اس نے اپنے علاقے اور ملک کیلیئے بہت جدوجہد کی ملالہ کی محنت اور جذبے کی قدر کرتے ہیں ہم اس کی جدوجہد کو سراہتے ہیں اوران کے اہل خانہ سے بہت ہمدردی ہے۔

ہیلری کلنٹن امریکی وزیر خارجہ

☆☆☆

امریکہ ملالہ پر ہونے والے قاتلانہ حملہ کی شدید مذمت کرتا ہے حملہ سفاکانہ اور بزدلانہ اقدام ہے کوئی ذی شعور ایسی حرکت نہیں کر سکتا دہشت گردوں کا حملہ دل دہلا دینے والی کارروائی اور دہشت گردی کی نئی لہر ہے' حملہ ثابت کرتا ہے کہ پاکستان میں اب بھی دہشت گردی کی پاکٹس موجود ہیں آپریشن پاکستان کا اندرونی معاملہ ہے' فیصلہ پاکستان نے کرنا ہے کہ کب اور کہاں آپریشن کرنا ہے دہشت گردی کے خاتمے کیلیئے سخت وسائل استعمال کرنے چاہئیں ملالہ کے علاج معالجہ کے حوالہ سے امریکی حکومت ہر قسم کے تعاون کے لئے تیار ہے۔

Marfat.com

قائم مقام امریکی ناظم الامور رچرڈ ہاگلینڈ

☆☆☆

طالبان پاکستان کو غیر مستحکم نہیں کر سکتے۔

ماہر سیاسیات امریکہ فرانکس فوکو ہاما

☆☆☆

ملالہ پر حملہ انسانیت کو قتل کرنے کی بزدلانہ کوشش ہے۔

علامہ ڈاکٹر محمد طاہر القادری سرپرست تحریک منہاج القرآن

☆☆☆

کمسن طالبہ کی صحت یابی کیلئے دعا گو ہیں حملہ آور انسان کہلوانے کے حق دار نہیں۔

شیخ القرآن مفتی محمد وحید قادری ناظم اعلیٰ جامعہ رضویہ ٹرسٹ ماڈل ٹاؤن لاہور

☆☆☆

اقلیتی املاک کی صوبائی تحفظ کمیٹی کے چیئرمین سینٹر کامران مائیکل کی اپیل پر ملک بھر کے تمام گرجا گھروں میں ملالہ کی جلد صحت یابی کیلئے دعائیہ تقریبات کی گئیں

☆☆☆

ملالہ سے اظہار ہمدردی اور اس کی جلد صحت یابی کی دعا کرتے ہیں۔

محمد اکرم سرویا، حاجی محمد اسلم، وارث ہنجرا، محمد ثاقب رائے، محمد آصف، اجمل فاروق، محمد لطیف، محمد منشاء، ریاض احمد ڈھلوں، خالد نقشبندی، غلام نبی ورک، ارشد جاوید نیازی اور عہدیداران آل پاکستان کلرکس ایسوسی ایشن شیخوپورہ

Marfat.com

ملالہ پر حملہ سازش ہے۔

چوہدری شہزاد نذیر سندھو ایڈووکیٹ آف سلطان کے صوبائی رہنما (ن) لیگ

☆☆☆

ملالہ پر حملہ انسانیت کی توہین ہے۔

مظہر جاوید سابق ایم پی اے و رہنما مسلم لیگ (ن) گوجرانوالہ

☆☆☆

ملالہ پر حملہ دہشت گردوں کی بزدلانہ کارروائی ہے۔

سیٹھ محمد اصغر ٹی صدر پی پی کاموں کے، ایس اے انصاری رہنما پی وائی او، وارث مسیح سہوترا رہنما پی پی اقلیتی ونگ، چوہدری محمد خورشید

☆☆☆

ملالہ پر حملہ کے ملزموں کا وزیر داخلہ کو علم ہے تو انہیں سامنے لائیں تاکہ پس پردہ حقائق سامنے آسکیں۔

سمیعہ راحیل قاضی سابق رکن اسمبلی و چیئر مین ویمن کمشن جماعت اسلامی پاکستان

☆☆☆

حملہ سے قبل ملالہ کے والد نے امریکی سفیر، وزیر خارجہ، اعلیٰ فوجی حکام ہالبروک سے خفیہ ملاقاتیں بھی کیں۔

نیویارک کی ڈاکومینٹری میں دعویٰ

☆☆☆

Marfat.com

ملالہ قوم کی بیٹی ہے اللہ تعالیٰ اسے صحت اور تندرستی دے۔

چوہدری خالد محمود ورک رہنما تحریک انصاف حلقہ 133 شیخوپورہ

☆☆☆

دین اسلام نے ہر مسلمان مرد عورت پر تعلیم حاصل کرنا فرض قرار دیا ہے ملالہ پر حملہ بزدلانہ کارروائی ہے

سید سجاد اکبر کاظمی مرکزی صدر پنجاب ٹیچرز یونین وعہدیداران رانا لیاقت علی، چوہدری ارشد

☆☆☆

ایم پی اے ڈاکٹرز مرد یاسمین کی اپنی رہائش گاہ پر دیگر خواتین کے ہمراہ ملالہ کی جلد صحت یابی کیلئے خصوصی دعا

☆☆☆

علم کی دولت کو بارود کے ڈھیر کی نذر کرنے والے انسانیت کے ماتھے پر بدنما داغ ہیں۔

ام کلثوم صدر شعبہ خواتین آل پاکستان مسلم لیگ آرگنائزر ثمینہ مختار، سنیئر نائب صدر شاہدہ نصیر، جنرل سیکرٹری ناہید عدیل ملک

☆☆☆

دی نیشنل سکول گلبرگ میں ملالہ کیلئے دعائیہ تقریب

☆☆☆

پنجاب یونیورسٹی اکیڈمک سٹاف ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام قائم مقام وی سی پنجاب

Marfat.com

یونیورسٹی ڈاکٹر لیاقت علی کی قیادت میں ملالہ پر حملہ کے خلاف ریلی' درجنوں اہلکاروں اور ملازمین کی شرکت' ریلی کے اختتام پر جلد صحت یابی کی دعا کی گئی

☆☆☆

اسماُ الحسنیٰ فاؤنڈیشن پاکستان خواتین ونگ کی طرف سے ملالہ پر حملہ کے خلاف فیصل ٹاؤن لاہور میں ریلی نکالی گئی۔

مہک فاطمہ، انعم اسامہ، صفیہ قادری، آدیہ ثناء، رمیضہ نعمان کی شرکت

☆☆☆

تاجر برادری ملالہ پر بزدلانہ اور وحشیانہ حملہ کی شدید مذمت کرتی ہے حکومت درندہ صفت ملزمان کو فی الفور گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دے۔

خالد پرویز صدر انجمن تاجران اردو بازار لاہور

☆☆☆

ملالہ پر حملہ قابل مذمت ہے' حملہ کرنے والوں نے عالمی ایجنڈا پورا کیا۔

پروفیسر ساجد میر سربراہ مرکزی جمعیت اہلحدیث

☆☆☆

ملالہ پر حملہ کرنے والوں کو انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے: بان کی مون

گورنر لطیف کھوسہ نے گورنر خیبر پی کے کے ہمراہ ہسپتال میں جا کر ملالہ کی عیادت کی۔

☆☆☆

معصوم بچیوں پر حملہ کرنے والے جہادی نہیں فسادی ہیں۔

Marfat.com

صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم رضوی ایم این اے

☆☆☆

ملالہ کی جلد صحت یابی کے لئے دعا گو ہیں۔

ہمایوں اختر خان سینیٹر ہارون اختر خان مرکزی رہنما پاکستان مسلم لیگ

☆☆☆

عمران خان کا ملالہ کے ساتھ زخمی ہونے والی بچیوں سے ٹیلی فون کے ذریعے رابطہ' عیادت کی' جمعہ 11 اکتوبر کو پورے ملک میں ملالہ کیلئے یومِ دعا منایا گیا پورے ملک میں دعائیں ملالہ کی صحت یابی کیلئے ایل ڈی اے سکولز میں یوم دعا منایا گیا۔

☆☆☆

ملالہ واسلام پر حملے ایک ہی سلسلے کی کڑی ہیں۔

پیر معصوم شاہ نقوی مرکزی صدر جمعیت علمائے پاکستان

☆☆☆

ملالہ مشکل دور میں دوسروں کیلئے مشعلِ راہ بنی۔

ڈی سی او لاہور نورالامین مینگل

☆☆☆

جس کسی نے بھی یہ شرمناک حرکت کی ہے ہم اس کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔

امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید

☆☆☆

Marfat.com

سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے تمام دفاتر میں ملالہ کیلئے یومِ دعا۔ ملازمین نے بھرپور شرکت کی

☆☆☆

بزدلانہ حملے سے ملالہ کے کام کو تقویت ملے گی۔

فاروق احمد چودھری نارتھ کراچی

☆☆☆

امن کی سفیر پر حملے سے دہشت گرد قوم کو خوفزدہ نہیں کر سکتے۔

عرفان اقبال شیخ صدر قومی تاجر اتحاد، نذیر احمد چوہان، وقار حسین، بابر علی خان، خالد جاوید، سلیم ارشد، عظمت شاہ، باغی خان، راجہ جاوید، میاں زاہد جاوید

☆☆☆

پوری قوم ملالہ کیلئے دعا گو اور اس کے والدین کے ساتھ ہے۔

ڈاکٹر عبدالرشید مرزا ڈیرہ غازی خان، چودھری عتیق افضل

☆☆☆

ملالہ پر گولی چلانے والوں نے علم دشمنی کا ثبوت دیا۔

ڈاکٹر صبیحہ منصور وائس چانسلر لاہور کالج فارویمن یونیورسٹی، رجسٹرار ڈاکٹر ایس نجمن، ڈائریکٹر سٹوڈنٹس افیئر ز شیریں اسد

☆☆☆

Marfat.com

عزیز الرحمٰن چمن کی رہائش گاہ پر ملالہ کیلئے دعائیہ تقریب

☆☆☆

عورت فاؤنڈیشن کا ملالہ پر حملہ کیخلاف 15 اکتوبر کو پریس کلب لاہور کے سامنے احتجاجی مظاہرہ

امن کی آشا ملالہ پر حملہ علم دشمنی ہے۔

پاسٹر انور شہزاد رحمت علی غوری مظفر علی صدر لپکا حافظ آباد

☆☆☆

ملالہ قوم کی بیٹی ہے خدا کی ذات پر یقین ہے کہ وہ پھر سے صحت مند ہو کر قوم، امن اور تعلیم کیلئے کام کرے گی۔

صبا حمید ممتاز ٹی وی آرٹسٹ، عتیقہ اوڈھو شوبز آرٹسٹ

☆☆☆

امن کی سفیر ملالہ پر حملہ دہشت گردوں کی گھٹیا سوچ کی عکاسی ہے۔

قیصر شریف جنرل سیکرٹری شباب ملی پاکستان

☆☆☆

بھٹکی ہوئی انتہا پسند ذہنیت سے شدید خطرہ ہے۔

راجہ پرویز اشرف وزیر اعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان

☆☆☆

دعا ہے اللہ تعالیٰ قوم کی بہادر بیٹی ملالہ کو صحت یاب کرے۔

Marfat.com

جناب افتخار محمد چودھری چیف جسٹس سپریم کورٹ آف پاکستان

☆☆☆

ملالہ اور دوسری زخمی طالبات کی صحت یابی کیلئے محکمہ تعلیمات عامہ سول سیکرٹریٹ لاہور میں دعائیہ تقریب

☆☆☆

ملالہ پر حملہ اسلامی، سنی اتحاد کونسل کی 40 تنظیموں نے فتویٰ کی تائید کر دی

☆☆☆

ملالہ قوم کی لاکھوں بیٹیوں کیلئے روشن مثال ہے۔

مجتبیٰ شجاع الرحمٰن صوبائی وزیر تعلیم

☆☆☆

بادشاہی مسجد لاہور میں ہزاروں افراد کی ملالہ کی صحت یابی کیلئے دعائیہ تقریب

☆☆☆

ملالہ کی جلد صحت یابی کیلئے کیتھڈرل چرچ مال روڈ لاہور میں پادری پیٹر پرسی، پادری ریاض ملک اور غیر ملکی کرسچین برادری کی موجودگی میں ڈین آف کیتھڈرل چرچ شاہد معراج نے دعا کروائی

☆☆☆

ملالہ پر قاتلانہ حملہ کی شدید مذمت کرتے ہیں۔

محمد سرفراز خان چیئرمین انجمن تاجران عمر چوک ٹاؤن شپ لاہور و سابق کونسلر

☆☆☆

Marfat.com

سوات کی بلبل ملالہ جہالت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں امید کی کرن ہے۔

امیر مقام مرکزی سینئر نائب صدر مسلم لیگ (ن)

☆☆☆

ملک میں دہشت گردی یہودی ایجنٹ کر رہے ہیں ملالہ پر حملہ کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔

ثروت اعجاز قادری سربراہ پاکستان سنی تحریک

☆☆☆

11 اکتوبر جمعرات' ملالہ پر حملے کی مذمت کیلئے لاہور، اسلام آباد اور پنجاب کے تمام شہروں کے وکلاء کی ہڑتالیں: عدالتی امور ٹھپ

☆☆☆

قوم حکمرانوں سے ملالہ پر قاتلانہ حملہ کا حساب مانگتی ہے۔

میاں حمزہ شہباز شریف رہنما مسلم لیگ (ن)

☆☆☆

ملالہ پر قاتلانہ حملہ کرنے والوں کا پتہ ہے مگر ابھی تک ڈھونڈ نہیں سکے۔

میاں افتخار حسین صوبائی وزیر اطلاعات صوبہ خیبر پی کے

☆☆☆

بہادر ملالہ زندگی کی جنگ بھی بے جگری سے لڑ رہی ہے۔

کامران خان کا جیو کے پروگرام میں تجزیہ

☆☆☆

Marfat.com

بچیوں نے شدت پسندوں کی بربریت کے خلاف قوم کے ضمیر کو جھنجوڑا ہے' ملالہ میری بیٹی ہے علاج خود کرواؤں گا۔

جناب آصف علی زرداری صدر مملکت اسلامی جمہوریہ پاکستان

☆☆☆

ملالہ پر حملہ قابل مذمت ہے۔

عزت مآب الیگزینڈر جان ملک بشپ آف لاہور

☆☆☆

لاہور پولیس دفاتر میں ملالہ کی صحت یابی کیلئے دعائیں۔

☆☆☆

پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن لاہور میں ملالہ کیلئے دعائیہ تقریب

☆☆☆

طالبان کے نام پر دہشت گردی مسلمانوں کے خلاف سوچی سمجھی سازش ہے۔

ڈاکٹر محمد عبدالغفار جوہر ٹاؤن

☆☆☆

ملالہ پر حملہ بزدلانہ ہے' القاعدہ ختم ہو چکی، طالبان نے پھر سر اٹھالیا۔ امریکی میڈیا

پوری قوم کی دعائیں ملالہ کے ساتھ ہیں۔

حاجی چوہدری پرویز اقبال جٹ صدر مرغزار سوسائٹی ملتان روڈ لاہور وصدر مسلم لیگ (ن) یوسی 11 لاہور

☆☆☆

Marfat.com

علم کی شمع پر حملہ پوری انسانیت پر حملہ ہے۔
ڈاکٹر فاروق چودھری کمالیہ

☆☆☆

امن کی علامت ملالہ پر حملہ کی مذمت کرتے ہیں۔
ستھیال ویلفیئر ایسوسی ایشن حافظ آباد کے صدر رانا نظار

☆☆☆

ملالہ روشنی تعلیم کی علامت بن کر سامنے آئی ہے۔
رانا نعیم الرحمٰن خان رہنما تحریک انصاف گوجرانوالہ

☆☆☆

روحیل اصغر نے داروغہ والا میں ملالہ کیلئے دعا کروائی۔
ملک سعید، امین ہیرا، جہانگیر درانی، حاجی طفیل، سلیم اعوان اور دیگر کی شرکت

☆☆☆

مکہ کالونی گلبرگ لاہور میں الصادق اسلامک سنٹر کے زیرِ اہتمام مدرسہ الاسلامیہ للبنات میں ملالہ کیلئے دعائیہ تقریب۔
ملالہ پر حملہ علماء کا ردعمل غصے والا اور اچھا ہے۔
محمد یونس چشتی پی ٹی وی لاہور

☆☆☆

ملالہ ہر پاکستانی کیلئے امید کی علامت ہے۔

Marfat.com

شیری رحمٰن سفیر برائے امریکہ

☆☆☆

دہشت گردی ختم کرنے کیلئے حکومت امریکی غلامی ترک کردے۔

چوہدری صابر حسین بھٹی رہنما پاکستان تحریک انصاف شیخوپورہ

☆☆☆

سندھ کے وزیر تعلیم پیر مظہر الحق نے قوم کی بیٹی ملالہ کے نام سے منسوب گرلز سیکنڈری سکول کو ہائیر سیکنڈری سکول کا درجہ دینے کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ ملالہ نے قلم کی حرمت کیلئے علم بلند کیا ملالہ پر کئے گئے حملہ کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔

امریکی قونصل جنرل مائیکل ڈوڈمین

☆☆☆

دہشت گردوں کے حملہ سے خوف زدہ ہوں نہ تعلیم چھوڑوں گی، ملالہ کے ساتھ مل کر تعلیم کیلئے آواز اُٹھاؤں گی، سوات کی ہر لڑکی ملالہ بنے گی۔

زخمی بچی شازیہ کا اظہارِ خیال

☆☆☆

ملالہ پر حملہ حکومتی ناکامی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

مفتی منیب الرحمٰن

☆☆☆

ملالہ پر حملہ کرنے والے سفاک درندے ہیں۔

Marfat.com

صاحبزادہ علامہ انس نورانی' علامہ قاری زوار بہادر جمعیت علماء پاکستان (ن)

☆☆☆

ملالہ پاک وطن کا فخر ہیں۔

آصف الیاس گل ضلعی صدر پاکستان پیپلز پارٹی مینارٹی ونگ، چوہدری شہزاد گل، پیٹر کرامت مسیح، مبارک چراغ سہوترا، بابر مٹو، شکیل انجم

☆☆☆

ملالہ کے حملہ آوروں کو کیفرِ کردار تک پہنچانے کیلئے حکومت کا ساتھ دینا ہوگا۔

سیٹھ غلام رسول رہنما پاکستان پیپلز پارٹی شیخو پورہ، سیٹھ یاسین کرمانوالہ ٹریڈرز، سیٹھ افتخار علی طیب

☆☆☆

ملالہ کو پوری دنیا اپنی بیٹی بنا لے، ہر شخص کہے یہ میری بچی ہے۔

گورڈن براؤن

☆☆☆

ملالہ پر قاتلانہ حملہ کے خلاف نجی سکولز مالکان کا ادیب جاودانی کی قیادت میں مظاہرہ

ملالہ پر قاتلانہ حملہ کے واقعہ نے پوری قوم کو یکجا کر دیا ہے۔

چوہدری محمد ارشد گھر کی رہنما پی پی لاہور

☆☆☆

امن کیخلاف بچیوں پر حملہ کرنے والوں کو میدان میں آ کر مقابلہ کرنے کا چیلنج۔

Marfat.com

امن جرگہ کے سربراہ سیف اللہ خان

☆☆☆

بچوں پر حملہ کرنے والے کسی رعایت کے مستحق نہیں۔

سی ایم رضوان سینئر کالم نگار روزنامہ خبریں

☆☆☆

ملالہ پر حملہ کرنے والوں نے اسلام دشمنی کا ثبوت دیا ہے۔

چوہدری فیض رسول گجر سابق نائب ناظم یونین کونسل مراکہ رہنما مسلم لیگ (ن)

☆☆☆

ملالہ کی صحت یابی کیلئے برطانیہ کے سکولوں میں بھی دعائیہ تقریبات

☆☆☆

افغانستان میں 95 لاکھ بچیوں کا ملالہ کے ساتھ اظہار یک جہتی

☆☆☆

ملالہ حملہ دہشت گردوں کے خلاف گواہی دینے کو تیار ہیں۔

سوات قومی جرگہ

ملالہ پر حملہ پاکستان کے دشمن کی سازش ہے۔

میاں اشرف عاصی ایڈووکیٹ چیئرمین مصطفائی جسٹس فورم

☆☆☆

ملالہ پر حملہ' میڈونا کا اظہار مذمت، اپنا گیت سوات کی پری کے نام کیا

☆☆☆

Marfat.com

ملالہ کو خطرہ سمجھنے والے اپنی موت آپ مرنے والے ہیں۔

چودھری محمد ظفر گلبرگ لاہور

☆☆☆

ملالہ پر حملہ قبیح حرکت ہے جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔

اخیار حبیب عرفانی صدر الاخیار فاؤنڈیشن

☆☆☆

ملالہ پر حملہ بربریت کی بدترین مثال ہے۔

اسلم زاہد سیکرٹری سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن لاہور

☆☆☆

ملالہ پر حملہ کے بعد سوسائٹی میں موجود تضاد اور تقسیم واضح ہوگئی۔

محمد افتخار تجزیہ کار

☆☆☆

آذربائیجان کے پاکستان میں سفیر کی جانب سے سفارت خانہ میں ملالہ اور ساتھی زخمی طالبات کی صحت کیلئے دعائیہ تقریب

☆☆☆

ملالہ جیسی بیٹیاں صدیوں بعد پیدا ہوتی ہیں۔

ساؤتھ ایشیا پارٹنر شپ

☆☆☆

Marfat.com

ملالہ پر حملہ کرنے والوں کو بے نقاب کیا جائے۔

ذیشان انصاری سیکرٹری سماجی تنظیم حوصلہ

☆☆☆

امن کی سفیر پاکستان کا قیمتی سرمایہ ہے۔

سردار احمد حیات بلوچ، ضیغم حسن خان، رانا وارث بھون

☆☆☆

معصوم بچیوں سمیت کسی کی بھی جان محفوظ نہیں۔

علامہ سید ساجد علی نقوی سنیئر نائب صدر پاکستان ملی یک جہتی کونسل

☆☆☆

ملالہ پر قاتلانہ حملہ بزدلانہ فعل ہے۔

شبینہ ریاض سیکرٹری پی پی شعبہ خواتین لاہور

☆☆☆

ملالہ پر بہت ظلم ہوا۔ مفتی عالم دین الہ آباد، خدیجہ عمر فاروقی ایم پی اے (ق) لیگ

ملالہ سوات کا روشن خیال چہرہ ہے۔

عاصمہ جہانگیر سابقہ صدر سپریم کورٹ بار

☆☆☆

ملالہ کی صحت یابی کیلئے ''مسجد الجید'' نوائے وقت میں خصوصی دعا

☆☆☆

Marfat.com

ملالہ سے یک جہتی نارووال کے صحافی شبیر حسین باجوہ نے اپنی کم سن بیٹی کا نام بھی ملالہ رکھ دیا۔

☆☆☆

قوم کی بیٹی اور امن کی سفیر ملالہ یوسف زئی پر قاتلانہ حملہ کرنے والے انسان نہیں درندے ہیں۔ دہشت گرد عالم اسلام اور انسانیت کے کھلے دشمن ہیں۔ ملالہ کو خون میں نہلانے والے درندوں کو عبرتناک سزا دی جائے۔ پوری قوم ملالہ یوسف زئی کی جلد صحت یابی کیلئے دعا گو ہے۔ ملالہ قوم کی بہادر بیٹی اور قوم کا قیمتی سرمایہ ہے۔

ثمینہ خالد گھرکی وفاقی وزیر وصدر پاکستان پیپلز پارٹی لاہور، عابد حسین صدیقی، چودھری طارق انیس ایم این اے، چودھری محمد عمر شریف ایم پی اے

☆☆☆

ہمایوں اختر خان سیکرٹری جنرل مسلم لیگ ہم خیال ملک وسیم کھوکھر' انچارج ایم کیو ایم لاہور زون، محمد زبیر صفدر ناظم اعلیٰ اسلامی جمعیت طلباء پاکستان، احسن رشید مرکزی رہنما پاکستان تحریک انصاف، مولانا راغب حسین نعیمی ناظم اعلیٰ جامعہ نعیمیہ لاہور، پیر خواجہ غلام قطب الدین فریدی صدر نیشنل مشائخ کونسل پاکستان، علامہ مفتی محمد اطہر القادری مرکزی فنانس سیکرٹری سنی اتحاد کونسل پاکستان، علامہ مفتی محمد کریم خان صدر اسلامک ریسرچ کونسل پاکستان، علامہ راجہ ناصر عباس جعفری مرکزی سربراہ مجلس وحدت المسلمین پاکستان، سید فراز ہاشمی ایڈووکیٹ رہنما پی پی، چوہدری محمد اشرف آرگنائزر آل پاکستان مسلم لیگ پنجاب

☆☆☆

Marfat.com

لاہور چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے دفتر میں ملالہ کی صحت یابی کے لئے دعائیہ اجلاس صدر فاروق افتخار، عرفان اقبال شیخ ،سعیدہ نذر، افتخار ملک ، آفتاب وہرا اور دیگر کی شرکت۔

☆☆☆

رکن اسمبلی نگہت شیخ نے ملالہ یوسف زئی کی صحت یابی کے لئے دعا کروائی۔

☆☆☆

آجاسم شریف ایم پی اے مسلم لیگ (ن) کی طرف سے شادمان میں ملالہ کے لئے دعائیہ تقریب

☆☆☆

جمعیت علماء نیازی گروپ، ایف بی آر ایمپلائز یونین، مینار ٹینز موومنٹ، برائٹ فیوچر سوسائٹی اور چلڈرن لائبریری کمپلیکس میں ڈاکٹر پرویز اور دیگر، دربار بی بی پاکدامن میں، سیکرٹری ماحولیات سعید اقبال واہلہ اور شوبز کی مختلف شخصیات نے ملالہ کے لئے دعائے صحت کی۔

☆☆☆

ملالہ یوسف زئی پر حملہ مکمل غیر اسلامی اور کھلی جہالت ہے۔
ماہر تعلیم شفقت زہرہ بخاری۔

☆☆☆

ملالہ کی جرأت کو سراہتے ہیں' بچیوں کے عالمی دن کے موقع پر وائٹ ہاؤس کا پیغام

☆☆☆

Marfat.com

ملالہ جیسی ہستیوں کی حفاظت کے لئے امریکی جنگ سے نکلنا ہوگا۔

ظہور احمد وٹو رہنما جماعت اسلامی

☆☆☆

وزیراعظم کی خیرسگالی سفیر محترمہ جہاں آراء وٹو کی رہائش گاہ واقع کیولری گراؤنڈ میں ملالہ یوسف زئی کے لئے دعائے صحت کی تقریب

☆☆☆

ملالہ پاکستان کے طلباء کے لئے رول ماڈل ہے۔

راجہ محمد انور چیئرمین پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا میلسی میں خطاب

☆☆☆

ملالہ کی بہادری اور حوصلہ مندی امن کے لئے بہترین مثال ہے۔

امیر بہادر ہوتی سیکرٹری اطلاعات عوامی نیشنل پارٹی پنجاب ملک احسان گنجیال

ملالہ حملہ شرمناک کارروائی ہے ملالہ پر حملہ سیفما نے اپنے زیر اہتمام سیمینار میں ملالہ کی زندگی، سوات میں طالبان کی کارروائیوں کے حوالے سے دستاویزی فلم دکھائی۔

☆☆☆

ملالہ یوسف زئی پر طالبان حملہ قابل مذمت ہے۔

مختاراں مائی

☆☆☆

ملالہ یوسف زئی قوم کا رخشندہ مستقبل ہے۔

Marfat.com

عبدالعلیم خان مرکزی رہنما تحریک انصاف

☆☆☆

ارفع کریم اور ملالہ یوسف زئی کا مشن تمام خواتین کیلئے قابل تقلید ہے ۔

ڈاکٹر محمد انوارالحق سابق صوبائی وزیر، کرنل شوکت مرزا، میاں محمد ثاقب

☆☆☆

ملالہ پر حملہ کرنے والے انسان کہلوانے کے مستحق نہیں

چودھری الٰہی بخش گجر، چودھری گلزار محمد ایڈووکیٹ، چودھری شمیم احمد چاڑ

☆☆☆

تحریک انصاف کی نجمہ حمید کی زیرِ صدارت اجلاس میں ملالہ کے لئے دعائے صحت

☆☆☆

ملالہ پر حملہ کی مذمت کرتے ہیں۔

فاران نیاز، محمد محسن ماڈل ٹاؤن لاہور

☆☆☆

ملالہ نے امید کی جو شمع جلائی ہے۔ بجھنے نہ دیں گے۔

یورپی پارلیمنٹ

☆☆☆

ملالہ نے دنیا بھر کی تعلیم سے محروم لڑکیوں کے لئے آواز بلند کی

چودھری عمران غنی، جمیل اختر چودھری، صابر حسین جامی ایڈووکیٹ

☆☆☆

Marfat.com

یا اللہ ملالہ کو صحت دے۔

ایم این اے بلال یاسین نے موہنی روڈ پر تقریب میں دعائے صحت کروائی

☆☆☆

ملالہ پر حملہ نام نہاد مذہبی طاقتوں کا کام ہے

وزیر مملکت برائے اطلاعات ونشریات صمصام بخاری

☆☆☆

ملالہ یوسف زئی پر حملہ تمام افغان بچیوں پر حملہ ہے۔

افغان صدر حامد کرزئی

Marfat.com

دخترِ پاکستان کو منظوم خراج

ملالہ! پھول تیرے ہیں

(احفاظ الرحمٰن)

پھول کس کے ہیں ستارے کس کے ہیں
جیت کس کی ہے، ہار کس کی ہے
زندگی کی نوید کس کی ہے

ہے خزاں کس کی آنکھ میں پیوست
الفتوں کی بہار کس کی ہے
فصل کانٹوں کی جو اُگاتے ہیں
پھول کے دل کا حال کیا جانیں
خون جن کی غذا ہے، وہ وحشی
پیار کی بول چال کیا جانیں
بچیوں پر جو وار کرتے ہیں
مامتا کا ملال کیا جانیں
فصل کانٹوں کی، نفرتوں کی زباں

Marfat.com

جہل کے زہر میں بجھی تلوار

عیش کے خون سے بھری آنکھیں
امن کے دشمنوں کی بم باری
سب کا انجام نامُرادی ہے
نامرادی ہے، پائمالی ہے

زندگی زمیوں میں جلتی ہے
چشمِ نم کی نمی میں جیتی ہے
پتھروں سے اُگے ہیں جن کے دل
زمیوں کا کلام کیا جانیں

اک طرف وحشیوں کی للکار
اک طرف امن کی حسیں مہکار
اک طرف پیار کی مٹھاس کا رنگ

اک طرف نفرتوں کا تلخ غبار
پھول کس کے ہیں، ستارے کس کے ہیں

زندگی کے اشارے کس کے ہیں؟؟
شبنمِ اشک کے سبھی موتی

Marfat.com

رقص کرتی ہوا کے سب دھارے
دستِ قدرت کے مہرباں تارے
دے رہے ہیں تجھے یہی پیغام
اے ملالہ! ہماری نورِ نظر
ہم ترے ساتھ جیتے مرتے ہیں
تارے تیرے ہیں، پھول تیرے ہیں
جیت تیری ہے، یا کہ اُن کی ہے

☆☆☆

Marfat.com

خدایا! ملالہ کو صحت عطا کر

ہماری دعائیں، اُسی کے لئے ہیں
دلوں کی صدائیں، اُسی کے لیے ہیں
یہ مہکی فضائیں، اُسی کے لیے ہیں
یہ تازہ ہوائیں، اُسی کے لیے ہیں
سبھی کام اگلے دنوں پر اُٹھا کر
خدایا! ملالہ کو صحت عطا کر

اُسے اس کی ہم جولیوں سے ملا دے
لبوں پر ہنسی کا گلِ تر کھلا دے
وہ بے حس پڑی ہے، اسے کچھ ہلا دے
سبھی کام اگلے دنوں پر اٹھا کر
خدایا! ملالہ کو صحت عطا کر
اُسے اس کی ہمت کا کچھ تو صِلہ دے
ہمارے لیے جوشِ رحمت میں آ کر

Marfat.com

خدایا! ملالہ کو صحت عطا کر
رہِ علم پر پھر سے چلنے لگے وہ
دکھا معجزہ! شمع جلنے لگے وہ
کہ مہر منور میں ڈھلنے لگے وہ
اندھیرے کو دن میں بدلنے لگے وہ
تو قادر تو رحمٰن رد بلا کر
خدایا! ملالہ کو صحت عطا کر

(ناصر بشیر)

Marfat.com

ملالہ سانحہ

سانحے بھی اب تو کر پاتے نہیں یکجا ہمیں
کون بتلائے کہ آخر ہو گیا ہے کیا ہمیں
کوئی تو ایسا ہو جو ہم کو بنا دے پھر سے قوم
اور اندر سے بھی کر دے روشن و زندہ ہمیں

روحی کنجاہی

روزنامہ ''نئی بات'' 16 اکتوبر 2012ء

Marfat.com

ملالہ یوسف زئی کے لیے فریاد

(ناصر بشیر)

علم کی شمع جلی ہے تو جلی رہنے دو
ایک امید بندھی تو بندھی رہنے دو

اسی دیوار نے روکا ہے اندھیرے کا بہاؤ
ایک دیوار کھڑی ہے تو کھڑی رہنے دو

اس کو مسدود کرو گے تو بکھر جاؤ گے
راہ منزل کو جو جاتی ہے کھلی رہنے دو

دیو بدشکل بہت پھرتے ہیں، ان کو لے جاؤ
تم مرے ساتھ مری ننھی پری رہنے دو

قہقہہ بن کے یہ برسے گی چمن والوں پر
ابھی ہونٹوں پہ تبسم کی کلی رہنے دو

فیصلے اپنے مسلط نہ کرو' چپ ہی رہو
داستاں میری بُری ہے کہ بھلی رہنے دو

جب یہ روتے ہیں تو پھر سارا جہاں روتا ہے
نونہالوں کے لبوں پر تو ہنسی رہنے دو

شہر کو تم نے بنا ڈالا ہے ماتم خانہ
اک ملالہ کی گلی کو تو گلی رہنے دو

Marfat.com

دخترِ ملت۔ ملالہ

ایک کم سن طالبہ
خود جو گڑیا ہے ابھی
اس کے دن ہیں کھیلنے کے، کودنے کے
کاپیوں پر بے خیالی میں لکیریں کھینچنے کے
ننھی منی ہم جماعت دوستوں کو چھیڑنے کے
اس کے دن ہیں
بے ضرورت چیخنے کے، شور کرنے کے ابھی
اس کے دن ہیں
اپنے ہی سائے کی دلجوئی سے ڈرنے کے ابھی
تتلیوں کی مثل دھیرے سے گلوں پر پاؤں دھرنے کے ابھی
لیکن اس کے دل میں یوں انسانیت کا درد جاگا مرحبا
پھر ملالہ سب ملالی صورتوں کو بھول کر
جھوٹی رسموں اور جعلی مورتوں کو بھول کر
گل مکئی کے روپ میں، اس زندگی کی دھوپ میں

Marfat.com

کل جہاں کو نا گہاں
گھر کی سچی باتوں سے آگاہ کرنے لگ گئی
کام مشکل تر تھا، حشمت جاہ کرنے لگ گئی
ساری دنیا کے دلوں میں راہ کرنے لگ گئی
یہ ادا بندوق والوں کو مگر بھائی نہیں
بے بصر تھے راہ حق ان کو نظر آئی نہیں
لڑکیوں کی دائمی تعظیم کی وہ قدر کیا
دشمنان تعلیم کو تعلیم کی ہو قدر کیا
کم نظر تھے طالبہ کی جان کے دشمن ہوئے
یعنی امن و آشتی کی شان کے دشمن ہوئے
پا کے موقع طالبہ پر سخت حملہ کر دیا
زیست کی رنگینیوں میں زہر ایسے بھر دیا
اس کو کر کے خون میں لت پت رفو چکر ہوئے
اس طرح بندوق والے طالبہ سے ڈر گئے
اے ملالہ! دخترِ ملت ملالہ یاد رکھ
تو سفیر امن ہے صد آفریں صد آفریں
تو ضمیرِ امن ہے صد آفریں صد آفریں
تیرے تن سے جس قدر بھی خوں بہا تیرا نہیں

Marfat.com

خون یہ مشرق کا ہے

خون یہ مغرب کا ہے

خون ہے انسانیت کا

نیم مردہ امن بھی ہے حال بسمل کی طرح

خون اس سے بہ رہا ہے نام لے لے کر ترا

ہاں مگر صد مرحبا صد مرحبا!

تیرے عزم باصفا نے یہ دکھایا معجزہ

رات کے اس گھپ اندھیرے میں اجالا بن چکی

اس وطن کی لڑکی، لڑکی ہے ملالہ بن چکی

کچھ نہ دشمن کو ملے گا اب ندامت کے سوا

نام تیرا زندگی اور وقت سے ہے ماورا

☆☆☆

Marfat.com

۔۔۔۔۔کچھ سزا تو ملنی تھی

ظلمتوں کے آنگن میں مشعلیں جلانے کی
وحشتوں کے جنگل میں راستہ بنانے کی
آہنی رواجوں کے خار سب ہٹانے کی
اپنی سوچ سے آگے سوچتے ہی جانے کی
پھول سی ملالہ کو کچھ سزا تو ملنی تھی
اپنی اُس دلیری کی جرأت و بغاوت کی

(تسنیم کوثر)

ماڈل ٹاؤن لاہور

15 نومبر 2012ء

Marfat.com

ملالِ ملالہ

ملالہ پر حملہ توہین انسانیت ہے سراسر
جو دنیا نے دیکھا ہے حال ملالہ
ہر آنکھ اشکوں سے خالی ہے راجہ
دلوں میں بھرا ہے ملالِ ملالہ

ظفر علی راجہ
روزنامہ نوائے وقت 14 اکتوبر 2012ء

☆☆☆

Marfat.com

Marfat.com

عصر حاضر کے تقاضوں کے [illegible]
سے ہم آہنگ دلائل کے ساتھ [illegible]
کے لیے علامہ عبدالستار [illegible]
رکھا ہے۔ [illegible]
کی تھا [illegible]

علامہ عبدالستار عاصم کی تحاریر و تصانیف سے [illegible]
موجود راسخ العقیدہ اور محب وطن [illegible]
ہی عرصے میں انہوں نے بیش بہا علمی و ادبی کام [illegible]
کرے زور قلم اور زیادہ۔

[illegible]